فتاویٰ عالمگیری

مکمل مدلل اردو (محشیٰ)

حضرت اورنگ زیب عالمگیر کا عظیم اسلامی شاہکار

ناشر: وسیم بک ڈپو۔ دیوبند (سہارنپور) یو۔پی

لِکُلٍّ جَعَلْنَا مِنْکُمْ شِرْعَۃً وَّمِنْھَاجًا

اور ہم نے تم میں سے ہر ملت کو قانون عمل دی!

فتاویٰ عالمگیری

جز نمبر ۲۶

حضرت اورنگ زیب عالمگیر علیہ الرحمہ کا عظیم الشان اسلامی شاہکار فقہ حنفی کے لئے مستند دستاویز اسلامی دستور کا مکمل انسائیکلوپیڈیا جدید حواشی اور فٹ نوٹس سے مزین اغلاط سے پاک سلیس اور بامحاورہ اردو ترجمہ

مترجم و محشی

مولوی مفتی کفیل الرحمٰن نشاط صاحب عثمانی، فاضل دیوبند

ناشر

وسیم بکڈپو دیوبند (یوپی)

(سول ایجنٹ)

مکتبہ فیض القرآن دیوبند

5/- قیمت - پانچ روپے

فتاویٰ عالمگیری اردو جزو ۲۶

طبع اول ایک ہزار

کتبہ نیاز الدین اصلاحی

مطبوعہ محمدی پریس دیوبند

قیمت پانچ روپے

فہرست مضامین فتاوی عالمگیری ج ۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب البیوع

اگر اس طرح کی شرط ہو کہ جسکے اندر نہ نفع ہو اور نہ کوئی نقصان جیسے کچھ کھانا اس شرط کے ساتھ فروخت کرے کہ خریدار اسے کھائے، یا کوئی کپڑا اس شرط کے ساتھ زیب تن کرے تو بیع کے درست و جائز ہونے کا حکم ہوگا۔ (محیط) کوئی شخص کسی باندی کو اس شرط کے ساتھ خریدے کہ اس سے صحبت کرے یا یہ کہ صحبت و ہمبستری نہ کرنے کی شرط کرے تو دونوں صورتوں میں امام محمد رح فرماتے ہیں کہ اس بیع کے درست و جائز ہونیکا حکم کیا جائے گا۔ اسی قول کو صحیح قرار دیا گیا ہے۔ (محیط سرخسی)

"منتقی" کے اندر ہے کہ اگر فروخت کنندہ کہے کہ میں اپنے اس غلام کو تیرے ایسے ہزار دراہم کے بدلہ جو تیرے فلاں آدمی کے اوپر قرض ہیں وہ تجھے اس کے قرضہ کی ادائیگی کی خاطر فروخت کرتا ہوں تو اس صورت میں بیع کے درست و جائز ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ اور فروخت کنندہ اس شخص کی جانب ادائیگی کے سلسلہ میں متطوع اور احسان کرنے والا شمار ہوگا۔

نوادر ابن سماعہ کے اندر امام محمد رح سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے غلام کو کسی کے ہاتھ اس قرض کے بدلہ جو اس خریدار کا فلاں شخص کے اوپر ہو اور وہ ہزار دراہم ہوں بیچے اور فلاں آدمی اس پر رضامند بھی ہو جائے تو بیع کے درست ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ اور قرض دار پر جو حال قرض تھا وہ فروخت کنندہ کا قرار دیا جائے گا۔ (محیط)

کوئی شخص کسی غلام کو کسی شخص کے ہاتھ اس شرط کے ساتھ بیچے کہ خریدار اس کی قیمت کی ادائیگی فروخت کنندہ کے قرض خواہ کو کرے گا تو بیع کے فاسد ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ اسی طریقے سے اگر کوئی غلام کسی کے ہاتھ اس شرط کے ساتھ بیچے کہ خریدار اس کی جانب سے اس کے قرض خواہ کیلئے ایک ہزار کا ضامن شمار ہوگا تو اس صورت میں بھی بیع کے فاسد و کالعدم ہونے کا حکم کیا جائے گا (ذخیرہ)

کوئی شخص دوسرے سے کہے کہ تو اپنے اس غلام کو فلاں کے ہاتھ بیچ دے اس شرط کے ساتھ کہ میں تجھے اس کام کے سو دراہم عطا کر دوں گا، لہٰذا وہ شخص اسی شخص کے ہاتھ ہزار دراہم میں غلام بیچ دے اور عقد بیع کے اندر اس شرط کا ذکر نہ کرے تو بیع کے درست ہونے کا حکم ہوگا۔ اور اس شخص کے

ذمہ ان شرط کردہ سود راہم کی ادائیگی لازم نہ ہوگی۔ اور اگر وہ ادا کر چکا ہو تو اسے انھیں لوٹانے اور رجوع کرنے کا حق و اختیار ہوگا۔ اسی طریقہ سے اگر کہے کہ تو اپنے غلام کو اس شرط کے ساتھ فلاں شخص کے ہاتھ بیچ دے کہ میں تجھے سو درا ہم ہبہ کر دوں گا۔ تب بھی مذکورہ بالا حکم برقرار رہے گا۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

"منتقی" کے اندر ہے کہ اگر کوئی شخص دوسرے سے کہے کہ میں تیرے اس غلام کو ان سو درا ہم کے بدلہ خرید رہا ہوں۔ جو کہ فلاں آدمی کے اوپر واجب ہیں۔ تو اس بیع کے فاسد ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ اگر کہے کہ میں تیرے ہاتھ اپنے کپڑے کو ان سو درا ہم کے بدلہ جو تیرے غلاں آدمی کے اوپر لازم ہیں اس شرط کے ساتھ فروخت کرے کہ وہ شخص تیرے قرض سے بری الذمہ ہو جائے۔ تو اسے درست قرار دینے کا حکم ہوگا۔ (محیط)

کوئی شخص کوئی شے بیچے اور کہے کہ میں تیرے ہاتھ اتنی رقم میں اس شرط کے ساتھ بیچتا ہوں کہ میں اس کی قیمت اتنی مقدار کم کر دوں گا تو اس بیع کو درست و جائز قرار دیں گے۔ اگر کہے اس شرط کے ساتھ فروخت کرتا ہوں کہ میں اس کی قیمت میں سے اتنی مقدار تجھے ہبہ کر دوں گا تو اسے جائز قرار نہ دینے کا حکم کیا جائے گا۔

اگر کہے کہ میں تیرے ہاتھ اتنی رقم میں اس شرط کے ساتھ بیچتا ہوں کہ میں نے تیرے ذمہ سے اتنی مقدار کم کر دی یا کہے اس شرط کے ساتھ کہ اتنی مقدار میں نے تجھے ہبہ کر دی تو اس بیع کے درست ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ اس لئے کہ ہبہ وجوب سے پہلے گھٹا دینے کے حکم میں ہوتا ہے۔ اور پہلی شکل کے اندر شرط ہبہ وجوب کے بعد تھی (فتاویٰ قاضی خاں)

کوئی غلام اپنی ذات کی خاطر ایک ماہ کی شرط کے ساتھ کہ اگر خریدار اسے بیع کی خاطر پیش کرے گا یا اس غلام سے خدمت لے گا۔ تب بھی وہ اپنے خیار پر برقرار رہے گا اور اسکے خیار پر کوئی اثر نہ پڑیگا تو اس بیع کو فاسد قرار دیں گے۔ کسی کا کسی شخص کے اوپر ایک دینار واجب ہو اور وہ اس شخص اس شرط کے ساتھ ایک کپڑا خریدے کہ اس دینار کا مقاصہ[1] کرتے (اور کم ہونے) نہ پائے۔ تو روایت کے ظاہر کے مطابق بیع کے فاسد ہونیکا حکم کیا جائے گا۔

حتیٰ کہ اگر کپڑے کے علاوہ غلام ہو اور اسے خریدار قابض ہونے سے قبل حلقۂ غلامی سے آزاد کر دے تو اسکے عتق (آزادی) کے نافذ نہ ہونیکا حکم کیا جائے گا۔ اگر قابض ہونے کے بعد حلقۂ غلامی سے آزاد کرے تو امام ابو حنیفہ رح فرماتے ہیں کہ استحساناً اس عقد بیع کے درست ہونے کا حکم ہوگا۔ حتیٰ کہ خریدار کو اس کی قیمت دینی پڑے گی۔ امام ابو یوسف رح و امام محمد رح فرماتے ہیں کہ درست و جائز نہ ہونے کا حکم ہوگا۔ حتیٰ کہ اس کو قیمت کی ادائیگی کرنی پڑے گی۔ (محیط)

کوئی شخص انگور کے خوشوں کو اس شرط کے ساتھ خریدے کہ فروخت کنندہ باغ کی دیواریں تعمیر

---

[1] وتقع المقاصہ بنفس العقد اے بلا توقف علی ارادتہما لہا وذلک جائز اجماعاً شامی ص ۲۳۹ ج ۴

کرادے گا تو اس صورت میں بیع کو فاسد قرار دیں گے۔ اگر فروخت کرنے والا کہے کہ تو خریدے میں اس باغ کی دیواریں تعمیر کرادوں گا۔ تو بیع کے درست ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ اور دیواریں تعمیر کرانے کی خاطر فروخت کنندہ پر جبر نہ کریں گے۔ البتہ اگر فروخت کنندہ تعمیر نہ کرائے تو خریدار کو یہ حق حاصل ہوگا کہ اگر مرضی ہو تو لیلے ورنہ لوٹادے (ظہیریہ)

اگر کوئی شے بیچنے میں یہ طے پائے کہ قیمت کو خریدار متفرق طور پر ادا کرے گا۔ لہٰذا اگر بیع کے اندر یہ شرط طے ہو تو فروخت کنندہ کو درست نہ ہونے کا حکم ہوگا۔ اگر بیع کے اندر یہ شرط نہ ہو مگر فروخت کردیئے اور عقد بیع کے بعد اس طرح کی شرط کرے تو فروخت کنندہ کو یہ حق ہے کہ وہ پورا ثمن ایک مشت لیلے (مختار الفتاویٰ)

کوئی شے اس شرط کے ساتھ خریدے کہ اس کی خریدار کے گھر میں ادائیگی کرے۔ لہٰذا یہ دیکھیں گے کہ اگر وہ شے شہر کے اندر ہو اور اس کا گھر بھی شہر کے اندر ہو تو امام ابوحنیفہ رح وامام ابویوسف رح فرماتے ہیں کہ اس شرط کے ساتھ استحساناً بیع کے درست وجائز ہونیکا حکم ہوگا۔ اگر اسکا گھر شہر سے خارج ہو یا وہ شے خارج شہر ہو اور اس کا گھر اندرون شہر ہو تو متفقہ طور پر سب کے نزدیک بیع کے درست نہ ہونیکا حکم ہوگا۔ اسی طریقہ سے اگر دونوں شہر سے خارج ہوں تب بھی یہی حکم برقرار رہے گا۔ اگر یہ شرط کرے کہ خرید کردہ شے اسکے گھر تک اٹھوا کر بھجوادے گا۔ تو بالاتفاق درست وجائز نہ ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ (شرح طحاوی)

کوئی شخص کسی دیہات میں ایندھن صحیح طریقہ سے خریدے اور بیع کے لفظوں کے ساتھ ملا کر کہے کہ میرے مکان تک تو اسے اٹھوا کر بھجوادینا۔ تو بیع کے درست ہونیکا حکم ہوگا۔ اس لئے کہ یہ شرط نہیں بلکہ مشورہ کے طریقہ سے ہے۔ لہٰذا اگر فروخت کنندہ کی مرضی ہو تو اٹھوادے ورنہ اٹھوا کر نہ بھیجوائے۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

کوئی شخص ایک دار اس شرط کے ساتھ خریدے کہ فلاں آدمی یہ خرید کردہ شے اسکے حوالہ کردے چاہے اسے یہ پتہ چلے کہ اس فلاں آدمی یہ خرید کردہ شے اسکے حوالہ کردے چاہے اسے یہ پتہ چلے کہ اس فلاں آدمی کی اس کے اندر کوئی شے ہے یا یہ خبر نہ ہو تو اس صورت میں بیع کے فاسد ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ حسن رح کہتے ہیں کہ اگر اسے اس کا علم ہو کہ فلاں آدمی کی اس کے اندر کوئی شے ہے لہٰذا اگر وہ خرید کردہ شے کو حوالہ کردے تو بیع کے درست ہونیکا حکم ہوگا۔ ورنہ خریدار کو فروخت کنندہ کے حصّہ کے اندر یہ حق حاصل ہوگا کہ اگر مرضی ہو تو اجازت عطا کردے ورنہ بیع کو باطل کالعدم قرار دے۔ (محیط)

اگر خریدار کہے کہ میں تیرے لئے ثمن کے اندر سو دراہم کا اضافہ کرتا ہوں مگر شرط یہ ہے کہ تو اسے میرے ہاتھ ہزار دراہم کے بدلہ فروخت کردے اور وہ اس کے کہنے کے مطابق کرے تو بیع کے درست ہونیکا حکم ہوگا۔ اور بیع کے گیارہ سو دراہم پر واقع ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ اسی طریقہ سے اگر یہ کہے کہ میں

تجھے قیمت کے اندر سو دراہم زیادہ بطور ہبہ دیدوں گا۔ تب بھی اسی حکم کے برقرار رہنے کا حکم ہوگا۔ اگر ایک ماہ کی مدت میں ہزار دراہم کے بدلہ اس شرط کے ساتھ بیچے کہ خریدار ثمن کی ادائیگی دوسرے شہر کے اندر کرے گا۔ تو ایک ماہ کے وعدہ کے اوپر ہزار دراہم کے بدلہ بیع کے درست وجائز ہونیکا حکم ہوگا۔ اور دوسرے شہر کے اندر ادائیگی کی شرط کو باطل وکالعدم قرار دینے کا حکم کیا جائیگا اس لئے کہ ہزار دراہم کے بدلہ معلوم ومعین مدت کے اوپر فروخت کرنا عمل میں آیا ہے اور رہا دوسرے شہر کا تذکرہ تو وہ محض ادائیگی کی جگہ متعین کرنے کی خاطر تھا اور ایسی اشیاء میں جگہ کی تعیین جن کے اندر باربرداری اور خرچہ نہ ہو درست نہیں ہوا کرتی۔

اگر کوئی اس طرح کی شے ہو جسکے اندر باربرداری اور تکلیف ومشقت ہوتی ہو تو اسکے اندر ادائیگی کی جگہ کی تعیین درست وجائز قرار دینے کا حکم کیا جائے گا (فتاوی قاضی خاں)

اگر کوئی اس شرط کے ساتھ بیچے کہ نقد کی قیمت اتنی ہوگی۔ اور ادھار کی اتنی ہوگی۔ یا ایک ماہ کے ادھار پر اس قدر ثمن ہوگا۔ اور دو ماہ کے ادھار اتنا تو اسے جائز ودرست قرار نہ دینے کا حکم ہوگا۔ (خلاصہ)

کوئی شخص دوسرے سے کہے کہ میں اس مشک اور اس میں جو روغنِ زیتون موجود ہے تجھے اس شرط کے ساتھ بیچتا ہوں کہ پچاس رطل کی مشک ہے اور پچاس رطل کا روغنِ زیتون، ان دونوں میں سے ہر رطل کی قیمت ایک درہم ہے، اسکے بعد خریدار دیکھے کہ مشک پچاس رطل کی نہیں بلکہ ساٹھ رطل کی ہے اور روغنِ زیتون چالیس رطل ہے تو اس صورت میں ثمن کو روغن زیتون اور مشک کی قیمت پر تقسیم کریں گے۔ اس کے ثمن میں ان دس رطلوں کے حصہ کو جو مشک کے اندر زیادہ تھے بڑھائیں گے اور ان دس رطلوں کے حصہ کو جو روغنِ زیتون میں کم تھے گھٹائیں گے۔ اس کے بعد اسے یہ اختیار عطا کیا جائے گا کہ اگر مرضی ہو تو لے لے ورنہ ترک کردے۔ (محیط)

کوئی شخص دیسی گھوڑے کو اس شرط کے ساتھ خریدے کہ وہ اچھی رفتار والا ہے تو بیع کو درست وجائز قرار دینے کا حکم ہوگا۔ اگر کوئی شخص بکری کو اس شرط کے ساتھ خریدے کہ وہ گابھن ہے یا کسی اونٹنی کو اس شرط کے ساتھ خریدے کہ وہ گابھن ہے۔ تو روایت کے ظاہر کے مطابق اسے جائز قرار نہ دینے کا حکم ہوگا جیسا کہ اسے اس شرط کے ساتھ خریدے کہ وہ بچہ ڈالی ہے تو اسے درست وجائز قرار نہ دینے کا حکم ہوگا۔ (ذخیرہ)

اگر دوسرے شخص سے ہزار دراہم بخارا میں اس شرط کے ساتھ قرض پر لے کہ اس کے مانند کی سمرقند میں ادائیگی کردے گا۔ یا ہزار دراہم ایک ماہ کے وعدہ کے اوپر بخارا میں اس شرط کے ساتھ قرض لے کہ انھیں جیسے ہزار دراہم کی ادائیگی سمرقند میں کردے گا۔ تو اسے درست قرار نہ دینے کا حکم کیا جائے گا۔ (محیط)

کوئی شخص اس شرط کے ساتھ باندی خریدے کہ وہ حاملہ ہے تو فقیہ ابوبکر بلخی رح بیان کرتے ہیں کہ

مشائخ (فقہاء) کے نزدیک اس کے جواز کے اندر اختلاف رائے ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اسے بھی چوپایوں کے اندر گابھن کی شرط کے مانند ناجائز قرار دیا گیا ہے۔ بعض جواز کا حکم کرتے ہیں۔ فقیہ ابوبکر رح فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک زیادہ صحیح قول یہی ہے۔ (ذخیرہ)

فقیہ ابوجعفر ہندوانی رح کہتے ہیں کہ اگر فروخت کنندہ کی جانب سے یہ شرط کی گئی ہو تو بیع کو درست قرار دینے کا حکم ہوگا۔ اور اگر خریدار کی جانب سے ہو تو درست و جائز قرار نہ دینے کا حکم ہوگا۔ (شرح طحاوی)

کوئی شخص کوئی باندی دودھ پلانے کی خاطر اس کے حاملہ ہونے کی شرط کے ساتھ خریدے تو اس عقد بیع کو درست و جائز قرار نہ دینے کا حکم ہوگا (فتاویٰ قاضی خاں) کوئی شخص باندی بیچے اور اس کے حاملہ ہونے سے براءت ظاہر کرے تو اس صورت میں چاہے باندی حاملہ ہو یا نہ ہو بیع کو درست وجائز قرار دیں گے۔ (مبسوط)

کوئی شخص کسی گائے کو حلوب یا نہون کی شرط کے ساتھ خریدے تو طحاوی کہتے ہیں کہ اسکے درست قرار نہ دینے کا حکم ہوگا۔ شیخ امام استاد اسی قول کے اوپر فتویٰ دیا کرتے تھے۔ کرخی کہتے ہیں کہ درست ہے۔ فقیہ ابواللیث رح کا اختیار کردہ قول یہی ہے۔ صدر الشہید رح اسی قول کے اوپر فتویٰ دیتے تھے۔ اسی قول کے اوپر فتویٰ دیا جانا چاہئے۔ (خلاصہ)

کوئی شخص کسی باندی کو دودھ پلانے کی خاطر اس شرط کے ساتھ خریدے کہ اس باندی کے دودھ موجود ہے (جو بچہ کی شیر خوارگی کیلئے کافی ہے۔) تو اس صورت میں ابوبکر محمد بن الفضل رح بیان کرتے ہیں کہ بیع کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا۔

فقیہ ابوجعفر رح سے منقول ہے۔ کہ یہ درست ہے اس لئے کہ اس کا حکم نہر کا سا ہے۔ لہذا یہ صورت ایسی ہے کہ جیسے کوئی غلام اس شرط کے ساتھ خریدا جائے کہ وہ کہہ جائے کہ وہ لکھ سکتا یا روٹی پکا سکتا ہے۔ اور اس شکل کے اندر بیع درست و جائز ہوتی ہے اسی طریقہ سے اس شکل کے اندر بیع درست و جائز ہوتی ہے۔ اسی طریقہ سے اس شکل میں بھی درست ہوگی۔ اسی قول کو صحیح قرار دیا گیا ہے۔ اور اسی قول کے اوپر فتویٰ ہے (غیاثیہ)

کوئی شخص خربوزہ میٹھا ہونے کی شرط کے ساتھ خریدے یا زیتون یا تل اس شرط کے ساتھ خریدے کہ اس میں سے تیل اتنے من نکل آئے گا۔ یا کچھ دھان اس شرط کے ساتھ خریدے کہ ان دھانوں کے اندر سو من میں سے اتنے من سفید چاول نکل آئیں گے۔ یا کسی زندہ بیل یا بکری کو اس شرط کے ساتھ خریدے کہ اسکے اندر گوشت اتنے من نکل آئے گا۔ تو ان تمام کی بیع کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا۔ اسلئے کہ شرط کردہ مقدار کی شناخت عمل سے پہلے (مثلاً دانے الگ کرنے سے قبل) ناممکن ہے۔ (قنیہ)

کوئی شخص اس شرط کے ساتھ بکری خریدے کہ وہ دودھ کی اتنی مقدار (مثلاً ایک کلو) دیا کرے گی تو ساری روایات کے مطابق بیع کے فاسد ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ اسی طریقہ سے اگر بکری

اس شرط کے ساتھ خریدے کہ وہ ایک ماہ بعد بچہ کو جنم دے گی تو عقدِ بیع کے فاسد ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ (ذخیرہ) کوئی شخص کہے کہ میں تجھ سے گائے کے بچہ کو اس شرط کے ساتھ خرید رہا ہوں کہ وہ دودھ والی ہے اور فروخت کنندہ کہے کہ میں بھی اسی شرط کے ساتھ فروخت کرتا ہوں، اسکے بعد دونوں بوقت عقدِ بیع اس شرط کو ذکر کئے بغیر عقدِ بیع کرلیں، اس کے بعد گائے اس طرح کی نہ پائے تو اسے لوٹانے کا حق نہ ہوگا له (قنیہ)

کوئی شخص اس شرط کے ساتھ باندی خریدے کہ وہ اس اس طرح کے گانے گاتی ہے (اچھی مغنیہ ہے) اس کے بعد ظاہر ہو کہ وہ سرے سے گانے ہی سے ناآشنا ہے تو بیع کے درست ہونیکا حکم ہوگا اور خریدار کو لوٹانے کا حق نہ ہوگا۔ مشائخ (فقہاء) فرماتے ہیں کہ اس شکل میں یہ حکم ہوگا جبکہ یہ صفت عیب سے براءت طلب کرنے کی خاطر ذکر کی گئی ہو۔ یعنی گانے کا شمار عیب میں ہے اور فروخت کنندہ کا ذکر کرنا عیب کو ظاہر کردینے کے طور پر تھا۔

فتاویٰ کے اندر ذکر کیا گیا ہے کہ امام ابو حنیفہ رح کے قول کی رو سے اور امام محمد رح کے دونوں میں سے ایک قول کے مطابق اس شرط کے ساتھ بیع کو فاسد قرار دیں گے۔ مگر (فتویٰ کیلئے) پہلے ہی حکم درست ہونے کو اختیار کیا ہے۔ اسی وجہ سے لڑنے والے مرغ اور لڑنے والے مینڈھے کی بیع کو بھی درست قرار دینے کا حکم ہوگا، مگر شرط یہ ہے کہ اسکے اس وصف کا ذکر اس عیب سے اظہارِ براءت کے طور پر ہو (غیاثیہ)

اگر اخروٹ بیکار وناکارہ ہونے کی شرط کے ساتھ خریدے تو بیع کے درست نہ ہونے کا حکم ہوگا۔ البتہ اگر اخروٹ اس قدر ہوں کہ جتنے ایندھن اور جلانے کی خاطر اخریدے جاسکتے تھے۔ تو اس صورت میں بیع کے جائز ہونیکا حکم کیا جائے گا۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

اگر کوئی شخص اس شرط کے ساتھ کبوتر خریدے کہ وہ اسطرح کی آوازیں نکالتا ہے تو بیع کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا، کیونکہ اس طرح کی آوازیں نکالنے کیلئے کبوتر کو مجبور نہیں کیا جاسکتا۔۔ اور شرط کی گئی چیز کی سردست شناخت ناممکن ہے۔ (ظہیریہ)

"اصل" کے اندر ذکر کیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص اس شرط کے ساتھ کتا بیچے کہ وہ کھنکھنا ہے یا اس شرط کے ساتھ کوئی کبوتر بیچے کہ وہ گردان (گھر کے ارد گرد گھومنے والا) ہے تو بیع درست نہ ہوگی۔ البتہ اگر اس شرط کا ذکر اظہارِ عیب کے طور پر کیا گیا ہو تو بیع کے درست ہونے کا حکم کیا جائے گا (ذخیرہ)

کوئی شخص دار خریدے اور اس دار کے ساتھ ساتھ فناء دار کی بھی قید و شرط لگالے تو بیع کے درست (جائز) نہ ہونے کا حکم ہوگا۔ اگر کوئی شخص زمین بیچے اور اسکے ساتھ ساتھ یہ شرط کرے کہ اگر خریدار نے اس کے اندر کوئی نئی بات پیدا کی اور اس کے بعد اس زمین کا کوئی دعیدار

له یعنی خیارِ عیب ساقط ہو جائے گا ۱۲

ومستحق نکل آیا تو فروخت کنندہ خریدار کی پیدا کردہ اشیاء کا ضامن شمار ہوگا تو اس عقد بیع کو درست قرار نہ دیں گے۔ اس لئے کہ فروخت کنندہ پر گڈھے وغیرہ اشیاء کا ضمان لازم آئے گا۔ محض اس عمارت اور پودوں اور کھیتی کا ضمان لازم آئے گا۔ (محیط سرخسی)

کوئی شخص باندی کو اس شرط کے ساتھ خریدے کہ وہ ہر دن اتنی روٹی پکالیتی یا اتنا لکھ لیتی ہے تو اسے ناجائز قرار دینے کا حکم ہوگا۔ (خلاصہ)

کوئی شخص ساگا کھیتی[۱] اس شرط کے ساتھ بیچے کہ خریدار اس کے اندر اپنے چوپایوں کو چھوڑے گا تو استحساناً اسے درست قرار دیں گے۔ اسی قول کے اوپر فتویٰ دیا گیا ہے۔ اور از روئے قیاس اسے فاسد قرار دیں گے۔ بعض مشائخ (فقہاء) یہی فرماتے ہیں (فتاویٰ قاضی خاں)

کوئی شخص اس شرط کے ساتھ زمین خریدے کہ اس زمین کے خراج کا ذمہ دار فروخت کرنے والا رہے گا۔ تو بیع کے فاسد ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ اگر وہ یہ شرط کرے کہ کچھ محصول کا ذمہ دار فروخت کنندہ رہے گا۔ لہٰذا اگر اصل خراج میں سے کسی شے کیلئے فروخت کنندہ کو ذمہ دار بنانا چاہے تو اس صورت میں بھی بیع کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا۔ اور اگر فروخت کنندہ کے ذمہ اصل خراج سے زیادہ کوئی شے رکھ دے تو اس صورت میں عقد بیع درست وجائز قرار دینے کا حکم ہوگا۔

کوئی شخص زمین اس شرط کے ساتھ خریدے کہ اس زمین میں تین دراہم خراج ہے۔ اس کے بعد پتہ چلے کہ خراج چار دراہم ہے اسکے بعد پتہ چلے کہ تین دراہم ہے تو بیع کے فاسد ہونے کا حکم کیا جائے گا یہ حکم اس شکل میں ہے کہ جب آگاہ ہو اور آگاہ نہ ہونے کی صورت میں بیع کے درست وجائز ہونے کا حکم ہوگا۔ اور خریدار کو یہ حق حاصل ہوگا کہ اگر مرضی ہو تو یہ پوری زمین مع اس کے کل خراج قبول و منظور کرے ورنہ چھوڑ دے

اگر کوئی شخص خراجی زمین کو بلا خراج کے خرید لے یا غیر خراجی زمین مع خراج کے خرید لے تو اس طریقہ پر کہ فروخت کنندہ کی کوئی زمین خراجی موجود ہو اور اس خراجی زمین کا خراج اس پر لگاکر اسے بیچ دے۔ درانحالیکہ خریدار اس سے آگاہ ہو تو بیع کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا۔ (خلاصہ)

کوئی شخص غلام کو اس شرط کے خریدے کہ فروخت کنندہ غلام کے کچھ بیرا[؟] لینے پر اس کا ذمہ دار ہوگا۔ اور اس کے پاگل ہونے کا چاند کے دیکھنے تک فروخت کنندہ ذمہ دار قرار دیا جائے اس کے بعد چاند دیکھنے سے قبل ہی وہ غلام پاگل ہو جائے اور خریدار فروخت کنندہ کو وہ غلام لوٹا دے اور فروخت کنندہ اسکے اوپر قابض نہ ہو۔ اسکے بعد وہ خریدار کے پاس ہی فوت ہو جائے تو فقہاء فرماتے ہیں کہ اس شرط کے ساتھ بیع کے فاسد ہونیکا حکم ہوگا۔ لہٰذا جب اس نے خرید کنندہ کو لوٹا دیا اس طریقہ پر کہ فروخت کنندہ اسے اپنے قبضہ میں لا سکتا تھا تو خریدار کو اسکے ضامن

---

[۱] سبزہ دار ۱۲

ہونے سے بری الذمہ قرار دیا جائے گا۔ اور فروخت کنندہ کا خریدار اس سلسلہ میں، کچھ لازم نہ ہوگا (فتاویٰ قاضی خاں)

امام رکن الاسلام علی السغدی رح سے دریافت کیا گیا کہ کسی زمین کا خراج دس دراہم ہو اور اس زمین کا مالک اسے بپندرہ دراہم خراج پر بیچے یعنی وہ پانچ دراہم خراج کے اپنی دوسری زمین کے خراج میں سے بڑھا دے تو امام رکن الدین رح فرماتے ہیں کہ اس صورت میں بیع کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا۔ اسی طریقہ سے کم کردینے کی شکل میں بھی یہی حکم برقرار رہے گا۔ اس کے بعد رکن الاسلام سے دریافت کیا گیا کہ اگر اس زمین کے اصل خراج کا علم نہ ہو اور فروخت کنندہ اور خریدار کا اس کی مقدار کے بارے میں رواج کو دیکھیں گے۔

اگر خریدار فروخت کنندہ سے یہ حلف لے کہ وہ اس سے آگاہ نہیں کہ اس زمین کے اصل خراج کی مقدار اتنی ہے تو کیا خریدار کو فروخت کنندہ سے اس طرح کے حلف کا حق حاصل ہوگا؟ تو امام علی السغدی رح نے جواباً فرمایا کہ خراج کے بارے میں نزاع کرنے والا اس بادشاہ کی مانند ہوگا۔ جو اپنی رعایا کے اوپر (ناجائز) ٹیکس لگائے۔

اس کے بعد رکن الاسلام علی السغدی رح سے دریافت کیا گیا کہ آپ کا اسکے متعلق کیا جواب ہے کہ اگر دیہات خراجی ہو لیکن یہ پتہ چلے کہ اس پر خراج کیوں مقرر کیا گیا، محض یہ ہو کہ وہ پانی کے اعتبار سے خراج بانٹ لیتے ہو اور قدیم زمانہ سے ان لوگوں کے درمیان یہی رواج ہو، اس کے بعد ایک آدمی زمین کا کچھ حصہ بلا خراج کے یا معمولی سے خراج کے ساتھ بیچے تو کیا یہ درست ہے؟

تو انھوں نے جواباً فرمایا کہ اس حکم کو حکمِ شرعی کے خلاف قرار دیں گے۔ (ذخیرہ) کوئی شخص زمین اس شرط کے ساتھ خریدے کہ فروخت کنندہ اس زمین کے خراج کا ذمہ دار ہوگا۔ اور فروخت کنندہ اس کے اوپر قابض ہو جائے، اسکے بعد حق شفعہ کا مدعی یہ خیال کرتے ہوئے کہ اس شرط کے ساتھ بیع درست ہے۔ اس زمین پر قابض ہو جائے۔ پھر اسے اس بیع کے فاسد ہونے کا پتہ چلے تو امام ابو علی نسفی رح کے نزدیک اس بیع کے فاسد ہونیکا حکم ہوگا۔ اور بیع فاسد کے اندر اس وقت تک حقِ شفعہ کے مدعی کا حق شفعہ ثابت نہیں ہوا کرتا جس وقت تک فروخت کنندہ کے لوٹانے کے حق کو ہی باطل نہ قرار دیا جائے۔ لہٰذا اگر حقِ شفعہ کا دعویدار زمین فروخت کنندہ اور خریدار دونوں کی رضا سے حاصل کرے تو یہ ابتدائی عقدِ بیع درست قرار دیا جائے گا۔ لہٰذا اگر بحق شفعہ لینے کے اندر فروخت کرنے والے نے یہ شرط لگی ہو کہ فروخت کنندہ ہی اسکے خراج کا ذمہ دار ہوگا تو حق شفعہ کے مدعی کو یہ زمین لوٹانی درست ہوگی ورنہ نہیں ہوگی (ظہیریہ)

اگر کوئی شخص اس شرط کے ساتھ خریدے کہ ہمسائے اس کا بوجھ اٹھائیں تو اس صورت

میں بیع کے فاسد ہونیکا حکم ہوگا۔ اسی طریقہ سے اگر اس شرط کے اوپر بیچے کہ خریدار بادشاہ وقت کا اس زمین پر عائد کردہ ٹیکس نہ لیا جائے تب بھی یہی مذکورہ بالا حکم برقرار رہے گا۔ اگر اس شرط کے ساتھ خریدے کہ پہلی مرتبہ (خریداری کے بعد) عائد ہونے والا ٹیکس خریدار کے ذمہ نہ ہوگا۔ اور دونوں کا اس بات پر اتفاق بھی ہوجائے۔ تو اس شکل میں بیع کے درست و جائز ہونیکا حکم کیا جائے گا۔ (خلاصہ)

کوئی شخص زمین بیچتے ہوئے اسکے خراج کا ذکر نہ کرے اور اسے بیع کے اندر شرط قرار نہ دے تو بیع کے درست ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ اسکے بعد یہ دیکھیں گے کہ اگر اسکے خراج کی مقدار اتنی زیادہ ہو جسے لوگ عیب شمار کرتے ہوں تو خریدار کو عیب کے باعث اختیار حاصل ہونے کا حکم ہوگا۔ اور ایسا نہ ہونے کی صورت میں اسے اختیار حاصل ہونے کا حکم نہیں کریں گے۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

کوئی شخص زمین فروخت کر کے کہے کہ اسکے خراج کی اتنی مقدار ہے، اسکے بعد پتہ چلے کہ مقدار اس سے زیادہ ہے لہذا اگر اس اضافہ کی مقدار اتنی ہو کہ جسے لوگ عیب شمار کرتے ہوں تو خریدار کو لوٹانے کا حق ہوگا۔

کوئی شخص دار نوائب[1] بندھے نہ ہونے کی شرط کے ساتھ خریدے، اسکے بعد خریدار سے نوائب مانگے جائیں تو اس صورت میں خریدار کو لوٹانے کا حق ہوگا۔ اگر فروخت کنندہ بقید حیات ہو تو اسے اور اگر موت کی آغوش میں سوگیا ہو تو خریدار اس کے ورثاء کو لوٹا دے۔ اسی طریقہ سے اگر اس شرط کے ساتھ دار خریدے کہ اس پر قانوناً آدھا دانگ واجب ہوتا ہے اسکے بعد زیادہ ثابت ہو تو خریدار کو لوٹانے کا حق حاصل ہوگا۔

کوئی شخص اس شرط کے ساتھ دکان خریدے کہ اس کا کرایہ بیس ۲۰ دراہم ہے اسکے بعد پتہ چلے کہ اس دوکان کا کرایہ پندرہ ۱۵ دراہم ہے۔ لہذا اگر اس کا اس سے مقصد یہ ہو کہ گذشتہ زمانہ (اس سے قبل) اس کا کرایہ بیس ۲۰ دراہم ہی تھا تو اس میں عقدِ بیع کے فاسد نہ ہونیکا حکم ہوگا۔ اور اگر یہ مقصود ہو کہ آئندہ بھی اس کا کرایہ اسی قدر رہے گا۔ تو عقدِ بیع کے فاسد ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ اور اگر بلا قید چھوڑ دے اور نہ اس لفظ سے کچھ مقصود ہو اور نہ اس کی کوئی تفسیر و تشریح کرے اور مراد بتائے تو عقد بیع کے فاسد ہونے کا حکم کیا جائے گا (محیط)

کوئی شخص زمین اس شرط کے ساتھ فروخت کرے کہ اس زمین میں درختوں کی تعداد اتنی ہے اور پھر خریدار بتائی ہوئی تعداد سے کم پائے تو بیع کو درست قرار دیں گے، اور خریدار کو یہ حق حاصل ہوگا کہ اگر مرضی ہو تو پوری قیمت میں خریدے ورنہ چھوڑ دے۔

[1] ملحقات

کوئی شخص اس شرط کے ساتھ دار خریدے کہ اس کے اندر اتنے بیت (کمرے) ہیں اور خریدار انھیں کم پائے تو بیع کے درست ہونے کا حکم ہوگا۔ اور خریدار کو اسی طریقہ سے اختیار حاصل ہوگا۔

کوئی شخص اس شرط کے ساتھ زمین خریدے کہ اس میں درختوں کی اتنی تعداد ہے اور ان پر پھل آچکے ہیں اور تمام کو پھلوں سمیت بیچے در آنحالیکہ ان درختوں میں ایک درخت اس طرح کا بھی ہو کہ جسکے اوپر پھل نہ آئے ہوں تو بیع کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا۔ جسطرح اس صورت میں بیع فاسد ہوتی ہے کہ کوئی شخص ایک ذبح کردہ بکری بیچے اسکے بعد اچانک اسکا ایک پیر ران سے قطع شدہ نکلے تو بیع کے فاسد ہونے کا حکم کیا جائے گا (فتاویٰ قاضی خاں)

کوئی شخص اس شرط کے ساتھ زمین بیچے کہ اسکے اندر خرما (چھوہارے یا کھجور کے) اور دوسری قسم کے درخت ہیں۔ اسکے بعد زمین میں کوئی درخت نہ نکلے تو بیع درست ہوگی۔ اور خریدار کو واپسی کا حق و اختیار حاصل ہوگا۔ اگر زمین دوسری قسم کے درختوں اور کھجور کے درخت سمیت بیچے کہ اسکے اندر کھجور یا دوسری طرح کے درخت ہیں تو دونوں شکلوں کا حکم برابر ہوگا۔ اسی طریقہ سے اگر کوئی شخص ایک دار یا بالاخانہ اور نیچے کے مکان سمیت فروخت کرے اسکے بعد دیکھے کہ اس کے اندر بالاخانہ نہیں تو اس صورت میں خریدار کو واپسی کا حق حاصل ہوگا۔

کوئی شخص کہے کہ میں اس دار کو اسکے شہتیروں، دروازوں اور لکڑیوں سمیت تیرے ہاتھ بیچتا ہوں اسکے بعد دیکھے کہ اس میں دروازے، شہتیر اور لکڑی کچھ بھی نہیں تو خریدار کو بیع سے رجوع کر لینے کا حق حاصل ہوگا۔ اور اگر اس میں دو شہتیر اور دو دروازے پائے جائیں تو بیع مکمل ہوجانے کی وجہ سے خریدار کو رجوع کا حق حاصل نہ ہوگا۔ اور ایک دروازہ یا ایک شہتیر ہونے کی شکل میں اختیار حاصل ہوگا۔ اگر اس طرح کہے کہ میں یہ دار تیرے ہاتھ جو کچھ اس کے اندر درختوں، کڑیوں، دروازوں اور شہتیروں سے ہو، بیچتا ہوں، اسکے بعد خریدار ان اشیاء میں سے کچھ نہ پائے تو اسے اختیار حاصل نہ ہونے کا حکم ہوگا۔

کوئی شخص اس شرط کے ساتھ تلوار خریدے کہ وہ سو دراہم چاندی کی مقدار زیور سے آراستہ و مزین ہے یا کوئی جوتہ اس شرط کے ساتھ خریدے کہ اسکے اندر تسمہ لگا ہوا ہے یا کسی انگوٹھی کو اس شرط کے ساتھ خریدے کہ یاقوت اس کا نگینہ ہے یا کسی نگینہ کو اس شرط کے ساتھ خریدے کہ اس کا حلقہ سونے کا ہے، اس کے بعد دیکھے تو تسمہ وغیرہ کچھ نہ نکلے یا یہ اشیاء شرط کے مطابق موجود ہوں۔ مگر قابض ہونے سے قبل ضائع ہوجائیں تو خریداروں کو ان صورتوں میں یہ حق حاصل ہوگا کہ اگر مرضی ہو تو باقی کو پوری قیمت میں لے لے ورنہ چھوڑ دے۔ مگر نگینہ کی شکل میں اگر سونے کا حلقہ ہونے کی شرط کرے مگر سونے کا حلقہ نہ پایا جائے تو بیع کے فاسد ہونے کا حکم کیا جائے گا۔

قاعدہ اس بارے میں یہ مقرر ہے کہ ہر وہ چیز جس کی بیع کے اندر اس کا غیر اور اسکے علاوہ دوسری شے ذکر کے بغیر بھی بطور تابع داخل ہوجائے۔ جب ایسی چیز بیچیں اور اسکے ساتھ ساتھ اس غیر اور

دوسری شے کی بھی شرط کی گئی ہو اسکے بعد یہ شے اس غیر اور دوسری شے کے بغیر پائی گئی تو خریدار کو اختیار حاصل ہوگا کہ مرضی ہو تو اس شے کو پوری قیمت میں لے لے ورنہ چھوڑ دے اور وہ شے جس کی بیع کے اندر اس کا غیر ذکر کے بغیر تابع ہوکر داخل نہ ہو تو ایسی چیز جب بیچی جائے اور بیع کے اندر اس کے ساتھ اسکے ثمر کے موجود ہونے کی بھی شرط کیجائے، اس کے بعد یہ ثمر نہ پایا جائے - تو خریدار کو یہ چیز اس کے حصۂ ثمن کے بدلہ لینے کا حق واختیار[1] ہوگا - (محیط)

کوئی شخص کپڑے کو اس شرط کے ساتھ خریدے کہ وہ کپڑا کسم سے رنگا گیا ہے - اسکے بعد وہ سپید نکلے تو بیع کو درست قرار دیں گے - اور خریدار کو اختیار حاصل ہوگا - جسطرح کہ اگر کوئی شخص دار کو اس شرط کے ساتھ بیچے کہ اسکے اندر عمارت ہے - اور اس کے اندر کوئی عمارت نہ نکلے تو بیع کو درست قرار دیں گے اور خریدار کو اختیار حاصل ہوگا - اس کے برعکس اگر کوئی شخص کپڑے کو سفید ہونے کی شرط کے ساتھ خریدے اسکے بعد وہ کسم کا رنگا ہوا نکلے تو بیع کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا - لہذا اگر کوئی شخص ایک دار اس شرط کے ساتھ فروخت کرے کہ اسکے اندر عمارت نہیں، اس کے بعد اسکے اندر عمارت پائے تو اس صورت میں بیع کے فاسد ہونے کا حکم کیا جائے گا - (فتاویٰ قاضی خاں)

کوئی شخص دار کو اس شرط کے ساتھ فروخت کرے کہ اس کی عمارت کو پکی اینٹوں سے بنایا گیا ہے درآنحالیکہ وہ عمارت کچی اینٹوں کی ہو تو تجرید کے اندر ذکر کیا گیا ہے کہ بیع کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا - (خلاصہ)

کوئی شخص ایک کپڑے کو اس شرط کے ساتھ بیچے کہ وہ کسم سے رنگا ہوا ہے - اور پھر یہ ظاہر ہو کہ وہ زعفران سے رنگا ہوا ہے تو بیع کے فاسد ہونے کا حکم کیا جائے گا - کوئی شخص ایک کپڑے کو اس شرط کے ساتھ خریدے کہ ہزار گز اس کپڑے کا تانا ہے اس کے بعد وہ بجائے ہزار کے گیارہ سو نکلے تو کپڑے کو خریدار کے حوالہ کرنے کا حکم ہوگا - اور اگر چھکا ہونے کی شرط کے ساتھ خریدے پھر وہ پنجہ نکلے تو خریدار کو یہ حق ہوگا کہ اگر مرضی ہو تو اسے پوری قیمت میں لیلے ورنہ چھوڑ دے اور نہ لے (فتاویٰ قاضی خاں)

کوئی شخص کہے کہ میں تیرے ہاتھ اس قز یا خز[2] کے کپڑے کو بیچتا ہوں درآنحالیکہ اس کپڑے کے اندر آمیزش ہو (خالص ریشمی نہ ہو) لہذا اگر تانا تو شرط کے مطابق ہو اور بانا خلافِ شرط ہو تو بیع کے باطل وکالعدم ہونے کا حکم ہوگا، اور اگر بانا تو شرط کے مطابق نہو تو بیع کو درست قرار دیں گے اور قز کی شکل میں خریدار کو اختیار حاصل ہوگا - مگر خز کی شکل میں اختیار حاصل نہ ہونیکا حکم کیا جائے گا - بشر رح کا بیان ہے کہ میں نے امام ابو یوسف رح سے دریافت کیا کہ کوئی شخص دو شہر

---

[1] اور اس چیز کا حصۂ ثمن معلوم نہ ہونے کی صورت میں بیع کے فاسد ہونے حکم کریں گے

[2] ریشمی کپڑے کی ایک قسم ۱۲

سے اس شرط کے ساتھ ایک کپڑا خریدے کہ وہ کتان (ریشم کا) کپڑا ہے، اس کے بعد اسکے اندر ایک تہائی سوت نکلے، تو امام ابو یوسف رح نے جوابًا فرمایا کہ اسے لوٹانے کا حق ہوگا۔ مگر کاٹ لینے اور قطع کرنے کے بعد اس کا واپس کرنے کا حق سوخت ہوجائے گا۔ اور اگر اس میں زیادہ مقدار کے اندر سوت ہو تو بیع کے ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ (محیط)

کوئی شخص ستو اس شرط کے ساتھ خریدے کہ اسکے اندر ایک سیر مسکہ ملایا گیا ہے اور دونوں فروخت کنندہ اور خریدار قیمت اور مال پر قابض ہوجائیں درانحالیکہ خریدار اسکو دیکھ رہا تھا۔ اسکے بعد معلوم ہو کہ اس نے ستو کے اندر آدھا سیر مسکہ کی آمیزش کی ہے تو بیع کو درست قرار دیں گے۔ اور خریدار کو اختیار حاصل نہ ہوگا۔ مثلاً اگر صابون کوئی شخص اس شرط کے ساتھ خریدے کہ اس کے اندر اتنے تیل کے کپے ملائے گئے ہیں۔ اس کے بعد اس سے کم کی آمیزش کا علم ہو درآنحالیکہ خریدار صابون کی خریداری کے وقت دیکھ رہا ہو تو اس صورت میں بیع درست ہوگی۔ اور خریدار کو اختیار حاصل نہ ہوگا۔

اسی طریقہ سے اگر کوئی شخص قمیص اس شرط کے ساتھ خریدے کہ اسکے اندر نو گز کپڑا لگایا گیا ہے درآنحالیکہ خریدار اس کی سلائی کے وقت اسے دیکھ رہا ہو۔ اس کے بعد معلوم ہو کہ اسکے اندر نو گز کپڑا لگا ہے تو اس صورت میں بیع درست ہوگی۔ اور خریدار کو اختیار حاصل نہ ہوگا۔

کوئی شخص دوسرے کے حق کچھ ریشم بیچے اور فروخت کنندہ خریدار کو تول کر دے اور خریدار اسے لیجائے۔ پھر عرصہ کے بعد آکر کہے کہ وہ تو وزن میں کم تھا۔ لہٰذا اگر اس بات کا علم ہوجائے کہ وزن کے اندر کمی ہوا کے باعث آتی ہے۔ یا اس طرح کا نقصان و کمی ہو جو دو مرتبہ تولنے کے باعث آجایا ہو تو فروخت کنندہ پر اس صورت میں کچھ لازم و واجب نہ ہونے کا حکم ہوگا۔ اور اگر نقصان ہوا کے باعث نہ ہوا اور اتنی مقدار میں نہ ہو جتنی مقدار میں نقصان تولنے سے واقع ہوجاتا ہو۔ لہٰذا اگر خریدار جتنی مقدار (جتنے من) اسے تول کر دی تھی اس کا اقرار نہ کرتا ہو تو اسے حق ہوگا کہ نقصان جس قدر واقع ہوا ہو اس کا ثمن ادا نہ کرے اور اگر ثمن کی ادائیگی ہوچکی ہو تو لوٹالے۔ اگر خریدار یہ اقرار کرے کہ اتنے من میرے قبضہ میں ہے۔ اس کے بعد کہے کہ مجھے اس مقدار سے کم ملا ہے تو اس صورت میں اسے کمی کے بقدر ثمن نہ دینے یا لوٹانے کا حق حاصل نہ ہوگا۔

اگر گندم کے دانے خریدے اس کے بعد دیکھے کہ ان میں نصف بھوسہ ہے تو اسے نصف ثمن میں لے لے گا۔ اس کے برعکس اگر وہ گندم کے ایک کھیت کو اس سے دس گز ہونے کی شرط کے ساتھ خریدے۔ اس کے بعد وہ دس گز سے کم نکلے تو اس صورت میں اسے یہ حق حاصل ہوگا کہ اگر مرضی ہو تو پورے ثمن کے اندر لیلے ورنہ چھوڑدے۔ اسی طریقہ سے اگر کسی کتاب کو اس شرط کے ساتھ خریدے کہ وہ کتاب النکاح مصنفہ امام محمد رح ہے۔ اس کے بعد پتہ چلے کہ وہ کتاب الطب یا کتاب الطلاق ہے نیز وہ تصنیف بھی امام محمد رح کی نہیں بلکہ کسی اور کی ہے تو مشائخ (فقہاء)

اس صورت میں فرماتے ہیں کہ بیع کے درست ہونے کا حکم ہوگا۔ کیونکہ سفید (کاغذ) پر سیاہ تحریر اس کتاب (کتاب الطب وغیرہ) میں بھی ہے اور اس حکم میں ان کا شمار جنس واحد میں ہے البتہ اختلاف محض انواع و اقسام کے اندر ہے اور اس سے جواز بیع میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں ہوتی۔

کوئی شخص شاۃ؎ کو بھیڑ ہونے کی شرط کے ساتھ خریدے۔ اس کے بعد معلوم ہو کہ وہ بھیڑ نہیں بلکہ بکری ہے۔ تو بیع کے درست ہونے کا حکم ہوگا۔ اور خریدار کو واپسی کا حق حاصل ہوگا۔ کوئی شخص اونٹ اس شرط کے ساتھ خریدے کہ وہ چکی چلانے کے کام کا ہے۔ اس کے بعد اسے ایسا نہ پائے تو اس صورت میں اس کو لوٹانے کا حق حاصل ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

کوئی شخص کسی کو اس کے باندی ہونے کی شرط کے ساتھ بیچے اس کے بعد پتہ چلے کہ وہ باندی نہیں بلکہ غلام ہے۔ تو مالک اور خریدار کے درمیان اس بیع کے واقع نہ ہونے کا حکم ہوگا۔ استحساناً یہی حکم ہے۔

ہمارے علماء (علمائے احناف رح) کا اختیار کردہ مسلک یہی ہے۔ اس قسم کے مسائل کے اندر ضابطہ یہ ہے کہ جب عقدِ بیع کے اندر اشارہ کے ساتھ کوئی نام اس کا متعین کر دیا جائے۔ اسکے بعد اشارہ کردہ شے اشارہ کے اور رکھے ہوئے نام کے مطابق نہ نکلے بلکہ کوئی اور پائے لہٰذا اگر وہ اختیار کردہ جنس کے علاوہ کوئی اور ہو تو بیع کے باطل ہونے کا حکم ہوگا۔

لہٰذا اگر کوئی شخص ایک نگینہ کو اس کے یاقوت ہونے کی شرط کے ساتھ بیچے پھر وہ یاقوت نہیں بلکہ شیشہ نکلے تو بیع کے باطل ہونے کا حکم ہوگا۔ اور اگر اشارہ کردہ اسی جنس کا ہو محض صفت کے اندر فرق ہو تو بیع کے درست ہونے کا حکم ہوگا۔ اور خریدار کو بوقتِ رویت حق واپسی حاصل ہوگا۔ لہٰذا اگر کوئی شخص ایک نگینہ یاقوتِ سُرخ ہونے کی شرط کے ساتھ خریدے، پھر وہ یاقوتِ سُرخ نہیں بلکہ یاقوتِ زرد نکلے تو بیع کے درست ہونے کا حکم ہوگا۔ اور خریدار کو اختیار حاصل ہوگا۔ (محیط)

کوئی شخص ٹوپ کو اسکے اندر روئی بھری ہوئی ہونے کی شرط کے خریدے اسکے بعد خریدار اسے ادھیڑ کر دیکھے تو صوف (اون) پائے تو بعض مشائخ (فقہاء) کے نزدیک اس بیع کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا۔ اور خریدار اس کو اور ادھیڑنے کے باعث جو نقصان ہوا ہو اسے لوٹا دے گا۔ (یعنی بقدر نقصان قیمت دیدے گا۔ بعض مشائخ (فقہاء) فرماتے ہیں کہ بیع کے درست وجائز ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ اور خریدار نقصان کے بقدر فروخت کرنے والے سے وصول کرے گا۔ اس قول کو زیادہ صحیح قرار دیا گیا ہے (ظہیریہ)

کوئی شخص جبہ کو اس شرط کے ساتھ خریدے کہ اس کا ابرا (اوپر کا کپڑا)، اس طرح کا اور

؎ بھیڑ اور بکری دونوں کے اوپر اس کا اطلاق ہوتا ہے ۱۲

استر اس طرح کا اور بھراؤ اس قسم کا ہوگا۔ اس کے بعد خریدار ابرا تو شرط کے مطابق پائے۔ مگر استر اور بھراؤ شرط کے مطابق نہ نکلیں تو بیع کے درست ہونے کا حکم ہوگا۔ اور خریدار کو حق حاصل ہوگا۔ اور اگر ابرا شرط کے مطابق نہ ہو تو سرے سے بیع کے ہی باطل ہونے کا حکم کیا جائیگا

کوئی شخص کوئی قبا اس شرط کے ساتھ خریدے کہ اس کا استر ہرات کا تیار شدہ ہے پھر وہ مرو کا تیار شدہ نکلے تب بھی مذکورہ بالا حکم برقرار رہے گا۔ اور خریدار کو اختیار حاصل ہوگا۔

اسی طریقہ سے اگر کہے کہ اسکے اندر قز (ایک نوع کا ریشمی کپڑا) کا بھراؤ ہے پھر وہ قز کی بجائے روئی نکلے تو اس صورت میں بھی مذکورہ بالا حکم برقرار رہے گا۔ (محیط)

کوئی شخص کچھ زمین خریدے اور اسکے ثمن کی ادائیگی سے انکار کرتے ہوئے کہے کہ میں نے اس زمین کو اسکے دو جریب ہونے کی شرط کے ساتھ خریدے اس کے بعد وہ دو جریب سے کم نکلے۔ اور فروخت کنندہ کہے کہ میں نے یہ زمین بلا شرط جیسی تھی ویسی ہی فروخت کردی تھی۔ تو فروخت کنندہ کا قول بحلف معتبر ہوگا۔

اگر کوئی شخص گدھا فروخت کرتے ہوئے کہے کہ میں اسے واپسی کی شرط پر فروخت کرتا ہوں تو خریدار کو واپس کرنے کا حق ہوگا۔ اسی طریقہ سے اگر کہے کہ میں اس شرط کے ساتھ فروخت کرتا ہوں کہ اگر کوئی اس کا حقدار نکل آئے تو تو مجھ سے اس کی قیمت واپس نہیں لے گا۔ اس صورت میں بیع کے فاسد ہونے کا حکم کیا جائے۔ (فتاوی قاضی خاں)

کوئی شخص ثیبہ باندی کو اس شرط کے ساتھ خریدے کہ فروخت کنندہ اس کے خریدار کے حوالہ کرنے تک اسکے ساتھ ہمبستر نہیں ہوا۔ اسکے بعد فروخت کنندہ کا اسکے ساتھ ہمبستر ہونا ثابت ہوجائے تو بیع کے لازم ہونے کا حکم ہوگا۔ اور خریدار کو واپس کرنے کا حق نہ ہوگا (ظہیریہ)

کوئی شخص باندی کو اسکے باکرہ (کنواری) ہونے کی شرط کے ساتھ خریدے اسکے بعد وہ باکرہ ثابت نہ ہو۔ لہذا اگر خریدار کہے کہ مجھے یہ باکرہ ہونے کی حالت میں نہیں ملی اور فروخت کنندہ کہے کہ میں اسے باکرہ ہونے کی حالت میں تیرے حوالہ کرچکا ہوں۔ اور اس کی بکارت (کنوارپن) بعد میں زائل ہوتی۔ تو اس صورت میں بحلف فروخت کنندہ کا قول معتبر ہوگا۔ فروخت کنندہ اس طرح حلف کرے گا کہ میں نے اسے باکرہ ہونے کی حالت میں حوالہ کیا۔ اس کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا کہ قاضی اسکا ڈرائیور کے ذریعہ معائنہ کرائے گا۔ کتاب الاستحسان کے اندر ذکر کیا گیا ہے کہ قاضی دایہ کے ذریعہ معائنہ کرائے گا (خلاصہ)

نوادر ابن سماعہ کے اندر ذکر کیا گیا ہے کہ کوئی شخص دوسرے شخص سے اس شرط کے ساتھ ایک مچھلی خریدے کہ وہ مچھلی دس رطل کی ہے۔ اور وہ اسے وزن کرنے کے بعد خریدار کے حوالہ کردے۔ اس کے بعد خریدار دیکھے کہ اسکے پیٹ میں ایک پتھر مثلاً تین رطل وزنی ہے اور مچھلی

اپنی حالت پر باقی رہے تو خریدار کو یہ حق حاصل ہوگا کہ اگر مرضی ہو تو اسے پوری قیمت میں لیلے ورنہ چھوڑ دے - اور اگر پتھر ہونے کے علم سے قبل وہ مچھلی کو بھون لے تو سات رطل وزن کے مچھلی کے ثمن اور دس رطل وزن کی مچھلی کے ثمن کا اندازہ کرنے کے بعد دونوں کے درمیان جتنا فرق ہوگا۔ اتنی مقدار خریدار فروخت کنندہ سے واپس لے لے گا۔

اگر مچھلی کے پیٹ میں پتھر کی بجائے مٹی یا اس جیسی کوئی چیز پائی جائے جسے مچھلی کھالیتی ہے تو بیع کے لازم ہونے اور خریدار کو اختیار حاصل ہونے کا حکم ہوگا - امام محمد رحمہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص دوسرے سے ایک طشت دس سیر وزنی ہونے کی شرط کے ساتھ خریدے پھر اس کا وزن پانچ سیر نکلے تو اسے یہ حق حاصل ہوگا کہ اگر مرضی تو پوری قیمت میں لے لے ورنہ چھوڑ دے - اگر خریدار کے پاس رہتے ہوئے اس کے اندر کوئی عیب پیدا ہو جائے اور فروخت کنندہ اس عیب کے باعث واپس لینے پر آمادہ نہ ہو تو یہ دیکھیں گے کہ اگر (مثلاً) یہ طشت دس سیر وزن کا ہونے کی حالت میں بیس[۲۰] دراہم کا ہو اور پانچ سیر وزن کا ہونے کی صورت میں دس دراہم کا ہو اور عیب کے باعث اس کے اندر ایک درہم کا نقصان آجائے اور اس کی قیمت ایک درہم کم ہو جائے تو خریدار فروخت کرنے والے سے نصف ثمن وزن میں کمی کے باعث واپس لے گا - اور ثمن کا دسواں حصہ یعنی ایک درہم عیب کے باعث واپس لیلے گا (محیط)

کوئی شخص اونٹ اس شرط کے ساتھ خریدے کہ وہ (خلاف عادت زیادہ) نہیں بولتا اور آواز نہیں کرتا۔ اس کے بعد خریدار دیکھے کہ وہ زیادہ آواز کرتا اور بولتا ہے تو اس صورت میں خریدار کو لوٹانے کا حق ہوگا — یہ جواب اس کے خلاف عادت زیادہ آواز کرنے اور بولنے کی صورت میں ہوگا - اور یہ کہ یہ زیادہ آواز کرنا اور بولنا لوگوں کے نزدیک عیب شمار کیا جاتا ہو۔

(فتاویٰ قاضی خاں)

کوئی شخص اس شرط کے ساتھ باندی خریدے کہ اس نے ابھی تک کسی بچہ کو جنم نہیں دیا ہے - اسکے بعد پتہ چلے کہ وہ بچہ کو جنم دے چکی ہے تو خریدار کو واپس کرنے کا حق ہوگا۔ (ظہیریہ)

کوئی شخص دوسرے سے کہے کہ اپنے غلام کو فلاں شخص کے ہاتھ ہزار دراہم میں اس شرط کے ساتھ بیچ دے کہ اس کی قیمت میرے ذمہ ہوگی - اور غلام فلاں خریدار ہوگا تو روایت ظاہر کے مطابق اس طرح کی بیع کو درست وجائز قرار نہ دینے کا حکم ہوگا - اگر کہے کہ اپنے غلام کو فلاں شخص کے ہاتھ ہزار دراہم کے بدلہ میں فروخت کر دے اس شرط کے ساتھ کہ تیرے واسطے ہزار دراہم ثمن میں سے پانچ سو دراہم کا ضامن و ذمہ دار ہوں تو یہ بیع درست قرار دیجائے گی۔

(فتاویٰ قاضی خاں)

کوئی شخص کپڑے کو نیشاپوری ہونے کی شرط کے ساتھ خریدے، اس کے بعد وہ نیشاپوری نہیں بلکہ بخارا کا نکلے یا عمامہ شہرستانی ہونے کی شرط کے ساتھ خریدے، اس کے بعد وہ سمرقندی

نکلے تو اس صورت میں بیع کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا۔ (خلاصہ)
کوئی شخص باندی کو اس شرط کے ساتھ خریدے کہ اس باندی نے کوفہ میں جنم لیا ہے اسکے بعد پتہ چلے کہ وہ باندی بصرہ میں پیدا ہوئی تھی۔ تو خریدار کو لوٹانے کا حق ہوگا۔ اگر کپڑے کو اس شرط کے ساتھ خریدے کہ وہ ہرات کا تیار شدہ ہے۔ اس کے بعد وہ بلخ کا نکلے تو اس صورت میں ہمارے تینوں ائمہ (امام ابوحنیفہ رح، امام ابو یوسف رح، امام محمد رح) کے نزدیک بیع کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا۔ نوادر لبشر کے اندر امام ابو یوسف رح سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص کشتی کو اس شرط کے ساتھ خریدے کہ وہ ساکھو کی تیار شدہ ہے اس کے بعد پتہ چلے کہ اس کے اندر ساکھو کے علاوہ اور کوئی لکڑی لگی ہوئی ہے۔ لہذا اگر دوسری قسم کی لکڑی اس کی درستی کے لئے ضروری تھی (اس لئے لگائی گئی) تو خریدار کو پوری قیمت میں کشتی لینی ہوگی۔ اور اسے اختیار حاصل نہ ہوگا۔
اگر ساری کشتی ہی ساکھو کے علاوہ دوسری قسم کی تو ان دونوں کے درمیان بیع کے واقع نہ ہونے کا حکم ہوگا۔ بحوالہ بشر امام ابو یوسف رح سے منقول ہے کہ کوئی شخص دوسرے سے کہے کہ یہ ہرات کا تیار شدہ کپڑا کس قیمت کا ہے اور وہ کپڑا ہرات کا تیار شدہ ہو اور وہ کہے کہ اتنی قیمت کا ہے۔ اس کے بعد دونوں کے درمیان معاملہ بیع ہو جائے۔ تو امام ابو حنیفہ رح فرماتے ہیں کہ اس کہنے کو ہرات کا ہونے کی شرط کے مانند قرار دیں گے۔ اور میں بھی یہی کہتا ہوں۔
امام ابو حنیفہ رح کا اس سے مقصود یہ ہے کہ اگر اس کپڑے مرو کا تیار شدہ ہونا ظاہر ہوگا تو بیع کے باطل ہونیکا حکم ہوگا۔ (محیط)
اگر خریدکردہ شے کے اندر ادھار کی شرط لگائے تو عقد بیع کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا اور اگر ثمن کے اندر مدت (ادھار) کی شرط لگائی ہو اور ثمن قرض ہو۔ لہذا اگر اس مدت کا علم تو بیع کے درست ہونے کا حکم ہوگا۔ اور غیر متعین وغیر معلوم ہو تو فاسد ہونے کا حکم کیا جائے گا۔
منجملہ فاسد اور فاسد مدتوں کے یہ بھی ہے کہ مہرگان اور نوروز کے وعدے کے اوپر بیع کیجائے۔ امام محمد رح نے مہرگان اور نوروز کے مسئلہ کو جامع صغیر کے اندر بیان فرمایا ہے اور بیع کے مطلقاً (بلاقید) فاسد ہونے کو بیان فرمایا ہے۔ درست حکم کے مطابق اگر فروخت کنندہ اور خریدار سلطان کے نوروز اور مجوس کے نوروز کو بیان نہ کرے تو (اس صورت میں بھی) بیع کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا۔ اگر دونوں میں سے کوئی ایک کو ذکر کرے درانحالیکہ اس کے وقت سے آگاہ ہوں تو بیع کے فاسد نہ ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ (محیط)
عقد بیع کے اندر یہ درست نہیں کہ اس کے اندر (اس کی تکمیل کیلئے) حجاج کے آنے تک یا کھیتی قطع کئے جانے یا اس کے روندے جانے اور پھل وروئی وچنے کے جھاڑنے کی مدت

مقرر کیجائے۔ (کافی) اگر عقدِ بیع کے اندر عیسائیوں کے روزوں کے پورے ہونے کی شرط لگائے، درآنحالیکہ عیسائیوں نے روزوں کا آغاز کر دیا ہو تو عقدِ بیع کے درست ہونے کا حکم ہوگا۔ اور اگر یہ شرط لگائی گئی ہو۔ درآنحالیکہ انھوں نے ابھی روزوں کا آغاز نہ کیا ہو تو بیع کو درست قرار نہ دیں گے۔ لہٰذا اگر یہ عقد کو فاسد کرنے والی مدّت اسکے گذرنے سے قبل ساقط کردی گئی۔ تو استحساناً عقد کے درست ہونے کا حکم ہوگا۔ امام زفر رح فرماتے ہیں کہ درست نہ ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ ہمارا ہی قول درست ہے کیونکہ مشائخ (فقہاء) فرماتے ہیں کہ یہ عقدِ بیع موقوف رہے گا۔

لہٰذا اس سے یہ پتہ چلا کہ اگر عقدِ بیع کو فاسد کرنے والی شے نکال دیجائے۔ تو عقدِ بیع درست ہوگا۔ امام کرخی نے صریح و واضح طور سے یہ امام ابوحنیفہ رح سے نقل کیا ہے اور اسی کو درست قرار دیا گیا ہے۔ باقی فاسد بیعوں (بیوع) کو امام کرخی رح ہمارے اصحاب (احناف) سے نقل فرماتے ہیں، اس میں تفصیل یہ ہے کہ بیع کو فاسد کرنے والی چیز کے دور کرنے پر بیع کے درست ہونے کا حکم ہوگا۔ درست قول کے مطابق بیع کے درست وجائز ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ (محیط سرخسی)

اگر بوقتِ بیع قیمت کی ادائیگی کی کوئی مدّت متعین نہ کی ہو اسکے بعد اس کی قیمت کی ادائیگی کا کوئی وقت ان اوقات میں سے مقرر کرے تو بیع کے درست ہونے کا حکم ہوگا۔ (نہر الفائق) اگر یہ مدّت مقرر کرے کہ جس مہینہ میں ہوا چلے گی اس میں بیع مکمل ہوگی تو بیع کے باطل و کالعدم ہونے کا حکم ہوگا۔ اگر ماہ رجب کے اندر اس طرح کہے کہ رجب تک کی مدّت مقرر کرتا ہوں۔ تو اس سے مراد آنے والا رجب ہوگا۔ اگر اس طرح کہے کہ رجب کے گذرنے تک کی مدّت مقرر کرتا ہوں تو اس سے یہی رجب مراد ہوگا۔ اگر بیع میلاد کے وعدہ تک کی گئی ہو تو اس بیع کو فاسد قرار دیں گے۔

امام محمد رح، کتاب ہ کے اندر اسی طرح بیان فرماتے ہیں۔ لہٰذا اگر مقصود میلاد بہائم ہو تو اس کا جواب اسی طرح ہے جیسا کہ کتاب کے اندر ذکر کیا گیا کہ اگر مراد میلاد عیسیٰ علیہ السلام ہو۔ اس صورت میں ذکر کردہ حکم اس شکل پر محمول کریں گے کہ دونوں اسکے وقت سے آگاہ نہ ہوں (محیط)

کوئی شخص ہزار دراہم کے اسباب کو دس ماہ کے وعدے پر اس شرط کے ساتھ خریدے کہ جس طرح کا سکہ اسوقت مروج ہوگا وہی قیمت میں ادا کروں گا تو اس صورت میں بیع کے فاسد ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ کوئی شخص ہزار دراہم میں ایک غلام اس شرط کے ساتھ فروخت کرے کہ تھوڑی تھوڑی قیمت کی ہر ہفتہ ادائیگی کرے گا۔ حتیٰ کہ مہینہ کے بیت جانے پر پانچ سو دراہم کی ادائیگی کرے گا۔ تو بیع کے فاسد ہونیکا حکم ہوگا (فتاوی قاضی خاں)

کوئی شخص مشک کو وزن کر کے خریدے درآنحالیکہ اس کے اندر رنگ مخلوط ہو تو اسے یہ حق حاصل ہوگا کہ اگر مرضی ہو تو رانگ کو لوٹا کر اس کے وزن کے برابر قیمت میں سے کم کرلے اور اگر مرضی ہو تو بیع کو چھوڑ دے۔ اگر گھی تول کر خریدے اور اس کے اندر رُب (گاد وغیرہ) مخلوط ہو تو امام محمد رح فرماتے ہیں کہ اگر اس قدر مخلوط ہو جتنی مقدار عموماً گھی میں ہوا کرتی ہے۔ اور اسے عیب شمار نہ کرتے ہوں تو یہ گھی پوری قیمت میں لینے کا حکم ہوگا۔ اور اگر اتنی مقدار مخلوط ہو کہ جسے عیب شمار کرتے ہوں۔

لہٰذا اگر مرضی ہو تو پوری قیمت میں لیلے ورنہ ترک کردے۔ اور اگر ایسی شے مخلوط ہو کہ گھی کے اندر نہ ہو لہٰذا اگر مرضی ہو تو یہ گھی حصۂ ثمن کے بدلہ لیلے ورنہ چھوڑ دے۔ کوئی شخص ہرات کی تیار شدہ ایک تھیلی یا خرما کی ایک زنبیل خریدے اور اس کے اوپر قابض نہ ہو حتیٰ کہ فروخت کنندہ ارادہ کرکے زنبیل میں سے چھوہارے یا تھیلی میں سے کپڑے نکال لے، اس کے بعد زنبیل اور تھیلی بیچ دے۔ اور کپڑے باقی رہنے دے یا اسے نہ بیچے مگر اس سے نفع اٹھائے تو اس صورت میں کپڑوں اور چھوہاروں کے خریدار کے ذمہ لازم ہونے کا حکم ہوگا۔ اور اسے زنبیل یا تھیلی کے باعث ان کے لینے سے انکار کرنے کا حق نہ ہوگا (محیط)

کوئی شخص موتی کا ایک دانہ بیچے اور اس کے اندر وزن کی شرط کرنے کے بعد دونوں قابض ہو جائیں اسکے بعد اسے کم پائے درآنحالیکہ وہ اسے ضائع کرچکا ہو تو امام ابوحنیفہ رح کے قیاس کی رو سے کچھ واپس کرنے کا حق نہ ہوگا۔ مگر امام ابوحنیفہ رح نے اسے قبیح و ناموزوں سمجھتے ہوئے اس میں قیاس سے کام لینا چھوڑ دیا۔ وجہ یہ ہے کہ آفاقی کمی سے قیمت کے اندر بہت کچھ کمی واقع ہو جاتی ہے۔ امام صاحب نے یہ حکم فرمایا کہ اسے نقصان واپس کرنے کا حق حاصل ہے۔ باب الاجارہ اور کتاب الصرف کے آخر کے اندر لکھا ہے کہ اگر اس شرط کے ساتھ موتی فروخت کرے کہ وہ ایک مثقال وزنی ہو، اسکے بعد وہ دو مثقال وزنی نکلے تو اضافہ ثمن کے بغیر خریدار کے حوالہ کیا جائے گا۔ وجہ یہ ہے کہ جن اشیاء میں ٹکڑے کرنا باعث ضرر ہو ان کے اندر وصف کو وصف کے درجہ میں قرار دیں گے (ذخیرہ)

کوئی شخص ایک باغ خریدے کہ جس کے اندر خرما وغیرہ کے درخت ہوں اور خرما کے دس جریب ہونے کی شرط کی ہو اور وہ ناپے بغیر اس کے اوپر قابض ہو جائے اور چند برس تک اسکے پھل کھائے اس کے بعد اسے نو جریب پائے تو امام ابوحنیفہ رح کے قیاس کی رو سے نہ اسکو واپس کرنے کا حق ہوگا اور نہ اس کو واپس لینے کا حق ہوگا۔ (محیط)

امام محمد رح سے مروی ہے کہ کوئی شخص ایک زمین کو دس جریب ہونے کی شرط کے ساتھ خریدے درآنحالیکہ اس کے اندر انگور کے درخت ہوں اور چند برس تک اس کے پھل کھائے۔ اس کے بعد پتہ چلے کہ یہ زمین پانچ جریب ہے تو امام محمد رح فرماتے ہیں کہ یہ اندازہ کریں گے کہ اس زمین کی پانچ جریب ہونے کی صورت میں قیمت کیا ہوگی اس کے بعد دونوں قیمتوں میں جو فرق ہو اتنی مقدار

فروخت کنندہ سے واپس لیلے گا۔ (ذخیرہ)

کسی شخص کے پاس ایک زنبیل کے اندر دو قفیز گندم ہوں، اس کے بعد ایک قفیز ایک درہم کے عوض کسی کے ساتھ فروخت کر ڈالے اور قابض ہونے سے قبل فروخت کنندہ دوسرے کے ہاتھ اسکے اندر سے ایک درہم کے عوض فروخت کر ڈالے۔ پھر ایک قفیز ضائع ہوجائے تو ہر خریدار کو یہ حق حاصل ہوگا کہ اگر مرضی ہو کہ دونوں میں سے ہر ایک کو باقی قفیز کا نصف نصف قیمت میں لے لے ورنہ چھوڑ دے۔ اگر کوئی شخص اپنے حصہ کو چھوڑ دے اور دوسرا چاہے کہ کامل قفیز ایک درہم کے عوض لے لے تو اسے یہ حق حاصل نہ ہوگا۔ لیکن اگر فروخت کنندہ کی مرضی ہو تو درست ہے۔ اگر یہ شکل ہو کہ دوسرا خریدار ایک قفیز کے اوپر قابض ہوجائے اور پہلا خریدار کسی شے کے اوپر قابض نہ ہو۔ اسکے بعد دوسرا خریدار اس قفیز کو عیب کے باعث فروخت کنندہ کو لوٹائے تو اس قفیز کے اندر پہلے خریدار کا کوئی حق نہ ہوگا۔ محض اسے یہ حق حاصل ہوگا۔ کہ اسے لیلے خریدار کا کوئی حق نہ ہوگا۔ محض اسے یہ حق حاصل ہوگا کہ اسے لیلے یا نہ لے اس کے بعد اگر خریدار دونوں قفیزوں کو مخلوط کردے تو پہلے خریدار کی بیع کے ٹوٹ جانے کا حکم ہوگا۔

اگر فروخت کنندہ واپس کردہ قفیز کو نہ ملائے درآنحالیکہ اُس قفیز کو عیب کے باعث بحکم قاضی لوٹا دیا گیا ہو اور باقی ماندہ قفیز کے اندر کوئی عیب نہ ہو، اسکے بعد پہلا خریدار یہ قصد کرے کہ واپس کردہ قفیز کے علاوہ باقی ماندہ قفیز لیلے اور فروخت اسکے اوپر آمادہ نہ ہو اور انکار کرتے ہوئے یہ کہے کہ دونوں میں سے نصف نصف لیلے تو فروخت کنندہ کو اس کا حق ہوگا۔ اور اگر باقی ماندہ قفیز ضائع ہوجائے اور واپس کردہ عیب دار باقی رہے۔ اور پہلا خریدار اسے چھوڑنا چاہے تو خریدار کو یہ حق حاصل ہوگا۔ اور اگر سب کو لینا چاہے تو اسے اسکا حق ہوگا۔

اور اگر یہ مرضی ہو کہ اسکا نصف لے اور نصف چھوڑ دے۔ اُسے یہ حق بھی حاصل ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ اور اگر عیب دار واپس کردہ قفیز ہی ضائع ہوا ہو اور باقی ماندہ قفیز پہلا غیر عیب دار ہو تو خریدار کو اس کا نصف لینے کا حق ہوگا۔ اور تمام کو واپس لینے کا اختیار نہ ہوگا۔

اگر فروخت کنندہ سب حوالہ کرنا چاہے تو خریدار کو انکار کا حق حاصل ہوگا۔ (محیط) کوئی شخص ایک زمین کو پانی سمیت خریدے اسکے بعد پتہ چلے کہ پانی اسکے سینچنے کے قابل نہیں اور خریدار اس بنا پر یہ چاہے کہ زمین کو اسکے (بغیر پانی کے) ثمن کے بدلہ لے اور پانی کی قیمت کے بقدر فروخت کنندہ سے واپس لیلے تو اسے یہ حق حاصل ہوگا۔ (ذخیرہ)

کوئی شخص کچھ کھانا (گیہوں وغیرہ) پیمانے سے خریدے اور اس کے اوپر قابض ہوجائے تو اسکے لئے درست نہ ہوگا کہ اس سے نفع اٹھائے اور کھائے اور فروخت کرے تاوقتیکہ اس کو دوبارہ پیمانہ سے نہ ناپا جائے۔ اسی طریقہ سے اگر فروخت کنندہ اس شخص کے ساتھ جس نے وہ چیز اسے فروخت کی تھی۔ اپنے خریدار کے سامنے پیمانہ کے ذریعہ خریدے تب بھی خریدار کیلئے محض اس پیمانے

(اور ناپ لینے) پر اکتفا کر لینا (اور دوبارہ پیمائش نہ کرنا) درست نہ ہوگا اور تا وقتیکہ از سرِ نو پیمانے کے ذریعہ نہ ناپے کھانا اور فروخت کرنا درست نہ ہوگا۔ (محیط)

اسکے بعد عام مشائخ (بیشتر فقہاء) یہ حکم ایسی شکل پر محمول کرتے ہیں کہ جبکہ فروخت کنندہ بیع سے قبل اسے ناپ لے، درآنحالیکہ خریدار اسے ناپتے دیکھ رہا ہو۔ اگر عقد بیع کے بعد اسے ناپے تو اسکے اندر تصرف کرنے کو درست قرار دیں گے خواہ دوبارہ نہ ناپے اور نہ تولے اسی قول کے اوپر فتویٰ دیا گیا ہے (تہذیب)

اگر فروخت کرنے والا عقد بیع کے بعد خریدار کے غائب ہونے کی صورت میں اس کو ناپے تو اسکے اندر فقہاء کی رائیں مختلف نہیں۔ درست قول کے مطابق شرط یہ ہے کہ دوبارہ ناپا جائے (تاتارخانیہ)
کوئی شخص دوسرے شخص سے کچھ گندم اندازاً (ناپے بغیر) خریدے اور قابض ہونے کے بعد انھیں دوسرے شخص کے ہاتھ بذریعہ پیمانہ بیچے تو اس صورت میں انھیں ایک ہی مرتبہ بذریعہ پیمانہ ناپ لینا کافی ہوگا۔

اسی طریقہ سے اگر کوئی شخص ایک کر گندم اس شرط کے ساتھ کہ وہ ایک ہی قسم کے ہیں قرض لے، اس کے بعد انھیں بذریعہ پیمانہ بیچے تو اسکے اندر بھی ایک مرتبہ ناپ لینا کافی ہوگا۔ چاہے خریدار ناپے اور چاہے وہ قرض لینے والا فروخت کنندہ اپنے خریدار کی موجودگی اور اس کے سامنے ناپے۔

کوئی شخص کچھ گندم اندازہ سے خریدے اور وہ انھیں قابض ہونے کے بعد دوسرے شخص کے ہاتھ اندازہ سے بیچے یا اپنی زمین کے کچھ گندم ہوں یا بطور ہبہ کچھ گندم ملے ہوں اور انھیں کسی دوسرے شخص کے ہاتھ اندازہ سے بیچے یا قیمت میں کچھ گندم اس شرط کے ساتھ کہ وہ ایک کر ہوں اسکے قبضہ کے اندر آئے اور ناپے جانے سے قبل انھیں اندازہ سے فروخت کر ڈالے تو یہ درست ہوگا۔ بحوالہ ابن سماعہ امام محمد رح سے اسی طرح منقول ہے

کوئی شخص کچھ گندم بذریعہ پیمانہ خریدے اور اس کے بعد ناپنے اور بذریعہ پیمانہ دیکھنے سے قبل انھیں کسی اور شخص کے ہاتھ اندازہ سے فروخت کر ڈالے تو امام محمد رح کی "کتاب الاصل" اس کا علی الاطلاق ذکر کرنا اس بات کی نشان دہی کرتا ہے کہ یہ درست نہیں ابن رستم اپنی نوادر کے اندر بیان فرماتے ہیں کہ درست ہے اگر انھیں بذریعہ پیمانہ ناپنے سے قبل حساب سے بیچے تو اسے درست قرار نہ دیں گے۔ لہذا اندازہ سے فروخت کرنے کے سلسلہ میں دو قسم کی روایات ہوگئیں۔ یہ بات واضح رہے کہ ناپ کر اور بذریعہ پیمانہ دیجانے والی اشیاء کا جو حکم ہے وہی حکم وزن کرکے دیجانے والی چیزوں کا ہوگا۔ (محیط)

کوئی شخص ایک کپڑے کو دس گز ہونے کی شرط کے ساتھ خریدے تو اسے یہ حق حاصل ہے کہ ناپنے سے قبل اس کی بیع کر لے (اور کسی کو فروخت کر دے) اور اسکے اندر تصرف کرے۔ اگر کئی اشیاء

گنتی کی شرط کے ساتھ دوسرے شخص سے خریدے تو اسکے از سرِ نو شمار کرنے کے حکم کو امام محمد رح نے ظاہر کتابوں (اور معروف کتب) کے اندر بیان نہیں فرمایا، مشائخ (فقہاء) فرماتے ہیں امام کرخی رح بیان کرتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ رح کے قول کی رو سے تصرف جائز ہونے کیلئے اس کو از سرِ نو شمار کرنا شرط ہے۔ امام ابو یوسف رح و امام محمد رح کے قول کی رو سے اسے شرط قرار نہ دیں گے۔

شرح قدوری کے اندر ہے کہ گنی جانے والی اشیاء میں ایک روایت کی رو سے از سرِ نو شمار کرنے کو واجب قرار دیا گیا ہے اور دوسری روایت کی رو سے واجب قرار نہیں دیا گیا۔ قدوری رح کے نزدیک یہ دوسری روایت درست ہے۔

کوئی شخص کچھ مال باعتبار وزن یا بذریعہ پیمانہ بیع فاسد کے طور پر خریدے اور پھر پیمانہ سے ناپے بغیر اس کے اوپر قابض ہو کر اسے بیچ ڈالے اور دوسرا خریدار اس پر قابض ہو جائے تو اس صورت میں دوسری بیع کے درست ہونے کا حکم ہو گا۔ محض بیع صحیح کے اندر از سرِ نو بذریعہ پیمانہ ناپنے کا حکم ہوتا ہے۔ (ذخیرہ)

امام محمد رح فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ایک کُر (کھانا گندم وغیرہ) بذریعہ پیمانہ سو دراہم میں خریدے، اس کے بعد اسے فروخت کنندہ کی جانب سے اپنے لئے بذریعہ پیمانہ نپوالے، اسکے بعد اسے دوسرے شخص کے ہاتھ پہلی قیمت کے بدلہ بیع تولیہ کے طور پر فروخت کر ڈالے تو اس شکل میں دوسرے خریدار کے لئے جائز نہ ہو گا کہ از سرِ نو بذریعہ پیمانہ ناپے بغیر اسکے اوپر قبضہ کرے۔ اگر پہلا خریدار دوسرے خریدار کے سامنے اسے اپنے لئے بذریعہ پیمانہ نپوالے۔

لہذا اگر دوسرا خریدار بذریعہ پیمانہ ناپنے پر ایک قفیز زیادہ پائے تو وہ یہ زیادہ مقدار پہلے خریدار کو لوٹائے گا۔ چاہے یہ اضافہ ایسا ہو کہ از سرِ نو پیمانہ کے ذریعہ معلوم ہوئی ہو یا اس طرح کی نہ ہو (بلکہ بغیر پیمانہ کے معلوم ہو گئی ہو)

لہذا اگر دوسرا خریدار وہ اضافہ پہلے خریدار کو لوٹا دے تو یہ دیکھیں گے کہ اگر یہ اضافہ دوبارہ بذریعہ پیمانہ ناپنے کے سبب سے معلوم ہوا ہو تو یہ اضافہ پہلے خریدار کا ہو گا۔ اور وہ اسے اپنے فروخت کنندہ کو نہیں لوٹائے گا۔ اور (ایسا نہ ہونے کی صورت میں پہلا خریدار بھی اپنے فروخت کنندہ کو لوٹائے گا۔ اور اگر دوسرا خریدار اسے کم پائے تو اسے یہ حق حاصل ہو گا کہ پہلے خریدار سے بقدر نقصان وصول کر لے۔ چاہے یہ نقصان از سرِ نو بذریعہ پیمانہ ناپنے سے واقع ہوتا ہو یا نہ ہوتا ہو۔

لہذا اگر یہ نقصان از سرِ نو ناپنے کے باعث آیا ہو تو پہلے خریدار کو اپنے فروخت کنندہ سے کچھ واپس لینے کا حق نہ ہو گا۔ اور اگر اس طرح کی کمی گواہوں کے ذریعہ ثابت ہو جائے یا خود فروخت کنندہ اس کی تصدیق کر دے تو اس کمی و نقصان کو فروخت کنندہ سے واپس لینے کا حق حاصل ہو گا۔ یہ ذکر کردہ حکم بیع تولیت کا تھا۔ اور بیع ثانی کے بیع مرابحہ ہونے کی صورت

میں بھی مذکورہ حکم برقرار رہے گا۔

اسی مسئلہ کے اندر اگر یہ صورت پیش آئے کہ پہلا خریدار اس کھانے (گندم وغیرہ) میں سے ایک قفیز بیچ کر خریدار کے حوالہ کردے اس کے بعد باقی ماندہ اس شرط کے ساتھ بیچے کہ وہ ایک کر ہے۔ پھر دوسرا خریدار اسے بذریعہ پیمانہ ناپے اور واقعی وہ پورا کر نکلے تو اسے درست قرار دیں گے اور خریدار کو واپسی کا حق حاصل نہ ہوگا۔ مگر کر کے ثمن کو اکتالیس حصوں پر تقسیم کر کے جتنا ایک قفیز کے حصہ میں آئے گا۔ وہ دوسرے خریدار سے ساقط کردیں گے۔ البتہ باقی خریدار کو دینا واجب ولازم ہوگا۔

امام محمد رح فرماتے ہیں کہ اسے واپسی کا حق حاصل ہوگا۔ اور اسے یہ حق ہوگا کہ مرضی ہو تو سب پوری قیمت کے بدلہ لیلے ورنہ چھوڑدے۔ اس مسئلہ کے اندر اگر دوسری بیع بیع مرابحہ ہو اور مسئلہ کی باقی صورت جوں کی توں رہے تو امام ابو حنیفہ رح و امام محمد فرماتے ہیں کہ خریدار کو یہ حق حاصل ہے کہ اگر مرضی ہو تو پوری قیمت میں لے لے ورنہ لوٹادے (محیط)

کوئی شخص ایک کر کو سو دراہم میں چالیس قفیز ہونے کی شرط کے ساتھ خریدے اور اسے بذریعہ پیمانہ ناپ لے۔ اور پھر خریدار اور فروخت کرنے والا قابض ہوجائیں پھر بھیگے ہوئے ہونے کی وجہ سے وہ پچاس قفیز ہوجائے اور پانی کی وجہ سے وہ فاسد و خراب ہوجائے۔ اسکے بعد خریدار اسے بطور مرابحہ یا بطور تولیہ بیچے اور کچھ ذکر نہ کرے تو درست ہونے کا حکم ہوگا۔ اور دوسرا خریدار اس میں سے چالیس قفیز کا حق دار ہوگا۔ اور دس قفیز اس کے پاس باقی رہ جانے کا حکم کریں گے۔ یہ تفصیل امام ابو یوسف رح و امام محمد رح کے قیاس کی رو سے ہے امام ابو حنیفہ رح فرماتے ہیں کہ اسے مرابحۃً فروخت کرنے کو درست قرار نہ دیں گے۔ اگر دوسرے خریدار کے بذریعہ پیمانہ ناپنے کے بعد قابض ہونے قبل وہ بھیگ جائیں تو اس صورت میں دوسرے خریدار کو اگر مرضی ہو تو سب کا سب پوری قیمت میں لیلے (محیط سرخسی)

کوئی شخص ایک کر گندم کو سو دراہم میں چالیس قفیز ہونے کی شرط کے ساتھ خریدے اور انہیں بذریعہ پیمانہ ناپے تو وہ چالیس قفیز نکلیں۔ اس کے بعد خریدار اس کے قابض ہوجائے۔ پھر دونوں بیع کا اقالہ کرلیں، اسکے بعد خریدار اسے بذریعہ پیمانہ ناپ لیں۔ لہٰذا وہ ایک قفیز زیادہ ہوجائے یا کم ہوجائے اور دونوں اس بات کے اوپر متفق ہوجائیں کہ یہ کمی یا اضافہ بذریعہ پیمانہ ناپنے کے باعث ہے تو اضافہ مع الاصل کے فروخت کنندہ کو ملنے کا حکم ہوگا۔ اور کمی بھی اسی کے ذمہ رہے گی۔ یہاں تک کہ قیمت میں سے کچھ کمی نہ کریں گے۔

اسی طریقہ سے اگر اس کر تک پانی پہونچ جائے اور ایک قفیز میں اضافہ ہوجائے اور فروخت کنندہ اس کے اوپر رضامند ہوجائے تو ان تمام کا مالک یہ ہوگا لیکن اگر وہ اس سے آگاہ نہ تھا تو اسے یہ حق حاصل ہوگا۔ کہ عیب کے باعث لوٹائے اور بیع کا اقالہ (واپسی) کردے اس

صورت میں پہلی بیع ٹوٹ آئے گی۔ اسی طریقہ سے اگر وہ گندم بوقتِ بیع زیادہ تازہ تھے اور مکمل کرتے تھے۔ اس کے بعد سوکھ کر خریدار کے پاس کم ہوجائیں اس کے بعد دونوں اقالۂ بیع کریں اور فروخت کنندہ بذریعہ پیمانہ اسے پالے اور وہ کم نکلے اور اسے معلوم ہوجائے کہ یہ کمی سوکھ جانے کے باعث واقع ہوئی ہے یا دونوں واقعتاً اس پر متفق ہوجائیں تو یہ تمام فروخت کنندہ کو ملنے کا حکم ہوگا۔ اور قیمت میں سے کچھ کمی نہیں کیجائے گی (محیط)

ضابطہ یہ ہے کہ اگر خرید کردہ شئے متعین ہو اور اسکی جانب اشارہ کیا گیا ہو اور وہ کیل (بذریعہ پیمانہ ناپنے) کی شرط کے ساتھ بیچی جاتی ہو۔ تو جو اضافہ اس کے اندر بذریعہ پیمانہ ناپنے سے قبل ہو وہ فروخت کنندہ کا ہوگا۔ اور بذریعہ پیمانہ ناپنے کے بعد وہ خریدار کی ہوگی۔

اور اگر خرید کردہ معین شئے اشارہ کردہ نہ ہو تو بذریعہ پیمانہ ناپنے کے بعد خریدار کے قابض ہونے سے قبل جو اضافہ ہو وہ فروخت کنندہ کا ہوگا۔ اور قابض ہونے کے بعد خریدار اس کا مالک ہوگا۔

کوئی شخص کچھ کھانا (گندم وغیرہ) ایک درہم میں اس شرط کے ساتھ خریدے کہ وہ کھانا ایک قفیز ہے اس کے بعد بذریعہ پیمانہ ناپنے سے قبل وہ بھیگ جائے۔ اس کے بعد اسے بذریعہ پیمانہ ناپا جائے۔ اور وہ بجائے ایک قفیز کے سوا قفیز نکلے تو خریدار کو یہ حق حاصل ہے کہ اگر مرضی ہو تو اس کے اندر سے ایک قفیز لے لے ورنہ چھوڑ دے۔

اور اگر اسے خریدار کے سامنے ناپا گیا ہو اور اس کے بعد اسکے قابض ہونے سے قبل اسکے اندر اضافہ ہو گیا تو یہ اضافہ خریدار کا ہوگا۔ اور بھیگ جانے کے باعث خریدار کو اختیار حاصل ہوگا اور اگر بذریعہ پیمانہ ناپنے کے بعد اسکے اندر کمی واقع ہو جائے۔ تو خریدار کو (اگر لے تو)۔ پوری قیمت میں لینے کا حکم ہوگا۔ اور اگر بذریعہ پیمانہ ناپنے سے قبل کم ہو جائے تو بقدر حصہ ثمن اندر۔ اس کی قیمت جتنی ہو اسکے بدلہ میں لے گا۔ (محیط سرخسی)

اگر خریدار کیلئے بذریعہ پیمانہ اسکے سامنے ناپے در آنحالیکہ وہ ایک قفیز ہو اور ابھی تک خریدار قابض نہ ہوا ہو کہ دوبارہ بذریعہ پیمانہ ناپا جائے اور اس کی بناپر وہ اس قدر کم یا زیادہ نکلے کمی یا زیادتی از سرِ نو ناپنے کے باعث پیدا ہو جاتی ہو تو خریدار پر لازم ہوگا کہ اسے پوری قیمت میں لے۔

اس لیئے عقد کردہ شئے ناپنے کی بنا پر متعین ہو گئی اور پہلے بذریعہ پیمانہ ناپنے کے اندر کوئی غلطی واقع نہیں ہوئی۔ اگر اضافہ یا کمی اتنی مقدار میں نہ ہو جو از سرنو ناپنے کے باعث پیدا ہو جایا کرتی ہے تو اضافہ کی صورت میں فروخت کنندہ کو لوٹا دینے کا حکم ہوگا۔ اور اگر کم ہو تو دونوں صورتوں میں حصۂ ثمن کے اندر لے گا (محیط)۔

کوئی شخص ایک ڈھیر کے اندر ایک قفیز گندم ایک درہم کے بدلہ خریدے اور فروخت کرنیوالا ڈھیر میں سے ایک قفیز نکال خریدار کو ناپ دے اور ابھی تک اسکے حوالہ نہ کیا ہو کہ ڈھیر اور وہ قفیز پانی سے تر ہو جائے اور ہر قفیز کے اندر ایک چوتھائی کا اضافہ ہو جائے تو فروخت کنندہ کو یہ حق حاصل ہوگا کہ خریدار کو محض ایک قفیز جس کے اندر سے مرضی ہو دیدے اور خریدار کو اس کے لینے کا اختیار ہوگا۔ اگر ڈھیر اور اس قفیز کے اندر کمی واقع ہو جائے۔ اسی طریقہ سے کہ پہلے تر ہو پھر سوکھ جائے تو خریدار کو کامل قفیز ملے گا۔ اور دونوں میں سے کسی کو اختیار حاصل نہ ہونے کا حکم ہوگا۔

اور اگر ایک ڈھیری کے اندر سے ایک قفیز خریدے اور سارے ڈھیر میں سے ایک قفیز کے اوپر قابض ہو جائے پھر اسے عیب کے باعث لوٹائے تو اس صورت میں بیع کے لوٹ جانے کا حکم ہوگا۔ اگر ایک قفیز معین کو دوسرے معین قفیز کے بدلہ آپس میں بیع کریں پھر بذریعہ پیمانے ناپنے کے بعد قابض ہونے سے قبل ایک قفیز بھیگ کر چوتھائی اور بڑھ جائے تو یہ قفیز خریدار کا ہوگا۔ اور اسے اختیار حاصل ہوگا۔ اور بیع کے فاسد نہ ہونے کا حکم ہوگا۔

اگر یہ اضافہ بذریعہ پیمانہ ناپنے سے قبل واقع ہو تو جس کا قفیز سوکھ گیا ہو اسے ایک قفیز لینے اور چھوڑنے کے اندر امام ابوحنیفہ رح اور امام ابویوسف رح کے قول کی رو سے اختیار حاصل ہونے کا حکم ہوگا۔

اگر ایک متعین قفیز کو ڈھیر کے ایک قفیز کے بدلہ بیع کرے اور ڈھیر کا مالک ایک قفیز اس کے اندر سے بذریعہ پیمانہ ناپ لے اور ابھی حوالہ نہ کیا ہو کہ وہ ڈھیر اور یہ قفیز پانی سے بھیگ جائے تو جس کا قفیز سوکھا ہوا ہو اسے یہ حق حاصل ہوگا کہ اگر مرضی ہو تو ایک تر قفیز لیلے ورنہ چھوڑ دے۔ امام محمد رح فرماتے ہیں کہ بیع کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا۔ اور اگر محض علیحدہ کردہ قفیز بھیگا ہو تو اسکے اوپر ایک خشک قفیز کا حوالہ کرنا واجب و لازم ہوگا۔ اور دونوں میں سے کسی کو اختیار حاصل ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ (محیط سرخسی)

باب یازدہم ناجائز بیع کے احکام

یہ بات واضح رہے کہ بیع دو قسم پر مشتمل ہے ایک بیع باطل اور دوسری بیع فاسد لہٰذا بیع باطل تو وہ ہوگی جس کا محل بیع (جس کی بیع کیجاری ہو) قیمت والا مال نہ ہو[1] مثلاً خنزیر

[1] یعنی شرعاً اسکی کوئی قیمت ہی نہ ہوتی ہو۔

شراب، حرم کا شکار، بہتا ہوا خون، یا مردار، اس طرح کی بیع سے ملکیت کا فائدہ نہیں ہوتا۔ بیع فاسد وہ ہے جسکے دونوں بدل ہی مال ہوں جیسے کوئی شے خنزیر کے بدلہ یا شراب یا حرم کے شکار کے بدلہ یا ام ولد یا مکاتب یا مدبر کے بدلہ خریدے یا اس کے اندر کوئی فاسد اور بیع کو خراب کرنے والی شرط لگادے یا اس کے مانند تو ایسی بیع کے مبیع (خرید کردہ شے) کی قیمت کے بدلہ منعقد ہونے کا حکم ہوگا اور قابض ہونے کے بعد ملکیت کے ثابت ہونیکا حکم کیا جائے گا۔ (محیط سرخسی)

مشائخ (فقہاء) کی رائیں اس بارے میں مختلف ہیں کہ خرید کردہ شے بطور امانت رہتی ہے یا بطور ضمانت، بعض کے نزدیک بطور امانت۔ اور بعض کے نزدیک بطور امانت اور بعض کے نزدیک بطور ضمانت رہے گی (شرح طحاوی)

شرط اسکے اندر یہ ہے کہ قبضہ فروخت کنندہ کی اجازت سے ہو، اور فروخت کنندہ کی اجازت کے بغیر بیع فاسد کے اندر قبضہ حاصل ہونے کا حکم قبضہ حاصل نہ ہونے کا سا ہوگا "زیادات" کے اندر لکھا ہے کہ اگر بیع فاسد کے اندر خریدار فروخت کنندہ کی اجازت اور ممانعت کے بغیر خرید کردہ شے پر قابض ہو جائے۔ لہذا یہ قبضہ اسی مجلس کے اندر ہونے کی صورت میں استحساناً درست ہونے اور ملکیت کے ثابت ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ اگر مجلس سے علیحدگی کے بعد قابض ہو تو اسے قیاساً و استحساناً درست قرار نہ دینے اور ملکیت کے ثابت نہ ہونے کا حکم کیا جائے گا۔

اگر فروخت کنندہ قابض ہونے کی اجازت عطا کرے اور خریدار اسی مجلس کے اندر یا علیحدگی کے بعد قابض ہو جائے تو قبضہ کو صحیح قرار دیں گے اور قیاساً و استحساناً ملکیت کے ثابت ہونیکا حکم کیا جائے گا۔ مگر یہ حق ہوگا کہ اس ملکیت کو توڑ دیا اور ختم کر دیا جائے۔

خریدار نے جو شے بیع فاسد کے طور پر خریدی ہو اسکے اندر یہ باعث کراہت ہے۔ کہ دوسرے کو مالک بنادیے یا نفع اٹھانے کی غرض سے تصرف کیا جائے، لیکن اگر کوئی اسکے اندر تصرف کرلے تو اسکے تصرف کے نافذ ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ اور اس کی وجہ سے فروخت کنندہ کے واپسی کے حق کو باطل قرار دیں گے۔ چاہے یہ تصرف اس طرح کا ہو کہ اسے وقوع کے بعد توڑا جاسکے، مثلاً بیع وغیرہ یا اس طرح کا نہ ہو مثلاً "حلقہ" غلامی سے آزاد کرنا وغیرہ مگر اجارہ اور نکاح[1] کے تصرف کے باعث فروخت کنندہ کا حق واپسی باطل نہ ہوگا۔ (محیط)

اگر خریدار غلام کو حلقہ غلامی سے آزاد یا مدبر کرے یا بیع کرے تو فسخ کرنے کے حق کو باطل قرار دینے کا حکم ہوگا۔ اسی طریقہ سے باندی کو ام ولد بنانے کی صورت میں یہی حکم برقرار رہے گا۔ اور وہ ام ولد خریدار کی شمار ہوگی اور اسکے باندی کی قیمت کی ادائیگی کا

[1] مثلاً خریدی ہوئی باندی کسی کے عقدِ نکاح میں دیدے ۱۲

وجوب ہوگا۔ عقر (تاوان) کے بارے میں بیوع کے اندر لکھا ہے کہ وہ اس کا تاوان نہیں دے گا۔ "کتاب الشرب" کے اندر دو طرح کی روایات ہیں۔ درست روایت (دقول) کے مطابق اس پر عقر کا ضمان لازم نہ آئے گا۔ اسی طریقہ سے اسے مکاتب بنانے کی صورت میں بھی یہی حکم برقرار رہے گا۔ اور خریدار کے اوپر قیمت کا وجوب ہوگا۔

لہٰذا اگر غلام مالِ کتابت کی ادائیگی کر کے حلقۂ غلامی سے آزاد ہو جائے تو خریدار پر قیمت کا ضمان لازم آئے گا۔ اگر غلام مال کی ادائیگی سے قاصر ہو کر پھر مملوک بن جائے۔ لہٰذا اگر یہ بات خریدار پر قاضی کی جانب سے ادائیگیٔ قیمت کے حکم سے قبل ہو تو فروخت کنندہ کا اس غلام کو واپس لینا درست ہوگا۔ اور حکم قاضی کے بعد ہونے کی صورت میں فروخت کنندہ غلام کو کسی طرح واپس لینے کا حق دار نہ ہوگا۔

کوئی شخص اپنا غلام کسی کو دینے کی وصیت کرے تو اس وصیت کو درست قرار دیں گے۔ اس کے بعد اگر وصیت کنندہ بقید حیات ہو تو فروخت کنندہ پر لوٹانے کا حق ہوگا اور وصیت کنندہ موت کی آغوش میں سو گیا ہو تو لوٹانے کا حق نہ ہوگا۔ وجہ یہ ہے کہ وصیت کردہ شخص کو اس غلام کے اوپر دوبارہ ملکیت حاصل ہوئی اسکے برعکس وارث کی ملکیت کا حکم ہے کہ اسکے اندر اگر خریدار بیع فاسد کے طریقہ سے خرید کر موت کی آغوش میں سو جائے تو فروخت کنندہ کو اسکے ورثاء سے واپس لینے کا حق ہوگا۔

اسی طریقہ سے اگر فروخت کنندہ موت کی آغوش میں سو جائے تو اس صورت میں اسکے ورثاء کو بھی لوٹانے کا حق ہوگا۔ (بدائع) اگر خریدار کپڑے کو کٹوا کر سلوا لے یا اس میں استر لگا کر کچھ بھروائے تو فروخت کرنے والے بیع فسخ کرنے کا حق ختم ہو جانے کا حکم کیا جائے گا۔ (محیط سرخسی)

کوئی شخص ایک کپڑا بیع فاسد کے طور پر خریدے اور قابض ہو کر اسے کٹوائے اور ابھی سلوایا نہ ہو کہ فروخت کنندہ کے پاس رکھ دے اور وہ کپڑا اس کے پاس سے ضائع ہو جائے تو خریدار پر اس کی قیمت کا ضمان لازم نہیں آئے گا۔ البتہ کپڑا کٹوانے کی صورت میں جو نقصان فروخت کنندہ کا ہوا اس نقصان کا ضمان خریدار پر لازم ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

اگر خرید کردہ زمین خالی ہونے کی بنا پر خریدار اس میں کوئی مکان بنالے یا درخت لگائے تو امام ابو حنیفہ رح و امام ابو یوسف رح فرماتے ہیں کہ فروخت کنندہ کے فسخ بیع کے حق کے باطل ہونے کا حکم ہوگا۔ امام محمد رح فرماتے ہیں کہ باطل نہ ہوگا۔ (محیط سرخسی)

بیع فاسد کے اندر خریدار پر خرید کردہ شے کی قیمت کا وجوب ہوتا ہے۔ اگر وہ ایسی اشیاء میں سے ہو کہ جن سے بدلہ ان کی قیمت بطور تاوان دینی پڑتی ہو یا ان کے مانند چیز دینی پڑتی ہو ضائع ہونے پر۔ بشرطیکہ وہ شے مثلی اشیاء میں سے ہو۔ یہ حکم خرید کردہ شے کے خریدار کے پاس ضائع

ہوتے یا اس کے ضائع کرنے کی صورت میں ہوگا یا اس صورت میں ہوگا کہ وہ ہبہ کرکے حوالہ کردے اور فروخت کنندہ کا لوٹانے کا حق بھی باقی نہ رہے۔ اسی طریقہ سے اگر وہ رہن رکھے یا دوسرے شخص کے ہاتھ بیع دے تب بھی یہی حکم برقرار رہے گا۔ لہذا اگر وہ رہن سے چھڑا لے یا ہبہ سے رجوع کرے یا خرید کردہ شے اس کے پاس ایسے ذریعہ سے آجائے جس کو بہر صورت فسخ بیع قرار دیا جاتا ہو تو فروخت کنندہ کو واپس لینے کا حق ہوگا۔ یہ واپسی کا حق اُس وقت رہے گا۔ جب تک کہ قاضی نے خریدار کو ادائیگی قیمت کا حکم نہ کیا ہو۔ اگر قاضی اس طرح کا حکم دے چکا ہو تو فروخت کنندہ کا حقِ واپسی ختم ہو جانے کا حکم کیا جائے گا۔ (خلاصہ)

اگر خرید کردہ شے خریدار کے پاس بغیر گھٹے بڑھے جوں کی توں موجود ہو تو اس صورت میں بیع کے فسخ ہونے اور یہ چیز فروخت کنندہ کو لوٹا دینے کا حکم ہوگا۔ لیکن اگر فسادِ بیع خرید کردہ شے یا ثمن میں سرایت کئے ہوئے اور جاگزیں ہو تو اس صورت میں ہر ایک کو دوسرے کے سامنے بیع فسخ کردینے کا حق حاصل ہوگا۔

امام ابو حنیفہ رح اور امام محمد رح یہی فرماتے ہیں امام ابو یوسف رح فرماتے ہیں کہ دونوں میں سے ہر ایک کو بیع فسخ کرنے کا حق ہوگا چاہے دوسرا اسی وقت موجود ہو یا نہ ہو اور اگر فسادِ بیع اتنا قوی اور سرایت کئے ہوئے نہ ہو بلکہ محض اس قسم کی شرط لگانے کے باعث کہ جس کی وجہ سے عقدِ بیع کرنے والوں میں سے کسی کا نفع شرط میں ہو جاتے[1] تو ہر ایک کو قابض ہونے سے قبل فسخ بیع کا حق حاصل ہوگا۔ اور قابض ہونے کے بعد دوسرے کے سامنے شرط کرنے والے ہی کو فسخ بیع کا حق ہوگا، دوسرے کو نہ ہوگا

اگر خریدار کے پاس خرید کردہ شے کے اندر کچھ اضافہ ہو جائے تو اس کی دو صورتیں ہوں گی (۱) وہ اضافہ متصل و ملا ہوا ہوگا۔ (۲) وہ اضافہ منفصل اور جدا ہوگا۔ پھر ان میں سے ہر ایک صورت کی دو قسمیں ہوں گی۔ اضافہ متصلہ یا تو اصل ہی سے ہوگا مثلاً خوبصورتی و حسن یا اصل سے پیدا نہ ہوگا مثلاً ستو کے اندر مکہ یا کپڑے کے اندر رنگ، اسی طرح اضافہ متصلہ یا تو اصل سے پیدا و ظاہر ہوگا۔ مثلاً بچہ اور پھل اور تاوان یا اضافہ اصل سے پیدا نہ ہوگا مثلاً ہبہ، صدقہ، کمائی لہذا، اضافہ متصلہ کے اصل سے پیدا نہ ہونے کی شکل میں فروخت کنندہ کا واپسی کا حق برقرار رہے گا۔ اور اصل سے پیدا نہ ہوتے مثلاً رنگ وغیرہ کی صورت میں فروخت کنندہ کا حقِ واپسی باقی نہ رہنے کا حکم کیا جائے گا اور خریدار اوپر یا قیمت کا وجوب ہوگا یا اسکے مثل کا بشرطیکہ مثلی ہو۔

اسی طریقہ سے اگر خرید کردہ شے روئی ہو اور اسے خریدار کات لے یا موت ہو اور اسے بنالے

---

[1] اور یہ شرط اس کے نفع کو سوخت کردے۔

دا در درست کرلے) یا گندم ہو اور اسکیں پیس لے تو فروخت کرنے والے کے حق کے باقی نہ رہنے کا حکم ہو گا۔ اور خریدار کو اس کی قیمت یا اسکی مثل شے دینی لازم ہو گی۔ اگر اضافہ منفصلہ ہو، لہذا اگر وہ اصل ہی سے پیدا ہوا ہو تو فسخ بیع کی ممانعت نہ ہو گی اور خریدار کو یہ حق ہو گا کہ دونوں کو لوٹا دے۔ اگر باندی میں بچہ کو جنم دینے کے باعث کوئی نقصان آجائے تو خریدار پر (بطور تاوان) کسی چیز کا وجوب نہ ہوگا۔ وجہ یہ ہے کہ اس بچہ کی وجہ سے باندی کے اندر پیدا شدہ نقص کی تلافی ہو جائے گی۔

اگر یہ اضافہ خریدار کے پاس ضائع ہو جائے تو خریدار کے اوپر اس کا ضمان لازم نہ ہو گا مگر ولادت کے باعث پیدا شدہ نقصان کا اس پر ضمان لازم آئے گا۔ اگر خریدار از خود ضائع کردے تو اسے ضمان دینا ہو گا۔ اگر مبیع (خرید کردہ اصل شے) ضائع ہو جائے۔ اور اضافہ باقی رہے تو فروخت کنندہ کو یہ حق ہو گا کہ اضافہ کو واپس لیلے اور قابض ہونے کے وقت مبیع کی جو قیمت ہو وہ خریدار سے وصول کرلے، اضافہ منفصلہ اصل سے ظاہر و پیدا نہ ہونے کی صورت میں فروخت کنندہ کو یہ حق ہے کہ مبیع اضافہ سمیت واپس لیلے، یہ اضافہ اس کے لئے حلال نہ ہو گا۔

اگر خریدار کے پاس ضائع ہو جائے تو اسکے اوپر ضمان لازم نہ ہونے کا حکم ہو گا۔ اور اگر خریدار از خود ضائع کردے تو امام ابو حنیفہ رح فرماتے ہیں کہ اسکے اوپر ضمان نہ آئے گا۔ امام ابو یوسف رح، و امام محمد رح فرماتے ہیں کہ وہ ضامن ہو گا۔ اگر خریدار خرید کردہ شے کو ضائع کردے اور اضافہ اس کے پاس باقی رہجائے تو اسکے اوپر خرید کردہ شے کے ضمان کے وجوب ہوگا اور اضافہ اسی کا ہو گا۔ اگر خریدار کے پاس رہتے ہوئے خرید کردہ شے میں کوئی نقصان آجائے۔ لہذا اگر نقصان و کمی کسی آسمانی آفت کے باعث ہو تو فروخت کنندہ کو یہ حق حاصل ہو گا کہ خریدار سے خرید کردہ شے حوالہ کرکے اس نقصان و کمی کا جرمانہ وصول کرلے۔ اگر خریدار کے فعل کے باعث یا خود خرید کردہ شے کے فعل کی بنا پر نقصان واقع ہو تب بھی یہی حکم برقرار رہے گا۔ اور اگر کسی اور شخص کے فعل کے باعث نقصان واقع ہو تو فروخت کنندہ کو اس کے جرمانہ وصول کرنے کا حق ہو گا۔ اور خریدار سے اجنبی شخص کو واپس لینے کا حق نہ ہو گا۔ اگر مرضی ہو تو خریدار سے لیلے۔ اس کے بعد خریدار اجنبی دغیر شخص سے لے۔

اگر وہ اجنبی شخص خرید کردہ شے کو موت کے گھاٹ اتار دے تو فروخت کنندہ کو خریدار سے قیمت وصول کرنے کا حق ہو گا۔ اور قتل کرنے والے سے لینے کا کوئی استحقاق نہیں ہو گا اور خریدار کو یہ حق ہو گا کہ قتل کرنے والے کی مددگار برادری و جماعت سے تین برس میں (یعنی زیادہ سے زیادہ اس مدت میں) قیمت وصول کرلے۔ اگر فروخت کنندہ کے فعل کے باعث اسکے اندر کوئی نقصان واقع ہو تو خرید کردہ شے کو واپس شدہ قرار دیں گے۔ حتیٰ کہ اگر وہ خریدار کے

پاس ضائع ہو گئی اور اس کی جانب سے کوئی اس طرح کا فعل نہیں پایا گیا جسے روکنے میں شمار کرتے ہوں تو اس کے ضائع ہونے کو فروخت کنندہ کے ذمہ قرار دیں[1] گے۔ اور اسکی جانب سے اگر روکنا ثابت ہو جائے اسکے بعد وہ ضائع ہو جائے تو یہ دیکھیں گے کہ اگر یہ ضائع ہونا فروخت کنندہ کے جرم کے باعث ہو تو خرید کردہ شے واپس شدہ شمار کیجائے گی۔ اور خریدار پر ضمان لازم نہ ہوگا۔ اور اگر اسکا ضائع ہونا فروخت کنندہ کے جرم کے سبب سے نہ ہو تو خریدار پر اس کا ضمان لازم آئے گا۔ اور فروخت کنندہ کے نقصان وکمی کو اس کے ذمہ سے کم کر دیں گے۔

اگر فروخت کنندہ اسے (مبیع) موت کے گھاٹ اتار دے یا خرید کردہ شے ایسے کنویں کے اندر گر جائے کہ جسے فروخت کنندہ نے کھودا ہو تو اسے واپس شدہ قرار دیں گے۔ اور اس صورت میں خریدار پر ضمان لازم نہ آئے گا۔ (شرح طحاوی)

کوئی شخص ایک باندی کو بیع فاسد کے طور پر خریدے اور قابض ہو کر اسکو نفع کے ساتھ فروخت کر ڈالے تو اس صورت میں اسکے نفع کو صدقہ کرنے کا حکم ہوگا۔ اور اگر اس کی قیمت سے کوئی شے خرید کر اس سے نفع اٹھائے تو اس نفع کو اسکے لئے حلال وجائز قرار دینے کا حکم ہوگا۔ (سراج الوہاج)

کوئی شخص ایک گھر کو بیع فاسد کے طور پر خرید کر اسکے اوپر قابض ہو جائے۔ اس کے بعد وہ کھنڈر ہو جائے۔ پھر فروخت کنندہ قاضی کے یہاں نالش کرے۔ اور قاضی خریدار کو یہ حکم دے کہ قابض ہونے کے دن جو قیمت وہ فروخت کنندہ ادا کرے تو حق شفعہ رکھنے والے کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ اس دار کو خریدار سے اسی (سابقہ) قیمت میں لیلے۔

کوئی شخص ایک غلام کو بیع فاسد کے طور پر خرید کر قابض ہو جائے اس کے بعد اسے حلقۂ غلامی سے آزاد کر دے یا موت کے گھاٹ اتارنے اور حلقۂ غلامی سے آزاد کرنے کے دن اس کی قیمت قابض ہونے کے دن کی قیمت کے مقابلہ میں بڑھی ہوئی ہو تو اس صورت میں اسکے اوپر قابض ہونے کے دن کی قیمت کا وجوب ہوگا (فتاویٰ قاضی خاں)

کوئی شخص ایک غلام کو ام ولد یا مدبر یا اپنے مکاتب کے بدلہ خریدے اور فروخت کنندہ اور خریدار باہم قابض ہو جائیں تو خالص غلام کے خریدار کو غلام کا مالک قرار دیں گے اور ام ولد یا مدبر یا مکاتب کے خریدنے والے کو اس کا مالک قرار نہ دینے کا حکم ہوگا۔ خواہ فروخت کنندہ کی اجازت ہی سے قابض کیوں نہ ہوا ہو۔

اسی طریقہ سے اگر کسی غلام کو دوسرے شخص کے مال سے اس کی اجازت کے بغیر خریدے تو غلام کے خریدار کو اسی کا مالک قرار دیں گے۔ اور دوسرے کو محض اس مال پر قابض ہونے کی

---

[1] اور خریدار پر کچھ واجب نہ ہوگا۔

وجہ سے مالک قرار نہ دیں گے۔ جب تک کہ اس مال کا مالک ہی اجازتِ بیع عطا نہ کر دے۔

اس طریقہ سے اگر کوئی غلام پینے کے بدلہ یا اس طرح کے پانی کے بدلہ جو کنویں یا نہر یا حوض کے اندر ہو اور غیر محرز ہو (جس سے لوگ سیراب ہوتے ہوں اور فائدہ اٹھاتے ہوں) خریدنے یا دانوں (گندم کے دانے) کے بدلہ خریدے جنھیں ابھی کاٹا نہ گیا ہو۔ تو اس کا بھی حکم مذکورہ بالا ہوگا۔ (شرح طحاوی)۔

کوئی شخص کسی باندی کو بیع فاسد کے طور پر خریدے تو اس کے ساتھ صحبت نہ کرنی چاہیے۔ لہذا اگر وہ اس کے ساتھ ہمبستر ہوگیا مگر نطفہ نہیں ڈالا (یعنی مادۂ منویہ کو باہر خارج کر دیا) تو فروخت کنندہ کو اسکے لوٹانے کا حق ہوگا۔ اور جب خریدار اسے لوٹائے گا تو خریدار اس کا (ہمبستری کا) تاوان فروخت کنندہ کے حوالہ کرے گا۔ اور اگر وہ نطفہ[1] ڈال دے تو اس پر اس کی قیمت کا ضمان لازم آئے گا۔ قیمت کے وجوب کی صورت میں شمس الائمہ سرخسی کے قول کے مطابق عقر و تاوان کا وجوب خریدار پر نہ ہوگا۔

شیخ الاسلام رح کے بیان کے مطابق اس مسئلہ کے اندر دو طرح کی روایتیں ہیں۔ کتاب البیوع کی روایت کی رو سے اس کے اوپر تاوان کا وجوب نہ ہوگا۔ اور "کتاب الشرب" کی روایت کی رو سے اس کے اوپر تاوان کے واجب ہونے کا حکم ہوگا۔ (محیط)

کوئی شخص ایک باندی کو بیع فاسد کے طور پر خریدے اور قابض ہونے سے قبل اسے حلقۂ غلامی سے آزاد کر دے۔ اور فروخت کنندہ اس کے نعمتِ آزادی سے ہمکنار ہونے کی اجازت عطا کرے تو اس باندی کو فروخت کنندہ کی جانب سے آزاد شمار کریں گے اور خریدار کے اوپر کسی چیز کا وجوب نہ ہوگا۔ اگر کسی غلام کو بیع فاسد کے طور پر خریدے اور قابض ہونے سے قبل فروخت کرنے والے سے کہے کہ اسے میری جانب سے حلقۂ غلامی سے آزاد کر دے اور فروخت کنندہ اسی طرح کرے تو اس آزاد کرنے کو فروخت کنندہ کی جانب سے شمار کریں گے۔ خریدار کی جانب سے شمار نہ کرنے کا حکم ہوگا (فتاویٰ قاضی خاں)

کوئی شخص ایک غلام کو بیع فاسد کے طور پر خریدے اور اسکے اوپر قابض ہو جائے پھر فروخت کنندہ کہے کہ وہ حلقۂ غلامی سے آزاد ہے تو وہ حلقۂ غلامی سے آزاد ہوگا۔ اس کے بعد کہے کہ وہ حلقۂ غلامی سے آزاد ہے لہذا اگر پہلا کلام (کہ تو آزاد ہے) خریدار کی جانب سے (غلام کے اس کے پاس رہتے ہوئے) ہو تو اس غلام کے نعمتِ آزادی سے ہمکنار ہونے کا حکم ہوگا۔ (محیط سرخسی) کوئی شخص کچھ گندم بیع فاسد کے طور پر خرید کر فروخت کنندہ کو پیسنے کا حکم دے اور وہ کہنے کے مطابق پیس دے تو وہ آٹا فروخت کنندہ کا ہوگا۔ اسی طریقہ سے اگر بکری ہو

---

[1] وہ حاملہ ہو جائے ۱۲

اور وہ فروخت کنندہ کو اس کے ذبح کر دینے کا حکم کرے۔ اور وہ حکم کے مطابق ذبح کر دے تب بھی مذکورہ بالا حکم برقرار رہے گا۔ اگر گندم ایک قفیز بیع فاسد کے طور پر خریدے اور قابض ہونے سے قبل فروخت کنندہ سے کہے کہ اسے میرے اناج میں شامل کر دو اور وہ اسی طرح کرے تو اس فعل کو خریدار کا قابض ہونا قرار دیں گے اور اس کے اوپر لازم ہوگا کہ فروخت کنندہ کو اسکے مثل اور اس جیسے گندم کی ادائیگی کرے۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

کوئی شخص ایک باندی کو بیع فاسد کے طور پر خریدے اور مہر کی کچھ مقدار مقرر کر کے اس کا عقدِ نکاح کر دے، اور اس کا خاوند اس سے ہمبستر ہو درآنحالیکہ وہ باندی باکرہ (کنواری) ہو۔ اس کے بعد فروخت کنندہ بذریعہ نالش وہ باندی لیلے تو نکاح کو درست وجائز قرار دیں گے۔ اور مہر کا حقدار فروخت کنندہ ہوگا۔ اس کے بعد اگر یہ مہر کی رقم اتنی ہو کہ باندی کے کنوارپن (بکارت) زائل ہونے کی کمی کو پوری کرتی ہو تو خریدار پر کسی چیز کا وجوب نہ ہوگا اور اگر یہ نقصان مہر کی مقدار سے زیادہ ہو تو جتنی مقدار کم ہوگی وہ فروخت کنندہ خریدار سے وصول کرے گا۔ (محیط)

یہ درست نہیں کہ دو باندیوں کے بدلہ ایک باندی کچھ مدّت کے وعدہ کے اوپر ادھار فروخت کیجائے اگر خریدار اس باندی کے اوپر قابض ہو جائے درآنحالیکہ باندی کی ایک آنکھ اس کے پاس رہتے ہوئے ضائع ہو جائے تو خریدار نصف قیمت سمیت لوٹا دے۔ اگر خریدار کے علاوہ کوئی اور شخص اس باندی کی آنکھ پھوڑ دے تو فروخت کنندہ اس آنکھ پھوڑنے والے شخص سے ضمان لینے کا حق ہوگا۔ اور اس کا بھی حق ہوگا کہ اگر چاہے تو خریدار سے اس کی قیمت لیلے اور خریدار آنکھ پھوڑنے والے شخص سے وصول کرے، اگر وہ باندی دو بچوں کو جنم دے اور ان بچوں میں سے ایک موت کی آغوش میں سو جائے۔ تو فروخت کنندہ باندی اور بقیدِ حیات بچہ کو لیلے گا۔ اور اسے مرنے والے بچہ کی قیمت کا ضمان لینے کا حق نہ ہوگا۔ ولادت کے باعث باندی میں جو نقصان واقع ہوا ہو اگر وہ بقیدِ حیات بچہ سے پورا نہ ہو تو وہ خریدار سے وصول کرے گا۔

اور اگر ایک بچہ خریدار کے جرم (اور کوتاہی) کے باعث مرے تو اس پر اس کی قیمت کا ضمان لازم آئے گا۔ اور اگر باندی مرجائے (اور بچے زندہ رہیں)، تو فروخت کنندہ دونوں بچوں سمیت باندی کی قیمت وصول کرے گا۔ (محیط سرخسی)

کوئی شخص ایک غلام کو بیع فاسد کے طور پر خرید باجازتِ فروخت کنندہ اس کے اوپر قبضہ کر کے اس کے ثمن کی ادائیگی کر دے۔ اس کے بعد فروخت کرنے والا غلام کو واپس لینا چاہے تو خریدار کو اپنے پورے ثمن کی وصولیابی تک غلام کو روکے رکھنے کا حق حاصل ہوگا۔ لہذا اگر فروخت کنندہ مر جائے اور بجز اس غلام کے اس کا اور کوئی مال نہ ہو تو مرنے والے کے دوسرے قرض خواہوں کے مقابلہ میں خریدار اس غلام کا زیادہ مستحق ہوگا۔ لہذا وہ غلام اسی کے حق کی ادائیگی

کی خاطر بیچا جائے گا۔ اس کے بعد اگر ثمنِ اوّل ثمنِ ثانی کے مساوی ہو تو سارا ثمن خریدار لیلے گا اور اضافہ کی صورت میں یہ اضافہ فروخت کنندہ کے دیگر قرض خواہوں کے لئے ہوگا۔ اور دوسرا ثمن کم ہونے کی صورت میں جتنی کمی رہ گئی ہو اس کے لئے اور قرض خواہوں فروخت کنندہ کے ترکہ میں سے بقدر حصۂ رسد شریک شمار ہوگا۔ اگر وہ غلام خریدار کے پاس موت کی آغوش میں سو جائے تو خریدار کو قیمت دینی لازم ہوگی۔

اگر یہ خریدار یہ غلام ہزار دراہم قرض کے بدلہ جو خریداری سے قبل فروخت کنندہ پر قرض تھے بیعِ فاسد کے طور پر خریدے اور فروخت کنندہ کی اجازت سے اس پر قابض ہو جائے۔ پھر فروخت کنندہ بیعِ فاسد کے باعث یہ غلام لوٹانا چاہے۔ اور خریدار اپنے قرضہ کی وصولیابی کی خاطر اسے روکنا چاہے تو اسے یہ حق حاصل نہ ہوگا۔ لہٰذا اگر فروخت کنندہ موت سے ہمکنار ہو جائے درآنحالیکہ اس کے اوپر مختلف قرضے ہوں اور غلام خریدار کے پاس ہو اور بیع فاسد ہوئی ہو۔ تو ایسی شکل میں خریدار کو اور قرض خواہوں سے زیادہ اس غلام کا مستحق قرار نہ دیں گے (بلکہ وہ بھی دوسرے قرض خواہوں کی طرح ہوگا)، (محیط)

کوئی شخص ایک غلام کو بیع فاسد کے طور پر بیچے، پھر قابض ہونے کے بعد دونوں بیع فسخ کر دیں اور فروخت کنندہ خریدار کو قیمت سے بری الذمہ قرار دے اس کے بعد غلام خریدار کے پاس موت کی آغوش میں سو جائے تو اسکے اوپر غلام کی قیمت کا وجوب ہوگا۔ اگر فروخت کنندہ یہ کہے کہ میں تجھے غلام سے بری الذمہ قرار دیتا ہوں۔ پھر غلام خریدار کے پاس موت سے ہمکنار ہو جائے تو خریدار بری الذمہ ہوگا۔ کیونکہ اس کو غلام سے بری الذمہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس نے خریدار کو ضمانت سے بری الذمہ قرار دیدیا۔ لہٰذا غلام خریدار کے پاس بطور امانت رہا اور امانت کے ضائع ہو جانے کے باعث ضمان لازم نہ آئے (فتاویٰ قاضی خاں)

کوئی شخص ایک غلام فاسد کے طور پر پانچ سو دراہم میں خریدے۔ درآنحالیکہ اس کی قیمت بھی پانچ سو دراہم ہو اور وہ اس پر قابض ہو جائے، اس کے بعد اس کا نرخ بجائے پانچ سو کے ہزار دراہم ہو جائے۔ اور خریدار اس غلام کو بیچ دے تو قابض ہونے کے دن کی قیمت کا اعتبار کرتے ہوئے خریدار کو محض پانچ سو دراہم دینے پڑیں گے۔

اگر کوئی شخص ہزار دراہم کی قیمت والے غلام کو غصب کرلے۔ پھر اس غلام کی قیمت دو ہزار تک پہونچ جائے۔ پھر غصب کرنے والا اسے اسکے مالک سے بیع فاسد کے طور پر خریدے۔ پھر غلام موت کی آغوش میں سو جائے۔ لہٰذا اگر خریداری کے بعد وہ غلام غصب کرنے والے کو ملا ہو تو اس کے اوپر دو ہزار دراہم کا وجوب ہوگا۔ اور اگر غلام نہ ملے بلکہ موت کی آغوش میں سو جائے۔ تو اس کے اوپر ہزار دراہم کا وجوب ہوگا۔ وجہ یہ ہے کہ غصب کے اندر اضافہ امانت ہوتا ہے اور خریدنے کے باعث قابض ہونے کے ساتھ ہی ضامن ہوتا ہے (اور ضمان لازم ہوتا ہے) اور اس صورت (صحیح) قبضہ نہ پائے

جانے کی بنا پر ضمان نہیں آئے گا۔ (ظہیریہ)

اگر غلام کو غصب کرنے والا شخص اسے اسکے مالک سے بیع فاسد کے طور پر خرید کر حلقۂ غلامی سے آزاد کر دے تو اس کے آزاد کرنے کو نافذ قرار دیں گے۔ کیونکہ اس کا حلقۂ غلامی سے آزاد کرنا قابض ہونے کے بعد ہے (فتاوی قاضی خاں)

اگر خریدار بیع فاسد کے اندر خرید کردہ شے فروخت کرنے والے کو لوٹا دے تو واپسی جس طریقہ پر ہوئی ہو چاہے بیع کے طور پر ہو یا ہبہ یا صدقہ یا امانت یا عاریت کے طور پر ہو۔ بہر صورت بیع کے فسخ و ختم ہونے کا حکم ہوگا۔ اسی طریقہ سے اگر اسے فروخت کرنے والے کے خریداری کے وکیل کے ہاتھ فروخت کرتے ہوئے اس کے حوالہ کر دے تو وہ اس کی ضمانت سے بری الذمہ ہوگا۔ اور اگر وہ فروخت کنندہ کے اس قسم کے غلام کے ہاتھ فروخت کرے جسے آقا نے تجارت کی اجازت عطا کر رکھی ہو مگر اس پر قبضہ نہ ہو تو اسے جائز قرار نہ دیں گے۔ البتہ بیع فاسد ہونے کی بنا پر پہلی بیع کے فسخ ہونے کا حکم ہوگا اور جس وقت تک خرید کردہ شے فروخت کنندہ تک نہ پہنچ جائے خریدار بری الذمہ شمار نہ ہوگا اگر وہ غلام جسے اجازتِ تجارت دے رکھی ہو مقروض ہو تو بیع درست ہوگی۔ اور خریدار پر ضمان لازم ہوگا۔

اگر اس طرح کا غلام جسے اجازت تجارت حاصل ہو اور وہ مقروض ہو یہ غلام خریدے اور باجازت قابض ہو جائے۔ اس کے بعد غلام کے مالک کے ہاتھ اسکو بیچ دے تو اس بیع کو درست قرار دیں گے اور اس غلام کی قیمت کا ضمان لازم ہوگا۔

اگر وہ غلام مقروض نہ ہو تو دوسری بیع کو ناجائز قرار دیں گے۔ اور پہلی بیع کے ٹوٹ جانے کا حکم ہوگا۔ اور اس کے آقا کو (غلام کے) لوٹا دینے کے باعث ضمانت سے بری الذمہ شمار ہوگا۔ وجہ یہ ہے کہ غلام کے مالک کو لوٹانا۔ تجارت کی اجازت دئے ہوئے غلام کو لوٹانے کے مانند ہے۔ اگر اس خرید کردہ غلام کو فروخت کے مضارب لہ کے ہاتھ بیچے تو بیع کے درست ہونے اور ضمانت کے لازم ہونیکا حکم ہوگا۔ اور بیعِ اوّل فسخ و ختم قرار نہ دیں گے۔ اور اگر پہلا فروخت کنندہ کی جانب سے خریداری کا وکیل مقرر ہو اور وہ اپنے اس خریدار سے اپنے مؤکل کی خاطر خریدے تو اس صورت میں دوسری بیع درست و صحیح ہوگی۔ اور خریدار کے ثمن کا وجوب اس کے اوپر ہوگا۔ اور اس کا ضمان پہلے خریدار پر واجب و لازم ہوگا۔

لہذا اگر دونوں ثمن مساوی ہوں تو دونوں مساوی بدلہ سمجھ لیں اور اگر دونوں ثمن مساوی ہوں تو دونوں مساوی بدلہ سمجھ لیں اور اگر کوئی سا ثمن بڑھا ہوا تو اضافہ کے بقدر ایک دوسرے کو دیدے۔ (شرح طحاوی)

اگر خرید کردہ شے کوئی کپڑا ہو اور اسے خریدار زرد یا سرخ رنگ دے جس سے خرید کردہ شے کے اندر اضافہ ہو جائے تو امام محمد رح سے منقول ہے کہ فروخت کنندہ کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ اگر مرضی ہو تو وہ کپڑا لے لے اور رنگ کی بنا پر قیمت کے اندر جو اضافہ ہوا ہو وہ خریدار کے حوالہ کر دے اور اگر مرضی

ہو تو اس سے اس کا ثمن بطور ضمان لیلے - اسی قول کو درست قرار دیا گیا ہے- (بدائع)

کوئی شخص زمین کو بیع فاسد کے طور پر فروخت کرے اور خریدار اسے مسجد قرار دے تو روایت کے ظاہر کے مطابق جب تک اس کے اندر کوئی عمارت نہ بنالے حق فسخ کے باطل و کالعدم ہونے کا حکم ہوگا- اور جب کوئی عمارت تعمیر کرے" تو امام ابوحنیفہ رح فرماتے ہیں کہ حق فسخ کے باطل ہونے کا حکم کیا جائے گا- درختوں کے بودیے کا حکم عمارت کا سا ہوگا (فتاوی قاضی خاں)

"نوادر ابن سماعۃ" کے اندر امام ابویوسف رح سے منقول ہے کہ کوئی شخص ایک غلام کو بیع فاسد کے طور پر خریدے پھر خریدار اسے اجازتِ تجارت عطا کردے اور وہ مقروض ہوجائے، اس کے بعد فروخت کنندہ غلام کی واپسی کے سلسلہ میں خریدار سے نزاع کرے تو غلام اس کو لوٹایا جائے گا- اور قرض خواہوں کو کسی طرح بھی اس غلام سے اپنا قرض وصول کرنے کا حق نہ ہوگا[1] اور خریدار قیمتِ غلام اور قرض دونوں میں سے جو کم ہوگا وہی قرض خواہوں کو عطا کرے گا (محیط)

کوئی شخص ایک باندی کو بیع فاسد کے طور پر خریدے اور فروخت کنندہ کی اجازت سے اس کے اوپر قابض ہوجائے - پھر بیع فاسد ہونے کے باعث فروخت کرنے والا اسے خریدار سے واپس لینا چاہے اور خریدار اس کی گواہی دے کہ میں اسے فلاں شخص کے ہاتھ اتنے میں بیچ چکا ہوں- لہذا اگر فروخت کنندہ اس کے قول کی تصدیق کرے تو خریدار سے اس کی قیمت کا ضمان لیا جائے گا- اور اگر جھٹلائے و انکار کرے تو اسکو لوٹانے درست ہوگا-

لہذا اگر فروخت کنندہ باندی کو لوٹالے- اس کے بعد غائب وغیر موجود شخص حاضر ہوجائے اور خریدار کے قول کی تصدیق کرے تو اسے یہ حق حاصل ہے کہ باندی فروخت کنندہ سے واپس لیلے- اور اگر پہلا فروخت کرنے والا خریدار کے قول کی تصدیق کرکے اس سے قیمت وصول کرلے، اس کے بعد وہ آدمی حاضر ہو تو اس صورت میں فروخت کنندہ کو خریدار سے باندی کے واپس لینے کا حق حاصل نہ ہوگا- چاہے وہ شخص پہلے خریدار کی تصدیق کرے یا انکار کرے اور جھٹلائے- اگر خریدار یہ کہے کہ میں اسکو ایک شخص کے ہاتھ بیچتا ہوں اور اس کا نام لے کر متعین نہ کرے، اور فروخت کرنے والا اسکے قول کی تکذیب کرے تو فروخت کنندہ کو اس باندی کے واپس لینے کا حق ہوگا-

لہذا اگر وہ واپس لے لے، اس کے بعد ایک شخص آئے اور خریدار یہ کہے کہ میری مراد اس شخص سے تھی- اور میں اسی کے بارے میں کہہ چکا ہوں- لہذا اگر وہ شخص خریدار کے قول کی تکذیب کرے تو واپسی کو درست وصحیح قرار دیں گے- اور اگر تصدیق کرے تب بھی مذکورہ حکم برقرار رہے گا (محیط) اگر دونوں عقدِ بیع کرنے والوں کے درمیان نزاع ہو اس طریقہ سے کہ ایک تو بیع کے درست وصحیح ہونے کا مدعی ہو اور دوسرا فسادِ بیع کا دعوےدار ہو- لہذا اگر بیع کے فاسد ہونے کا

[1] ان کو یہ حق نہ ہوگا کہ غلام کو اپنے قرض کی خاطر بیچ دیں - ۱۲

دعویدار کسی فاسد شرط یا مدت کے فساد کی بنا پر بیع کے فاسد ہونیکا مدعی ہو تو ساری روایات کے مطابق بیع کے درست ہونے کا مدعی کے قول کو قابل اعتبار قرار دیں گے اور بیع کے فاسد ہونے کے دعویدار کے شاہد معتبر شمار ہوں گے۔ اگر بیع کے فاسد ہونے کا دعویٰ نفسِ عقدِ بیع کے فساد کے باعث کیا جا رہا ہو۔ مثلاً کہے کہ وہ اس شے کو ہزار دراہم اور ایک رطل شراب کے بدلہ خرید چکا ہے۔ اور دوسرا محض ہزار دراہم میں خریدنے کا مدعی ہو تب بھی روایت کے ظاہر کے مطابق پہلی شکل کی طرح بیع کے درست ہونے کے مدعی کے قول اور فسادِ بیع کے مدعی کے شاہد معتبر قرار دیں گے۔ (فتاوی قاضی خاں)

باب دوازدہم

موقوف بیع کے احکام اور دو شریکوں میں سے ایک شریک کے بیع کرنے کا ذکر

کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے مال کو بیچے تو ہمارے (احناف) کے نزدیک اس بیع کو مالک کی اجازت پر موقوف قرار دیں گے۔ اجازتِ بیع کے درست ہونے کی شرط اسے قرار دیا گیا ہے کہ جس شے کے اوپر عقدِ بیع ہوا ہو اور دونوں عقدِ بیع کرنے والے قائم (موجود) ہوں البتہ ثمن (قیمت) نقود میں سے ہونے کی شکل میں اسکے قائم ہونے کو شرط قرار نہیں دیا گیا ہے۔ اور اسباب (برتن وغیرہ) میں ہونے کی شکل میں ثمن کے قائم ہونے کو بھی شرط قرار دینے کا حکم ہوگا۔ (فتاوی قاضی خاں)

اس کے بعد ایسی شکل میں اجازت درست ہو کہ جسکے اندر ثمن کی تعیین معین کرنے سے ہو سکتی ہو۔ درآنحالیکہ وہ ثمن موجود و قائم و باقی ہو تو اس صورت میں ثمن فروخت کنندہ کو ملنے کا حکم ہوگا اجازت عطا کرنے والے کو دلنے کا حکم ہوگا۔ اور اجازت عطا کرنے والا فروخت کنندہ سے اپنے مال کی قیمت وصول کرے گا۔ اگر مال قیمتی اشیاء میں ہو (محیط)

اگر ثمن فروخت کنندہ کے پاس قبل اجازت یا بعد اجازت ضائع ہو جائے۔ تو اسے امانت کا ضائع ہونا قرار دیں گے۔ اگر خریدکردہ شے خریدار کے پاس ضائع ہو جائے تو مالک کو یہ حق حاصل ہوگا کہ فروخت کنندہ اور خریدار دونوں میں سے جس شخص سے مرضی ہو بطور ضمان لیلے لہٰذا اگر وہ خریدار سے ضمان لے اور خریدکردہ شے اور اگر بطور امانت ہو۔ لہٰذا اگر وہ پہلے

حوالہ کرکے پھر عقدِ بیع کرے تو بیع کے نافذ ہونے کا حکم ہوگا۔ اگر اوّل بیع کرے پھر حوالہ کرے تو بیع کے نافذ نہ ہونے کا حکم ہوگا۔ اور جو کچھ اُس نے بطورِ ضمان دیا ہو۔ وہ خریدار سے وصول کرے گا۔ (محیطِ سرخسی)

اگر مالک موت کی آغوش میں سو جائے تو باجازت وارث بیع کے نافذ نہ ہونے کا حکم ہوگا اور باجازت مالک خریدار اس اضافہ کا بھی جو عقدِ بیع کے بعد باجازت فروخت کنندہ پہلے پیدا ہوا ہو مالک شمار ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

اگر کوئی شخص کسی اور کی خاطر خریدے تو اس بیع کے اس پر نافذ ہونے کا حکم ہوگا۔ لیکن اگر یہ خریدار (نا بالغ) لڑکا ہو یا ایسا ہو جسے تصرفات (بیع وغیرہ) سے روک دیا ہو تو بیع کے موقوف رہنے کا حکم ہوگا۔ یہ حکم اس صورت میں ہے کہ درمیان کا شخص غیر کی جانب نسبت نہ کرے۔ لہٰذا اگر نسبت کرتے ہوئے اس طرح کہے کہ اس غلام کو فلاں شخص کیلئے بیچ دے۔ اور فروخت کنندہ کہے کہ میں اسے فلاں شخص کی خاطر بیچ چکا ہوں تو بیع کے موقوف رہنے کا حکم کیا جائے گا۔

درست قول کے مطابق بیع کے موقوف ہونے کیلئے اتنی ہی بات کافی ہوگی کہ ایجاب یا قبول (قول اوّل یا ثانی) میں سے کسی کے اندر فلاں شخص کی جانب نسبت کی گئی ہو۔

"فروق کرابسی" کے موجود ہے اگر خریدار کہے کہ میں اسے فلاں کے لیے اتنے[1] میں خریدتا ہوں اور فروخت کرنے والا کہے کہ میں تیرے ہاتھ بیچتا ہوں تو زیادہ صحیح قول کے مطابق عقدِ بیع کے باطل وکالعدم ہونیکا حکم ہوگا۔ (نہر الفائق)

اگر فروخت کنندہ درمیان کے آدمی سے کہے کہ میں اس غلام کو تیرے ہاتھ فلاں آدمی کی خاطر بیچتا ہوں اور درمیان کا آدمی کہے کہ میں قبول کرتا ہوں یا میں خریدتا ہوں یا کہے کہ میں تیرے سے یہ غلام فلاں آدمی کی خاطر خریدتا ہوں اور فروخت کرنے والا کہے کہ میں فروخت کرتا ہوں تو ایسے عقدِ بیع کے خریدار کے ذمہ اور اس کے حق میں نافذ ہونے کا حکم ہوگا اور بیع موقوف نہیں رہے گی۔ اور دوسری جگہ لکھا ہے کہ اگر غلام کا مالک درمیان کے آدمی سے کہے کہ میں تیرے ہاتھ اس غلام کو اتنے میں فروخت کرتا ہوں اور درمیان کا آدمی کہے کہ میں فلاں آدمی کے لئے قبول کرتا ہوں۔ یا فلاں شخص کی خاطر خریدتا ہوں۔ یا درمیان کا آدمی اول آغاز کرے اور کہے کہ میں تجھے یہ غلام فلاں شخص کی خاطر خریدتا ہوں۔ اور فروخت کنندہ کہے کہ میں تیرے ہاتھ بیچتا ہوں تو درست قول کے مطابق اس عقدِ بیع کے موقوف رہنے کا حکم ہوگا۔ اور درمیان کے آدمی کے لئے یہ بیع نافذ نہ ہوگی۔ (محیط)

---

[1] مثلاً ہزار درہم میں۔

کوئی شخص دوسرے ایسے شخص سے جس کا وہ غلام نہ ہو کہے کہ میں تیرے اس غلام کو اپنے لئے ہزار دراہم میں خریدتا ہوں۔ درآنحالیکہ مالکِ غلام بھی وہاں موجود ہو اور وہ کہے کہ میں اجازت دیتا اور حوالہ کرتا ہوں تو اس صورت میں امام محمد رح فرماتے ہیں کہ مالک کے کلام اور اجازت دینے کے باعث اس وقت ہو جانے کا حکم ہوگا۔

کوئی شخص دوسرے کے غلام کو اس کی اجازت کے بغیر بیچے اور اس کا مالک کہے کہ تو نے ٹھیک اور اچھا کام کیا اور تجھے اچھے کام کی توفیق نصیب ہوئی تو مالک کے اس کلام کو اجازتِ بیع شمار نہ کریں گے۔ اور خریدار سے اس غلام کو واپس لے لینا درست ہوگا۔ اور غلام کا مالک اگر ثمن لے لے تو اسے اجازتِ بیع قرار دینے کا حکم کیا جائے گا۔

اسی طریقہ سے اگر وہ کہے کہ تو نے مجھے عقدِ بیع کی زحمت سے محفوظ رکھا تو نے بہتر کیا۔ خدا تعالیٰ تجھکو جزائے خیر عطا فرمائے تو اسے بھی اجازتِ بیع شمار نہ کریں گے۔ امام محمد رح فرماتے ہیں کہ اس کے اس کہنے کو کہ تو نے کارِ خیر اور ٹھیک کام کیا استحساناً اجازتِ بیع قرار دینے کا حکم ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

اسی قول کو زیادہ صحیح قرار دیا گیا ہے (محیط سرخسی) کوئی شخص اپنے لڑکے کی زمین بیچے اور لڑکا کہے کہ میں تاحیات اس عقدِ بیع کے اوپر رضامند ہوں یا تاحیات میں اجازتِ بیع دیتا ہوں تو اس کے اس کے کہنے کو اجازت شمار کرنے کا حکم ہوگا۔ اگر کہے کہ میں اسے تاحیات بحفاظت رکھوں گا۔ تو اسے اجازتِ بیع قرار نہ دیں گے۔ (وجیز کردری)

"منتقی" کے اندر لکھا گیا ہے کہ کسی کے اس کہنے کو کہ تو نے کارِ عظیم کیا تو اسے اجازت قرار دیں گے۔ بحوالہ بشر امام ابو یوسف رح سے منقول ہے کہ کوئی شخص دوسرے کے غلام کو اس کی اجازت کے بغیر بیچے۔ پھر اسے اطلاع ملے اور وہ فروخت کنندہ سے کہے کہ میں ثمن تجھے ہبہ کرتا ہوں یا تجھے صدقہ میں دیتا ہوں تو اس کو اجازت ہی شمار کرنے کا حکم ہوگا۔ مگر شرط یہ ہے کہ خرید کردہ شے موجود بھی ہو (ظہیریہ)

اگر مالک کو یہ اطلاع ملے کہ کسی درمیان کے شخص نے اس کی ملکیت میں جو چیز (زمین وغیرہ) تھی وہ بیچ دی اور اطلاع پاکر بھی خاموشی اختیار کرے تو اس کو اجازت قرار نہ دیں گے اور اگر یہ شکل ہو کہ مالک اطلاع پاکر اس کے ثمن کی مقدار کے علم سے قبل اجازتِ بیع عطا کر دے پھر ثمن کی مقدار کے بارے میں پوچھے اور خرید کردہ شے کو لوٹانا چاہے تو اس کے اس چاہنے کا اعتبار نہ ہوگا۔ البتہ اجازتِ بیع عطا کرنا معتبر ہوگا۔

اگر کوئی درمیان کا شخص یا وہ شخص جس کے پاس امانت رکھی ہوئی ہو۔ امانت رکھنے والے شخص کی اجازت کے بغیر بیچ دے اس کے بعد مالک گواہ پیش کرے کہ مبیع (جس شے پر عقدِ بیع ہوا ہو) کے باقی رہنے کی حالت میں وہ اجازتِ بیع دے چکا تھا تو وہ خریدار سے ثمن کی

وصولیابی کرنے کا حق نہ رکھے گا، البتہ اگر درمیان کے شخص کی جانب سے ثمن کی وصولیابی کا وکیل بنکر آئے تو اسے ثمن وصول کرنا درست ہوگا۔ کوئی شخص دوسرے کے غلام کو بیچے اور وہ موت کی آغوش میں سو جائے۔ اس کے بعد مالک اس بات کا مدعی ہو کہ میں اسکو عقدِ بیع کا حکم کر چکا تھا تو اس کے قول کی تصدیق کرنے کا حکم ہوگا۔

اگر مالک کہے کہ مجھے عقدِ بیع کی اطلاع ملی تو میں نے اجازت عطا کر دی تو اس صورت میں اس کے قول کی تصدیق نہ کرنے کا حکم ہوگا۔ (وجیز کردری) کوئی شخص دوسرے کے غلام کو سو دراہم میں اسکی اجازت کے بغیر بیچے۔ اس کے خریدار اس غلام کے آقا کے پاس آئے اور اطلاع دے کہ فلاں آدمی نے تیرے غلام کو اتنے میں (مثلاً سو دراہم میں) فروخت کر دیا ہے۔ اس کے بعد آقا کہے کہ اگر وہ تیرے ہاتھ اسے سو دراہم میں فروخت کر چکا ہے۔ تو میں نے اجازت عطا کی۔

امام محمد رح فرماتے ہیں کہ اگر فلاں آدمی سو دراہم یا سو دراہم سے زیادہ میں فروخت کرے تو بیع کے درست ہونیکا حکم کیا جائے گا۔ اور سو دراہم سے کم میں بیچنے کی صورت میں عقدِ بیع کے درست نہ ہونے کا حکم ہوگا۔ اسی طرح اگر سو دینار میں فروخت کرے تب بھی عقدِ بیع کے درست نہ ہونے کا حکم ہوگا۔ اجازت بیع اسی نوع کے نقد پر منحصر رہے گی۔ جو وہ بوقتِ اجازت ذکر کر چکا ہو۔ اسی طریقہ سے اگر اس کا آقا کہے کہ وہ تیرے ہاتھ سو دینار میں فروخت کیا ہو تو عقدِ بیع درست ہے۔ تو اس کی ذکر کردہ شکلیں ہونگی۔ (اور وہی حکم برقرار رہے گا۔)

اگر اس کا آقا کہے کہ تیرے ہاتھ سو دراہم میں فروخت کرے تو اس عقدِ بیع کی اجازت عطا کروں گا تو عقدِ بیع کے جائز نہ ہونے کا حکم ہوگا۔ اور اسے اجازت نہیں بلکہ صرف وعدہ قرار دیں گے لہذا اگر وہ اسکے بعد عقدِ بیع کرے تو اسے یہ حق حاصل ہوگا کہ مرضی ہو تو اجازت عطا کر دے ورنہ اجازت عطا نہ کرے (فتاوی قاضی خاں)

کوئی دوسرے کے کپڑے کو اس کی اجازت کے بغیر فروخت کرے اور خریدار اسے رنگے، اسکے بعد کپڑے کا مالک اجازتِ بیع عطا کر دے تو بیع کے درست ہونے کا حکم ہوگا۔ اور اگر اسے قطع کرے اور سلوالے تو اجازت کے باوجود عقدِ بیع کے درست نہ ہونے کا حکم ہوگا۔ وجہ یہ ہے کہ اس صورت میں مبیع (عقدِ بیع جس چیز پر ہوا تھا وہ) ضائع ہو گئی۔ (محیط سرخسی)

اگر درمیان کا شخص کوئی شے دوسرے شخص کی خاطر خریدے اور دوسرے کی جانب اس کی نسبت ہی نہ کرے حتیٰ کہ یہ خریداری اسی درمیان کے شخص کے لئے ہو جائے۔ پھر خریدار اور جس شخص کی خاطر یہ شے خریدی گئی ہو دونوں خیال کریں کہ خرید کردہ شے اسی کے لئے ہے جس کی خاطر خریدی ہے۔ پھر خریدار قابض ہونے کے بعد اسی ثمن کے بدلہ جتنے میں خریدی ہو اسی آدمی کے حوالہ کر دے اور جس آدمی کی خاطر خرید ہو وہ قبول کر لے پھر خریدار اس کی رضا کے بغیر اس سے واپس لینا چاہے تو اسے اس طرح کا حق حاصل نہ ہوگا۔

اگر دونوں کی رائے مختلف ہو اس طریقہ سے کہ وہ شخص کہے کہ میں تجھکو خریداری کا حکم کر چکا تھا اور خریدار کہے کہ میں تیرے حکم کے بغیر اسے تیرے لئے خریدا تھا تو گویا یہ اس کی طرف سے یہ اعتراف کر رہا ہے کہ وہ شخص اسے خریداری کا حکم دے چکا تھا (بدائع)

کوئی شخص ایک غلام کو بیع فاسد کے طور پر ہزار دراہم میں خریدے اور اسکے اوپر قابض ہو جائے پھر اسے فروخت کنندہ کے ہاتھ سو دراہم میں فروخت کر ڈالے تو اس قبضہ کو بیع فاسد کا فسخ وختم کرنا شمار کریں گے۔ اور جس وقت تک قابض نہ ہو تب تک بیع فاسد کے فسخ وختم نہ ہونے کا حکم ہوگا (فتاوی قاضی خاں)

کوئی شخص دوسرے کے غلام کو اجازتِ مالک کے بغیر ہزار دراہم میں فروخت کرے اور خریدار اسے قبول کرلے۔ اس کے بعد اسے دوسرا شخص تیرے شخص کے ہاتھ اجازتِ مالک کے بغیر ہزار دراہم میں بیچ دے اور تیرا خریدار اسے قبول کرلے تو دونوں عقدِ بیع کے موقوف رہنے کا حکم کیا جائے گا۔ جب اسکے مالک کو اطلاع ہو اور وہ دونوں عقدِ بیع کی اجازت عطا کر دے تو اس صورت میں دونوں عقدِ بیع کے نصف نصف ہونے کا حکم ہوگا۔ اور دونوں خریداروں میں سے ہر ایک کو اختیار حاصل ہونے کا حکم کیا جائے گا (محیط)

اسی طریقہ سے اگر درمیان کا شخص ایسے ہی ہو اور وہ دونوں کے ہاتھ بیچ دے تب بھی یہی حکم برقرار رہے گا۔ کرخی رح فرماتے ہیں کہ درمیان کے شخص کے مسئلہ کی یہ تفصیل اس شکل میں ہے کہ جب وہ دونوں کے ہاتھ بیک وقت بیچے اس لئے کہ اگر دونوں عقدِ بیع یکے بعد دیگرے ہوں تو دوسرے عقد کو پہلے عقدِ بیع کا فسخ وختم کرنے والا قرار دیں گے۔ مشائخ (فقہائے احناف) میں سے بعض کے نزدیک دوسرے عقدِ بیع کو عقدِ بیعِ اول کے لئے فسخ وختم کرنے والا شمار نہ کریں گے اسی قول کو درست قرار دیا گیا ہے (محیط سرخسی)

نوادر ابن سماعہ کے اندر امام محمد رح سے منقول ہے کہ کوئی شخص کسی اور کے کپڑے کو اس کی اجازت کے بغیر اپنے بیٹے کے ہاتھ فروخت کر دے درآنحالیکہ وہ کم سن وکم عمر ہو مگر اسے اجازت بیع حاصل ہو، یا اپنے اس قسم کے غلام کے ہاتھ بیچے جسے اس نے خرید و فروخت کی اجازت عطا کر رکھی ہو چاہے اس غلام کے اوپر قرض ہو یا نہ ہو، اس کے بعد فروخت کرنے والا کپڑے کے مالک کو اطلاع کرے کہ میں نے تیرے کپڑا کو فروخت کر دیا۔ اور یہ نہ بتلائے کہ اس کے ہاتھ فروخت کیا ہے تو اس بیع کے درست نہ ہونے کا حکم ہوگا۔ لیکن ایک شکل میں جس میں کہ اپنے غلام کو قرضدار کے ہاتھ فروخت کیا ہو بیع کے درست ہونے کا حکم ہوگا۔ (محیط)

بیع کے نکاح رہن اور اجارہ پر مقدم رکھنے کا حکم ہوگا۔ حتیٰ کہ اگر کوئی درمیان کا شخص کسی کی باندی بیچے اور دوسرا درمیان کا شخص اس کا عقدِ نکاح کسی دوسرے شخص سے کر دے یا اجرت کے اوپر دے یا رہن رکھے، اس کے بعد آقا دونوں کو بیک وقت اجازتِ بیع عطا کرے تو بیع کے درست

درجائز ہونے کا حکم ہوگا۔ اور اسکے علاوہ جو عقدِ بیع ہو اس کے باطل و کالعدم ہونے کا حکم ہوگا
اپنی ذات کے علاوہ حلقۂ غلامی سے آزاد کرنے، مکاتب بنانے اور مدبر کرنے کو دوسرے عقود،
(معاملات بیع) پر مقدم قرار دینے کا حکم ہوگا۔ اجارہ اور ہبہ کو رہن کے اوپر مقدم قرار دینگے
ہبہ کو اجارہ کے اوپر مقدم قرار دینے کا حکم ہوگا۔ اور بحقِ دار ہبہ کے اوپر بیع مقدم قرار دیجائیگی
البتہ غلام کے حق میں دونوں کا حکم مساوی ہوگا۔ (کافی)

کوئی شخص کہے کہ میں تیرے اس غلام کو فلاں آدمی سے اور اپنے سے کل ہزار دراہم میں خرید چکا ہوں۔ لہذا غلام کا آقا کہے کہ میں اس کے اوپر رضامند ہوں تو میرے سے بیع ہی کے جائز و درست نہ ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ کوئی شخص کہے کہ میں تیرے اس غلام کو کل نصف اپنے پانچ سو دراہم میں اور نصف فلاں شخص سے پانچ سو دراہم میں خرید چکا ہوں۔ لہذا اگر غلام کا مالک یہ ہے کہ میں اس بیع کی اجازت عطا کرتا ہوں۔ پس اس نصف کی بیع جو اس نے فلاں آدمی سے خریدا ہے درست قرار دیں گے۔ (محیط)

مالک کی اجازت سے قبل خریدار کو بیع فسخ و ختم کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ اسی طرح درمیان کے شخص کو مالک کے اجازت سے قبل حق حاصل ہوگا۔ (وجیز کردری) بیع موقوف میں سے ایک وہ بیع ہے جو ایسے لڑکے کی ہو جو خرید و فروخت کو جانتا ہو مگر اسے بیع کے معاملات سے روکدیا گیا ہو۔ اسکے خرید و فروخت کرنے کو اس کے والد یا اس کے دادا یا قاضی یا وصی کی اجازت کے اوپر موقوف رہنے کا حکم ہوگا۔ ایسا غلام جسے معاملات بیع وغیرہ سے روکدیا گیا ہو۔ اگر آقا کے مال میں سے یا وہ مال جو اسکو ہبہ کیا جا چکا ہو کوئی شے بیچے یا کچھ خریدے تو اسکے مالک کی اجازت پر موقوف رہنے کا حکم ہوگا۔ اگر کوئی شخص اپنے ایسے غلام کو جو قرضدار ہو اسے اجازتِ تجارت عطا کر رکھی ہو اس کو قرض خواہوں کی اجازت کے بغیر بیچے تو اس کے قرض خواہوں کی اجازت کے اوپر موقوف رہنے کا حکم کیا جائے گا

اگر آقا اس غلام کو جسے اجازتِ تجارت عطا کر رکھی ہو قرض خواہوں کی اجازت کے بغیر بیچے اور ثمن کے اوپر قابض ہو جائے۔ اور وہ پھر ضائع ہو جائے۔ اس کے بعد قرض خواہ اجازتِ بیع عطا کردیں تو اس صورت میں اجازت کے درست ہونے کا حکم ہوگا۔ اور اس ثمن کے تلف ہونے کو قرض خواہوں کے مال کا تلف ہونا قرار دیں گے۔ اگر بعض قرض خواہ اجازتِ بیع دیدیں اور بعض خریدار اور غلام کی موجودگی میں بیع فسخ کردیں تو اجازت کے درست نہ ہونے اور بیع کے باطل و کالعدم ہونیکا حکم ہوگا۔

اور بیع موقوف کی طرح ایک یہ ہے کہ کوئی بیمار مرض الموت کے اندر اپنے ورثا میں سے کسی وارث کے ہاتھ اپنے اموال میں سے کسی معین مال کو بیچے تو اس شکل میں بیع کے موقوف رہنے کا حکم ہوگا۔ پھر اگر وہ بیمار تندرست ہو جائے تو بیع کے درست و جائز ہونے کا حکم ہوگا۔ اور

اگر اس بیماری کے اندر موت کی آغوش میں سو جائے اور ورثاء اجازت عطا کر دیں تو بیع کے باطل ہونے کا حکم ہوگا۔ بیعِ موقوف میں سے ایک بیع: بیعِ مرتد بھی ہے۔

اگر مرتد کوئی شے خریدے یا بیچے تو موقوف رہنے کا حکم ہوگا۔ لہٰذا اگر وہ اپنے ارتداد اور اسلام کے دائرے سے نکل جانے کے باعث موت کے گھاٹ اتار دیا جائے۔ یا موت کی آغوش میں سو جائے یا دار الحرب چلا جائے تو اس کے تصرف کو باطل و کالعدم قرار دیں گے۔ اور اگر وہ اسلام قبول کرلے تو اس صورت میں اس کی بیع کے نافذ ہونے کا حکم کیا جائے گا۔

کوئی شخص کسی کاشتکار کو اپنی زمین مقررہ مدت کے لئے اس شرط کے ساتھ دے کہ کاشتکار کی جانب سے بیج ہوں گے۔ درآنحالیکہ کاشتکار نے اس کے اندر کچھ بویا ہو یا نہ بویا ہو، اس کے بعد وہ شخص جو زمین کا مالک ہو اسے بیچے تو اس بیع کے کاشتکار کی اجازت پر موقوف رہنے کا حکم کیا جائے گا۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

کوئی شخص دوسرے ایک کپڑے کو خریدے اور فروخت کنندہ کسی دوسرے شخص کے ہاتھ دس دراہم کے اضافہ کے ساتھ بیچے۔ اس کے بعد خریدار اجازتِ بیع عطا کر دے تو باجازت اس بیع کے درست نہ ہونے کا حکم ہوگا اور یہ اجازت جوازِ بیع کے لئے کافی نہ ہوگی۔ (حاوی)

کوئی باندی دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو اور ایک شریک دوسرے شریک کی اجازت کے بغیر اسے بیچے اور خریدار اس کے اوپر قابض ہو جائے، اس کے بعد اسے حلقۂ غلامی سے آزاد کر دے تو اس صورت میں اس کے حصہ کی بیع کے جائز و درست ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

نوادر ابن سماعہ کے اندر ہے کہ دونوں شرکاء میں سے ایک شریک نصف دار مشترک غیر تقسیم شدہ بیچے تو یہ اس کے حصہ کی بیع ہونے کا حکم ہوگا۔ لہٰذا اگر دونوں شریکوں میں سے ایک شریک اجازت عطا کر دے تو اس کے آدھے حصہ سے متعلق ہونے کا حکم کیا جائے گا۔

امام ابو یوسفؒ یہی فرماتے ہیں۔ امام محمدؒ اور امام زفرؒ کے نزدیک چوتھائی دار کی بیع کے جائز و درست ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ (محیط) اناج کا کوئی ڈھیر دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو ایک شریک اس کے اندر سے ایک قفیز بیچ کر خریدار کو ناپ دے، اس کے بعد شریک اس کے عقدِ بیع کی اجازت عطا کر دے یا اجازت عطا نہ کرے۔ بہر صورت بیع کے درست و جائز ہونے کا حکم ہوگا۔ اور سارا ثمن فروخت کنندہ کا ہوگا۔

کوئی شخص ایک قفیز بیچے اس کے بعد اس کا شریک اجازتِ بیع عطا کرے پھر خریدار ناپنے اس کے بعد باقی ماندہ ضائع ہو جائے تو فروخت کرنے والے پر دوسرے شریک کا نصف قفیز واجب ہونے کا حکم ہوگا۔ اور خریدار سے وصول کرنے کا اس کو کوئی حق نہ ہوگا۔ اگر شریک اجازتِ بیع عطا نہ کرے اور باقی ماندہ اناج تلف ہو جائے تو کیونکہ بیع کی تکمیل نہیں ہوئی اس لئے وہ شریک

خریدار سے نصف قفیز وصول کرے گا۔ اگر دونوں شریکوں میں سے ایک شریک مشترک ڈھیر میں سے ایک قفیز الگ کر کے اسے بیچے اور دوسرا شریک اسکے عقدِ بیع کی اجازت عطا کردے تو ثمن کے دونوں کے درمیان نصف نصف تقسیم ہونے کا حکم ہوگا۔ اگر شریک اجازتِ بیع عطا نہ کرے اور خریدار سے نصف قفیز لیلے اور خریدار فروخت کنندہ سے پورا قفیز لینا چاہے تو اسے یہ حق حاصل نہ ہوگا۔ مگر اسے یہ حق ضرور ہوگا۔ کہ اگر مرضی ہو تو فروخت کرنے والے سے نصف ثمن وصول کرلے ورنہ سرے سے بیع ہی سے احتراز کرے۔ (فتاوٰی قاضی خاں)

کوئی گاؤں دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو۔ ایک شریک ان میں سے اس گاؤں کے کچھ گھر اور دو یا تین قراح ایسی زمین بیچے جو کاشت اور باغ لگانے کے لائق ہو تو نصف کے اندر اسے درست و جائز قرار دیں گے۔ اور نصف قراح بیچنے کی صورت میں اسے درست و جائز شمار نہ کرنے کا حکم ہوگا۔ اسی طریقہ سے اگر اس کے ایک حجرہ (کمرہ) کو بیچے تب بھی درست قرار نہ دیں گے۔ اسی طرح وہ زمین جو دونوں کے درمیان مشترک ہو اس کے راستہ کا بیچنا دوسرے شریک کی رضامندی کے بغیر جائز نہ ہوگا۔

البتہ راضی ہو تو درست ہے۔ اگر دار کے ایک بیت (کمرہ) یا مختصراً گھر) کو بیچے، اسکے بعد باقی ماندہ دار بیچے تو نصف میں بیع کے درست ہونے کا حکم ہوگا۔

اگر نصف عمارت زمین کے بغیر فروخت کرے تو اسے جائز قرار نہ دیں گے (محیط) اگر گندم یا اور کوئی ایسی شے جو تول کر فروخت کیجاتی ہو دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو اور ایک شریک اپنے حصہ کو اجنبی شخص یا اپنے شریک کے ہاتھ بیچ دے تو اس صورت میں ہمارا (احناف کا) کہنا یہ ہے کہ اگر یہ شرکت دونوں کے اپنے اختیار سے دلانے کے باعث ہو یا بلا اختیار ملجانے کے باعث ہو تو اس کے لئے اپنے حصہ کو اپنے شریک کے ہاتھ فروخت کرنا درست ہوگا۔ اور اجنبی وغیر شخص کے ہاتھ فروخت کرنے کو درست قرار نہ دیں گے۔

البتہ اگر اس کا شریک اجازت عطا کردے تو درست قرار دیں گے۔ اگر یہ شریک ہبہ یا خریداری یا میراث کے باعث ہو تو اپنے حصہ کو اپنے شریک کے ہاتھ فروخت کرنا درست و جائز ہوگا اور اجنبی وغیر شخص کے ہاتھ بھی اس شرط کے ساتھ فروخت کرنے کو جائز قرار دیں گے کہ اس کے شریک نے اجازت دیدی ہو اور اسے اپنے شریک کے حصہ کے اندر تصرف کا اختیار نہ ہوگا (فتاوٰی صغریٰ)

"نوازل" کے اندر ذکر کیا گیا ہے کہ کوئی شریک اپنے شریک کی اجازت کے بغیر باغ کے اندر سے اپنے حصہ کو زمین کے علاوہ فروخت کرے۔ لہذا ان درختوں کے کاٹنے کی میعاد تک پہونچنے کی صورت میں بیع کے درست و جائز ہونے ورنہ فاسد ہونے کا حکم ہوگا۔

"واقعات" کے اندر لکھا ہے کہ کوئی کھجور کا درخت جو پھل دار ہو اور کھجوریں اس پر موجود

ہوں دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو یا ایک ایسی زمین جس کے اندر کاشت ہوتی ہو دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو تو اس کے عقدِ بیع کا مسئلہ کتاب کے اندر ذکر نہیں کیا گیا۔ موزوں یہ ہے کہ بیع درست ہو (محیط)

کوئی شخص دوسرے سے کہے کہ میں اپنے حصہ کو اس مکان میں سے اتنے پیسوں میں تیرے ہاتھ بیچتا ہوں اور خریدار اس کے حصہ سے آگاہ ہو اور فروخت کنندہ آگاہ نہ ہو تو اس بیع کے درست ہونے کا حکم ہوگا۔ مگر شرط یہ ہے کہ فروخت کنندہ یہ اعتراف کرے کہ اس کا حصہ اسی طرح ہے جس طرح خریدار کہہ رہا ہے۔ اگر خریدار آگاہ نہ ہو تو امام ابو حنیفہ رح اور امام محمد رح فرماتے ہیں کہ عقد بیع کے درست نہ ہونے کا حکم ہوگا۔ چاہے فروخت کنندہ آگاہ ہو یا نہ ہو۔ امام ابو یوسف رح فرماتے ہیں کہ بیع درست ہے۔ چاہے فروخت کنندہ آگاہ ہو یا نہ ہو۔ (فتاوی صغری)

اگر بکریاں یا کپڑے یا ان کی طرح جو اشیاء کہ قابل تقسیم ہوں دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہوں کہ ایک شخص اپنے حصہ کو مثلاً ایک کپڑے یا بکری کے بدلہ بیچے تو اسے درست وجائز قرار دینے کا حکم ہوگا۔ اور امام محمد رح روایت کی رو سے شریک کو اس کے باطل کرنے کا حق نہ ہوگا۔

امام حسن بن زیاد رح کی روایت کی رو سے بیع کے درست نہ ہونے کا حکم ہوگا۔ البتہ اگر اس کے شریک نے اس کی اجازت عطا کر دی تو درست قرار دیں گے۔ امام طحاوی رح نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (محیط) کوئی کنواں اور زمین دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو اور ایک شریک اپنے کنویں کے حصہ کو اس کے راستہ سمیت جو کہ زمین سے ہو کر جاتا تھا بیچ دے تو کنویں کی بیع درست ہوگی اور راستہ کی بیع درست قرار نہ دیں گے۔ اسی قول کو درست قرار دیا گیا ہے۔

راستہ کی بیع کی درستگی کے اس کے شریک کی اجازت پر منحصر و موقوف رہنے کا حکم ہوگا لہٰذا اگر وہ اجازت عطا کر دے تو تمام کی بیع کو درست قرار دیں گے۔ اگر نصف کنویں کو راستہ کے بغیر بیچے تو درست ہے (محیط سرخسی)

اگر نصف عمارت آدھی زمین سمیت بیچے تو درست قرار دیں گے چاہے اجنبی دغیر شخص کے ہاتھ فروخت کرے یا شریک کے ہاتھ بیچ دے۔ اور اگر نصف عمارت بغیر نصف زمین کے کسی اجنبی یا اپنے شریک کے ہاتھ بیچے تو درست وجائز قرار نہ دیں گے۔ مشائخ (فقہاء) فرماتے ہیں کہ یہ حکم اس شکل میں ہے جبکہ وہ عمارت واجب ولازم حق سے تعمیر کی گئی ہو۔ اور اگر ایسے حق سے نہ بنائی گئی ہو تو نصف عمارت کی بیع کو شریک یا کسی اجنبی کے ہاتھ فروخت کرنا درست ہوگا۔ (محیط)

کوئی شخص ایک غلام کو فروخت کرے اور خریدار غلام کو لوٹانا چاہے اور کہے کہ تو نے آقا کی

اجازت کے بغیر اسے بیچا ہے اور فروخت کرنے والا اس کا انکار کرتے ہوئے کہے کہ میں نے اسکے آقا کے حکم سے بیچا ہے۔ اس کے بعد خریدار غلام کے آقا کے اس اقرار کے اوپر کہ اس نے فروخت کنندہ کو غلام فروخت کرنے کی اجازت عطا نہیں کی تھی گواہ پیش کردے یا وہ اس کے اوپر گواہ پیش کرے کہ فروخت کنندہ اس طرح کا اقرار و اعتراف کرچکا ہے تو اس صورت میں اس کے گواہوں کے ناقابل قبول ہونے کا حکم ہوگا اور ان کی گواہی معتبر نہ ہوگی۔

اگر فروخت کنندہ قاضی کے سامنے یہ اقرار کرے کہ غلام کے آقا نے اس کو اجازتِ بیع عطا نہیں کی تھی تو بیع کے باطل و کالعدم ہونے کا حکم ہوگا۔ مگر شرط یہ ہے کہ خریدار اس کا خواہش مند ہو۔ اگر غلام کا آقا قاضی کے سامنے اپنے حکم دینے اور اجازت عطا کرنے پر اصرار کرتے ہوئے کہے کہ وہ اجازت دے چکا تھا۔

اور پھر غائب ہوجائے اور فروخت کنندہ بیع کو فسخ و ختم کرانا چاہے تو قاضی بیع کے فسخ وختم ہونے کا حکم کرے گا۔ اس کے بعد اگر خریدار فسخ کے اندر تاخیر کی درخواست کرے تاکہ غلام کے آقا سے اس بات کے اوپر حلف لے کہ اس نے حکم نہیں دیا تھا تو تاخیر نہیں کریں گے۔

لہٰذا اگر غلام کا آقا حاضر ہو اور وہ حلف کرے تو اس صورت میں غلام کے خریدار سے لے لینے کا حکم ہوگا۔ اور اگر حلف سے انکار کرے تو بیع کے لوٹنے کا حکم ہوگا۔ اگر غلام کا آقا قاضی کے سامنے حاضر ہوکر اس کا انکار کرے کہ اس نے حکم دیا تھا اور خریدار غائب ہو تو غلام کو لینے کا حق نہ ہوگا اور فروخت کنندہ کو یہ حق ہوگا کہ غلام کے آقا سے یہ حلف لے کہ واللہ میں نے تجھے اس غلام کے فروخت کرنے کا حکم نہیں دیا تھا۔ لہٰذا اگر وہ حلف سے انکار کرے تو یہ ثابت ہوجائے گا کہ اس نے حکم دیا تھا اور اگر حلف کرلے تو فروخت کرنے والا غلام کے ثمن کا ضامن ہوگا اور اس کی بیع کے نافذ ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ اگر غلام کا آقا حاضر ہونے سے قبل موت کی آغوش میں سو جائے اور اس کا وارث یہی فروخت کنندہ قرار پائے اور وہ اس کا انکار کرے کہ اس نے یہ حکم دیا تھا اور اپنے اس دعوے کے گواہ پیش کرے تو اسکے گواہوں کے مقبول نہ ہونے کا حکم ہوگا۔ اور اگر اس بات کے شاہد پیش کرے کہ خریدار نے غلام کے آقا کے موت کی آغوش میں سو جانے کے بعد یہ اعتراف کیا تھا کہ اس نے حکم بیع نہیں دیا تھا تو اسکے گواہوں کے مقبول و قابل اعتبار ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ اگر اس کا وارث فروخت کنندہ اور فروخت کنندہ کے علاوہ بھی کوئی ہو۔ لہٰذا اگر دوسرا شخص اس کا انکار کرے کہ اس نے حکم دیا تھا تو اس کا دعویٰ قابلِ سماعت ہوگا۔ اور خریدار کو اس سے یہ حلف لینے کا حق ہوگا کہ "واللہ میں اس سے آگاہ نہیں کہ غلام کا آقا اس کی بیع کا حکم فروخت کنندہ کو دے چکا ہے۔

اس کے حلف سے انکار کی صورت میں یہ ثابت ہوجائے گا کہ اس نے حکم دیا تھا۔ اگر حلف کرلے تو نصف غلام لینے کا حکم ہوگا اور خریدار فروخت کنندہ سے نصف قیمت لوٹائے گا۔ اور

باقی نصف کے اندر اسے حق حاصل ہوگا ۔ یہ ساری تفصیل اس شکل میں ہے کہ خریدار یہ اعتراف کرے کہ حکم دینے والا ہی اس غلام کا مالک ہے ۔ اس کے انکار کی صورت میں جب تک کہ حکم دینے والا اپنی بات کے سلسلہ میں گواہ پیش نہ کر دے اس کے مالک ہونے کے قول کو لغو قرار دیں گے (کافی)

باب سیزدہم، اقالہ کا ذکر!

امام ابو حنیفہ رح فرماتے ہیں کہ اقالہ کو دونوں عقدِ بیع کرنے والوں کے حق میں فسخ و ختم قرار دیں گے اور ان دونوں کے علاوہ اوروں کے حق میں نئے سرے سے عقدِ بیع ہونا ۔ البتہ اگر اس کا فسخ وختم شمار کرنا ممکن نہ ہو ۔ جیسے خرید کردہ باندی بچہ کو جنم دے تو اس صورت میں عقدِ بیع کے باطل وکالعدم ہونے کا حکم کیا جائے گا ۔ (کافی)

کوئی شخص ایک باندی کو ہزار دراہم میں فروخت کرے ، اس کے بعد ہزار دراہم پر اقالۂ بیع کرے تو اس صورت میں اقالہ درست وصحیح قرار دیا جائے گا ۔ اور ڈیڑھ ہزار کے اوپر اقالہ کرنے کی صورت میں ہزار کے اوپر اقالہ کو صحیح اور باقی ماندہ پانچ سو پر لغو وبیکار قرار دیں گے ۔ اگر دونوں پانچ سو کے اوپر اقالہ کریں ۔ لہذا اگر خرید کردہ شے خریدار کے پاس جوں کی توں موجود ہو اور اس کے اندر کوئی عیب واقع نہ ہوا ہو تو لوٹا سکتا ہے ۔ اور اگر اس کے اندر کوئی عیب واقع ہو گیا ہو تو اقالۂ بیع کے درست وصحیح ہونے کا حکم ہوگا ۔ اور اس کمی کو نقصان کے مقابلہ میں قرار دیں گے ۔

اور اقالۂ بیع دوسری جنس کے بدلہ ہونے کی صورت میں عام کتابوں کے اندر یہ ذکر کیا گیا ہے کہ امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک اس اقالہ کو ثمن اول پر درست وصحیح قرار دیں گے اور دوسری جنس کے ذکر کو لغو وبیکار شمار کرنے کا حکم ہوگا ۔ اگر خرید کردہ شے میں اضافہ ہو جائے ۔ لہذا دونوں اقالۂ بیع کر لیں ۔ پس قابض ہونے سے قبل ہو تو اقالہ کو درست قرار دیں گے ۔ چاہے وہ اضافہ متصلہ ہو یا وہ اضافہ منفصلہ ہو ۔ اگر اضافہ قابض ہونے کے بعد لہذا منفصلہ ہونے کی صورت میں امام ابو حنیفہ رح فرماتے ہیں کہ اقالۂ بیع کے باطل ہونے کا حکم ہوگا ۔ اور متصلہ ہونے کی شکل میں درست ہوگا ۔ (محیط)

کوئی شخص کہے کہ تو میرے ساتھ اقالہ کرلے اور میں تجھے ثمن کے اندر سال بھر تک مہلت دوں گا یا کہے کہ میرے ساتھ اقالہ کرلے اور میں پچاس دراہم تجھ سے نہیں لوں گا تو اقالہ کے درست ہونیکا

حکم ہوگا اور مہلت دینے اور کم کردینے کو درست قرار نہ دیں گے۔ امام ابویوسفؒ فرماتے ہیں کہ اقالہ اس طرح کے دو لفظوں کے ساتھ درست ہونے کا حکم ہوگا کہ ایک لفظ ماضی اور دوسرا لفظ مستقبل ہو۔ جیسے ایک شخص کہے کہ میرے ساتھ اقالہ کرے۔ اور دوسرا شخص کہے کہ میں نے اقالہ کرلیا تو امام ابویوسفؒ کے نزدیک اسے درست قرار دیں گے۔ امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ درست قرار نہ دیں گے۔

البتہ مثلاً اگر دونوں لفظ ماضی کے ہوں جس طرح کے بیع کے اندر ہوتا ہے تو اقالہ صحیح ہوگا۔ "فتاویٰ" کے اندر امام محمدؒ کے قول کو راجح و پسندیدہ قرار دیا گیا ہے (وجیز کردری) کوئی شخص کوئی چیز فروخت کرنے اس کے بعد خریدار کہے کہ تو میرے ساتھ اقالۂ بیع کرلے۔ اور وہ کہے کہ میں نے تیرے ساتھ اقالۂ بیع کرلیا تو روایت کے ظاہر کے مطابق امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ اقالۂ بیع نہ ہونے کا حکم ہوگا۔ جب تک کہ فروخت کرنے والا اسکے بعد یہ نہ کہہ دے کہ میں نے اس بیع کو قبول کرلیا۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

اگر خریدار کہے کہ میں نے بیع ترک کردی۔ اور فروخت کنندہ کہے کہ میں اس پر رضامند ہوں یا میں نے اجازت عطا کردی تو اسے اقالہ قرار دیں گے (خلاصہ) فروخت کنندہ کہے کہ بیع مجھے لوٹا دے اور وہ کہے کہ میں نے لوٹا دی تو اس اقالہ کو اس وقت تک درست قرار نہ دیں گے جب تک کہ فروخت کنندہ ہی یہ نہ کہہ دے کہ میں نے قبول کرلی۔ اسی قول کے اوپر فتویٰ دیا گیا ہے۔ (وجیز کردری) فروخت کنندہ خریدار سے اقالۂ بیع (واپسی) کا طلبگار ہو اور خریدار کہے کہ ثمن لے کر آ اور فروخت کنندہ قبول کرلے۔ تو اس کا حکم "تو میرے ساتھ اقالہ کرلے" کہنے کا سا ہوگا۔ (خلاصہ)

دلال فروخت کرنے والے کے مطلق[۱] حکم کے باعث فروخت کر ڈالنے کے بعد قیمت لیکر فروخت کنندہ کے پاس آئے اور فروخت کنندہ کہے کہ میں اتنی قیمت میں دینے پر تیار نہیں۔ اس کے بعد دلال خریدار کو اطلاع دے اور وہ کہے کہ میری بھی مرضی نہیں تو بیع کے فسخ و ختم ہونے کا حکم نہ ہوگا (قنیہ)

تعاطی (عطا کرنے، دینے) کے باعث اقالہ منعقد ہوجاتا ہے۔ چاہے تعاطی ایک ہی جانب سے کیوں نہ ہو۔ اسی قول کو درست قرار دیا گیا ہے۔ (نہر الفائق) خریدار کھانے (اناج) کے اوپر قابض ہوکر ثمن کا بعض حصہ حوالہ کردے، پھر کچھ دن بعد کہے کہ ثمن بہت زیادہ ہے۔ لہٰذا فروخت کنندہ اس بعض ثمن کو جس پر وہ قابض ہوچکا تھا لوٹا دے تو اس کے مسلک کی رو سے جو اس کا قائل ہو کہ ایک طرف سے تعاطی پر بھی بیع کا انعقاد ہوجاتا ہے اسے اقالہ قرار دیں گے۔ اسی قول کو درست قرار دیا گیا ہے (وجیز کردری) کوئی شخص ریشم خرید کر لیجائے اس کے بعد فروخت کنندہ سے کہے کہ یہ ریشم میرے لئے بے سود ہے تو اسے واپس لے کر میرا ثمن مجھے لوٹا دے۔ فروخت کنندہ اس پر آمادہ نہ ہو

[۱] اس کا مطلب یہ ہے کہ فروخت کنندہ دلال کو بیچنے کا تو حکم کرے مگر ثمن کی مقدار اور جنس کا تذکرہ ہی نہ کرے ۔ ۱۲ -

پھر خریدار کہے کہ میں اتنی قیمت تیرے پاس چھوڑتا ہوں اور تو باقی مجھے لوٹا دے۔ اور وہ اسی طرح کرے تو اسے بیع کی ابتدار نہیں بلکہ اقالہ قرار دیں گے (اور پورے ثمن کی واپسی لازم ہوگی) فروخت کرنے والا خریدار فسخ بیع کا مطالبہ کرے۔ اور وہ کہے کہ میرا ثمن میرے حوالہ کر دے لہذا فروخت کنندہ اسے ایک قبالہ لکھ کر دیدے اور وہ اسے لینے کے بعد بیع لوٹا دے اور عقدِ بیع ختم کر دے تو اسے فسخِ بیع قرار دینے کا حکم کیا جائے گا۔ (قنیہ)

کوئی شخص دوسرے شخص کے ہاتھ ایک کپڑے کو فروخت کرے اور خریدار اس سے کہے کہ میں اس کپڑے کی بیع کا تیرے ہاتھ اقالہ کرتا ہوں تو اس کی قمیص کٹوالے اور وہ دونوں کے الگ ہونے سے قبل اسی طرح کرے اور زبان سے کوئی بات نہ کہے تو یہ اقالہ درست ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

اقالہ کی درستگی کے لئے اقالہ کرنے والوں کا باہم رضامند ہونا بھی شرط قرار دیا گیا ہے۔ اور یہ بھی شرط ہے کہ مجلس متحد ایک ہو۔ بیع صرف کے اندر اقالہ کی شرط یہ ہے کہ دونوں کے بدل کے اوپر باہم قابض ہوں اور فروخت کردہ شے سارے فسخ کے اسباب کے ساتھ فسخ کا محل بھی ہو یعنی جن اسباب کے باعث عقدِ بیع فسخ کرنا درست ہو وہ اس جگہ نافذ ہو سکتے و پائے جا سکتے ہوں۔ مثلاً خیارِ عیب یا خیارِ رویت یا خیارِ شرط کی بنا پر لوٹایا جا سکتا ہو اور اگر اس کے اندر ایسا اضافہ ہو جائے کہ ان اسباب کے ساتھ فسخ بیع غیر درست اور ممنوع ہو تو اس صورت میں امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک اقالہ کو درست قرار نہ دیں گے۔

اقالہ صحیح ہونے کی ایک شرط یہ ہے کہ بوقتِ اقالہ مبیع خرید کردہ شے برقرار و قائم ہو۔ لہذا اگر وہ ضائع ہو گئی ہو تو اقالہ کے درست ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ البتہ صحتِ اقالہ کے لئے یہ شرط نہیں کہ ثمن بھی موجود و برقرار ہو۔

کوئی شخص کسی متعین شے کو دین (قرض) کے بدلہ جیسے دراہم و دینار چاہے یہ دونوں متعین ہوں یا نہ ہوں اور پیسے، اور تول کر اور گن کر اور ناپ کر دیجانے والی چیزیں جن کا وصف ذکر کر کے اپنے ذمہ رکھ لیا ہو اور ان کا اخرابی و عیب کا ذمہ دار بن گیا ہو بیچے، اس کے بعد دونوں باہم اقالہ کر لیں۔ اور وہ متعین مال خریدار کے پاس برقرار ہو تو چاہے ثمن برقرار ہو یا ضائع ہو گیا ہو اقالہ کے درست ہونے کا حکم ہوگا۔ اور متعین مال کے ضائع ہونے کے بعد اقالہ کرنیکی صورت میں یہ اقالہ درست نہ ہوگا۔

اسی طریقہ سے اگر اصل مال بوقتِ اقالہ برقرار ہو، اس کے بعد وہ فروخت کنندہ کو لوٹانے سے قبل ضائع ہو جائے تو اس صورت میں اقالہ کے باطل دکالعدم ہونے کا حکم ہوگا۔ اسی طریقہ سے اگر خرید کردہ شے دو غلام ہوں اور خریدار دونوں کے اوپر قابض ہو جائے، اس کے بعد دونوں غلام موت کی آغوش میں سو جائیں اور پھر خریدار اور فروخت کنندہ اقالۂ بیع (واپسیٔ بیع) کریں

اسی طریقہ سے اگر ایک شخص بوقتِ اقالہ موت کی آغوش میں سو گیا ہو۔ اور دوسرا شخص موجود ہو اور اقالہ درست ہوگیا ہو، اس کے بعد لوٹانے سے قبل دوسرا شخص بھی موت سے ہمکنار ہوگیا ہو تو اس صورت میں اقالہ کے باطل وکالعدم ہونیکا حکم ہوگا۔

اگر دونوں ایک متعین مال دوسرے متعین مال کے بدلہ آپس میں بیع کر کے دونوں قابض بھی ہوجائیں اس کے بعد ایک شخص کے پاس وہ مال ضائع ہوجائے۔ پھر دونوں اقالہ بیع کریں تو اقالہ کے درست ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ اور ضائع ہونے والے کے خریدار کیلئے موزوں یہ ہے کہ اگر وہ مال مثلی ہو تو اسکے مثل کی ادائے گی کرے یا اس کی قیمت کی ادائیگی دوسرے شخص کو کرکے اپنا متعین مال لوٹا لے۔

اسی طریقہ سے اگر دونوں شخص اقالۂ بیع کریں درآنحالیکہ دونوں متعین مال اسوقت برقرار ہوں۔ پھر اقالۂ بیع کے بعد لوٹانے سے قبل ایک مال ضائع ہوجائے۔ تو اقالۂ بیع کے باطل نہ ہونے کا حکم ہوگا۔ (بدائع)

اگر دونوں مال لوٹانے سے قبل ضائع ہوجانے کی صورت میں اقالہ کے باطل وکالعدم ہونیکا حکم ہوگا (محیط) کوئی شخص انگور کے باغ کو دوسرے کے ہاتھ بیع کر حوالہ کردے اور خریدار ایک برس اسکے پھل کھالے۔ اس کے بعد دونوں اقالۂ بیع کریں تو درست نہ ہونے کا حکم ہوگا۔

اسی طریقہ سے اگر اضافہ ضائع ہوگیا ہو چاہے وہ متصلہ ہو یا منفصلہ یا اسے کوئی اجنبی وغیر شخص ضائع کردے تو اس صورت میں بھی اقالہ کے صحیح نہ ہونے کا حکم کیا جائے گا (خلاصہ)

اگر اناج کی بیع مسلم کے اندر ایک غلام دے کر اس کے اوپر قابض ہوجائے پھر غلام موت کی آغوش میں سو جائے، اس کے بعد دونوں اقالۂ بیع کریں تو درست ہے اور اس پر لازم ہوگا کہ اس غلام کی قیمت ادا کرے (محیط سرخسی)

اگر پگھلی ہوئی یا ڈھلی ہوئی چاندی کے بدلہ کوئی شے خریدے اور دونوں آپس میں قابض ہوجائیں اسکے بعد غلام خریدار کے پاس موت کی آغوش میں سو جائیں۔ پھر دونوں اقالۂ بیع کریں درآنحالیکہ وہ چاندی فروخت کنندہ کے پاس موجود ہو تو اقالہ کے درست ہونے کا حکم ہوگا، اور فروخت کنندہ کو چاہیئے کہ وہ چاندی لوٹا کر خریدار سے قیمتِ غلام سونے کی نوع (دینار وغیرہ) سے لے اور چاندی کی نوع سے نہ لے، اگر اقالۂ بیع کے وقت وہ غلام باقی و موجود ہو پھر فروخت کنندہ کو وہ چاندی لوٹا دینی چاہیئے اور قیمت غلام چاہے سونے کی شکل میں یا چاندی کی شکل میں (بدائع)

کوئی شخص تر صابون خرید کر اسکے اوپر قابض ہوجائے پھر وہ اسکے پاس سوکھ کر سوکھ جانے کے باعث وزن کے اعتبار سے کم ہوجائے، اسکے بعد دونوں بیع فسخ کرلیں تو فسخ کے درست ہونیکا حکم ہوگا۔ اور خریدار پر اس نقصان کے باعث کچھ لازم نہ ہوگا۔ کوئی شخص مچھلی یا گوشت یا اور اس طرح کی کوئی شے جو جلدی خراب ہوجاتی ہو خریدے، اس کے بعد خریدار قیمت لانے کی

خاطر گھر جائے اور وہاں اسکو تاخیر ہو جائے اور فروخت کنندہ اس چیز کے خراب ہو جانے کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں استحساناً اسے دوسرے شخص کے ہاتھ فروخت اور دوسرے شخص اس سے خرید لینا درست و جائز ہوگا۔ اس کے بعد یہ دیکھا جائے کہ اگر پہلے ثمن کے مقابلہ دوسرا ثمن زیادہ اور بڑھا ہوا ہو تو فروخت کنندہ پر لازم ہے کہ جتنی مقدار زیادہ ہو اسکا صدقہ کر دے، اور کم ہونے کی صورت میں یہ نقصان فروخت کنندہ ہی کے مال کے اندر قرار دیں گے۔ پہلے خریدار کے ذمہ قرار نہ دیں گے۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

کوئی شخص ایک گدھے کو خریدنے کے بعد اس کے اوپر قابض ہو جائے پھر چار دن کے بعد اسے لائے اور فروخت کنندہ کو لوٹا دے اور فروخت کنندہ صراحتہً اسے قبول نہ کرے۔ اور فروخت کرنے والا اس سے چند اپنا کام لے اور اپنے کاموں میں استعمال کرے۔ پھر قیمت کی واپسی اور اقالۂ بیع سے انکار کرے تو اس صورت میں اسے یہ حق حاصل ہونے کا حکم ہوگا۔ (ظہیریہ)

کوئی شخص ایک باندی فروخت کرے اور خریدار اس کی خریداری پر آمادہ نہ ہو تو فروخت کنندہ کو اس کے ساتھ اس وقت تک ہمبستر ہونا حلال و جائز نہ ہوگا جس وقت تک کہ ترک نزاع اور جھگڑے سے دست برداری کا عزم و ارادہ نہ کرلے۔ کیونکہ محض خریدار کے انکار کی بنا پر بیع کے فسخ و ختم ہونے کا حکم نہ ہوگا۔

اسی طریقہ سے اگر کوئی شخص باندی فروخت کرے، اس کے بعد عقدِ بیع سے انکار کرے اور خریدار بیع کا مدعی ہو تو فروخت کنندہ کو اس سے صحبت کرنا حلال نہ ہوگا۔ پھر اگر خریدار دعوے سے دست بردار ہو جائے اور فروخت کرنے والا سن لے کہ اس نے کہ خریدار نزاع ختم کر چکا ہے تو اس صورت میں اسے صحبت کرنا حلال و جائز ہو جائے گا (فتاویٰ قاضی خاں)

کوئی شخص ایک غلام باندی کے بدلے خرید کر قابض ہو اور فروخت کنندہ ثمن کے اوپر قابض ہو جائے پھر خریدار نصف غلام کسی کے ہاتھ فروخت کرے، اس کے بعد باندی کے عقدِ بیع کا اقالہ کرے تو اقالہ کے درست و جائز ہونے کا حکم ہوگا۔ اور اس کے اوپر یہ لازم ہوگا کہ غلام کے فروخت کرنے والے کو قیمتِ غلام کی ادائیگی کرے۔

اسی طریقہ سے اگر وہ غلام تو فروخت نہ کرے مگر اس کا ہاتھ قطع کیا گیا ہو اور اسکے بدلہ ملنے والا مال وہ لیلے، اس کے بعد باندی کے عقدِ بیع کا اقالہ کرے۔ تب بھی یہی حکم برقرار رہیگا (ظہیریہ) کوئی شخص ہزار دراہم کے بدلہ ایک غلام خریدے۔ اور ثمن ادا کرے اور غلام کے اوپر قابض نہ ہو۔ پھر فروخت کنندہ اس سے مل کر کہے کہ میں تجھے غلام اور ثمن ہبہ کرتا ہوں تو اس کہنے کو عقدِ بیع کا توڑنا قرار دیں گے اور ثمن کے ہبہ کرنے کو درست قرار نہ دیں گے (فتاویٰ قاضی خاں)

کوئی قوم کشتی میں سوار ہو۔ اور اس میں کا کوئی شخص کشتی کے بعض افراد سے کچھ اسباب خریدے

اسکے بعد کشتی کے ڈوبنے کا اندیشہ ہو جائے اور تمام لوگ کشتی میں سے کچھ اسباب پھینکنے پر متفق ہو جائیں تاکہ کشتی کا بوجھ کم ہو کر کشتی ہلکی ہو جائے۔ لہذا اسباب فروخت کرنے والا کہے کہ اگر تم میں سے کوئی شخص مجھ سے خرید کردہ اسباب پھینکے گا تو میں اقالۂ بیع کرتا ہوں۔ اس کے بعد وہ لوگ پھینک دیں تو اقالۂ بیع کے درست ہونے کا حکم ہوگا۔ (خلاصہ)

کوئی شخص ایک غلام خرید کر مدعی ہو کہ میں نے اس ثمن کی ادائیگی سے قبل جتنے میں خریدا تھا اس سے کم کے اوپر فروخت کنندہ کے ہاتھ بیچ دیا ہے - اور فروخت کنندہ اس کا مدعی ہو کہ وہ اقالۂ بیع کر چکا ہے تو اقالہ سے انکار کے سلسلہ میں خریدار کا قول بحلف قابل اعتبار ہوگا اور اگر یہ شکل ہو کہ فروخت کنندہ اس بات کا مدعی ہو کہ وہ اسے خریدار کے ثمن ادا کرنے سے قبل جتنے میں فروخت کیا تھا اس سے کم کے اوپر خریدا ہے اور خریدار اقالۂ بیع کا مدعی ہو تو اس صورت میں دونوں میں سے ہر ایک کو حلف کرنے کا حکم کریں گے (ظہیریہ)

جو شخص بیع کی خاطر وکیل مقرر کیا گیا ہو وہ ثمن پر قابض ہونے سے قبل امام ابو حنیفہ رح اور امام محمد رح کے نزدیک اقالۂ بیع کا حقدار شمار ہوگا۔ اور خریداری کے وکیل کے بارے میں شیخ الاسلام خواہر زادہ رح اور شمس الائمہ سرخسی رح بیان فرماتے ہیں کہ اسے اقالۂ بیع کا حق نہ ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

فروخت کنندہ اور خریدار کے ساتھ مؤکل کا اقالۂ بیع درست ہوگا وصی اور وارث کے اقالہ کو درست قرار دیں گے، اور جس کے لئے وصیت کی گئی ہو اسکے اقالہ کو درست قرار نہ دینگا حکم ہوگا (قنیہ) ناپ کر دیجانے والی چیزوں کے اندر ناپے بغیر اقالہ درست ہوگا۔ یہ درست نہیں کہ اقالہ کو شرط کے ساتھ معلق کیا جائے جیسے کوئی شخص ایک کپڑا زید کے ہاتھ بیچے اور کہے کہ تو اسے ارزاں خرید رہا ہے اور وہ کہے کہ اگر کوئی زیادہ کا خریدار نظر آئے تو اس کے ہاتھ فروخت کر دینا پھر اسے کوئی ایسا خریدار مل جائے اور وہ زیادہ میں فروخت کر ڈالے تو اس صورت میں دوسری بیع کے منعقد نہ ہونے کا حکم ہوگا۔ (وجیز کردری)

امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک فاسد شرائط کی وجہ سے اقالہ کو باطل قرار نہ دیں گے اس لئے کہ وہ بیع کا فسخ و ختم کرنا ہے (محیط سرخسی) کسی شخص کا کسی پر مدت معینہ کے لئے قرض ہو اگر اس قرض معاوضہ میں قرضدار سے کوئی شئے خرید کر اس پر قابض ہو جائے۔ اس کے دونوں اقالۂ بیع کریں۔ تو قرض کی میعاد دوبارہ نہ لوٹے گی۔ اگر اسے عیب کے سبب بحکم قاضی اس طریقہ سے لوٹائے جسے بہر صورت فسخ و ختم عقد بیع کہا جائے تو میعاد کے لوٹنے کا حکم ہوگا۔ اگر کوئی شخص کسی کا کفیل ہو تو دونوں شکلوں کے اندر کفالت کے لوٹنے کا حکم نہ ہوگا۔ (فتاویٰ کبریٰ) کوئی شخص گائے فروخت کر کے اپنے خریدار سے کہے کہ میں نے تیرے ہاتھ ارزاں اور کم قیمت میں بیچی ہے۔ اور خریدار کہے کہ اگر تو نے ارزاں فروخت کی ہو تو اسے دکھیں اور

فروخت کردے۔ اور تو مجھے اس فروخت کردہ گائے کی میری دی ہوئی قیمت لوٹا دے، لہذا فروخت کنندہ اسے فروخت کر کے اس سے نفع اٹھائے۔ لہذا خواہ قابض ہونے سے قبل ہو یا قابض ہونے کے بعد۔ اگر خریدار اس سے کہے کہ اپنے لئے فروخت کردے تو اسے عقدِ بیع کا فسخ وختم کرنا قرار دیں گے اور نفع کا مستحق فروخت کنندہ ہوگا۔ ورنہ فروخت کنندہ کو خریدار کے لئے بیع کا وکیل شمار کریں گے۔ اور نفع کا حقدار مؤکل یعنی خریدار ہوگا۔

کوئی عورت ایک ایسی زمین جسمیں وہ اور اس کا بالغ لڑکا شریک ہو بیچے۔ اور لڑکا عقدِ بیع کی اجازت عطا کرے، اس کے بعد عورت عقدِ بیع کا اقالہ کرے۔ اور لڑکا اقالہ کی اجازت عطا کردے، پھر عورت ازسرِنو لڑکے کی اجازت کے بغیر بیچے تو عقدِ بیع کو درست قرار دیں گے اور اسے لڑکے کی اجازت پر موقوف قرار نہ دیں گے، اس لئے کہ اقالہ کے باعث فروخت کردہ شئے کا عقدِ بیع کرنے والا مالک ہوجاتا ہے اور اجازت عطا کرنے والے مؤکل کی ملکیت میں اس کے جانے کا حکم نہیں کیا جاتا۔

اگر کوئی شخص ایسا انگور کا باغ جس کی چہار دیواری ہوئی ہو سونے کے بدلہ خریدے اور وہ سونے کی جگہ گندم دیدے، اس کے بعد دونوں عقدِ بیع فسخ وختم کریں تو اسے گندم طلب کرنے کا حکم کیا جائے گا۔ اور اگر خرے دراہم کے بدلہ کوئی شئے خریدے اور ان کی جگہ کھوٹے دراہم دیدے۔ اور فروخت کنندہ ان سے چشم پوشی کرے، اس کے بعد دونوں اقالۂ بیع کریں تو خریدار کو فروخت کنندہ سے کھرے دراہم واپس لینے کا حق واختیار ہوگا۔

اگر کوئی ایسی شئے خریدے جس میں باربرداری کی ضرورت ہو اور زحمت ہو اور خریدار اسے دوسرے مقام پر لیجائے، اس کے بعد دونوں اقالۂ بیع کریں تو لوٹانے کے اندر جو کچھ خرچ آئیگا اس کا ذمہ دار فروخت کنندہ ہوگا۔۔ کوئی شخص ایک گائے خرید کر اس پر قابض ہوجائے اور فروخت کنندہ ثمن کے اوپر قبضہ کرلے۔ اس کے بعد دونوں اقالۂ بیع کریں درآنحالیکہ گائے ابھی تک خریدار کے پاس موجود ہو اور وہ اس کا دودھ دوہ لیتا ہو اور استعمال کرتا ہو۔ تو فروخت کنندہ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ دودھ کی مثل طلب کرے۔ اگر وہ خریدار کے پاس تلف ہوجائے تو اقالۂ بیع کے اندر باطل وکالعدم ہونے کا حکم ہوگا۔ اور خریدار سے دودھ کا ضمان ساقط نہ ہونے کا حکم ہوگا۔ کیونکہ اقالۂ بیع کا ظہور موجود شئے کے حق ہوا۔ معدوم اور غیر موجود شئے کے حق میں نہیں ہوا۔ (قنیہ)

کوئی شخص زمین کو اس کی کھیتی سمیت خریدے اور خریدار وہ کھیتی کاٹ لے، اس کے بعد دونوں اقالۂ بیع کریں تو زمین کے اقالہ کو اس کے ثمن کے حصہ کے بدلہ درست قرار دیں گے اس کے برعکس اگر کوئی شخص کھیتی پختہ ہوجانے کے بعد اقالۂ بیع کرے تو اسے درست قرار نہ دینے کا حکم ہوگا۔ (نہر الفائق)

کوئی شخص شے خریدار اور فروخت کنندہ اور خریدار دونوں آپسمیں قبضہ لیں۔ اس کے بعد قیمت کے دراہم کھوٹے اور غیر مروج ہو جائیں اس کے بعد دونوں اقالۂ بیع کرلیں تو فروخت کنندہ انھیں کھوٹے وغیر مروج دراہم کو لوٹائے گا (خلاصہ)

کوئی شخص درخت دار زمین خریدے۔ اور انھیں خرید کر کاٹ لے۔ اس کے بعد دونوں اقالۂ بیع کریں تو پورے ثمن کے اوپر اقالہ کو درست قرار دینے کا حکم ہوگا۔ اور فروخت کنندہ کو درختوں کی قیمت میں سے کچھ نہ ملنے کا حکم ہوگا۔ اور درخت خریدار کو دیدینے کا حکم کیا جائے گا۔ یہ حکم اس صورت میں ہے کہ فروخت کنندہ درختوں کے کٹ جانے سے آگاہ و واقف ہو، اگر اقالۂ بیع کے وقت اس سے واقف نہ ہو تو اسے یہ حق حاصل ہوگا کہ اگر مرضی ہو تو پوری قیمت میں لیلے ورنہ چھوڑ دے (قنیہ)

اقالہ کے اقالہ کرنے کو درست وجائز قرار دیا گیا ہے۔ مگر بیع سلم کے اقالہ کے اقالہ کا حکم یہ ہوگا۔ (غیر درست ہوگا) (نہر الفائق) اگر اقالہ کے بعد خریدار کے ہاتھ بیچے تو جائز اور کسی دوسرے کے ہاتھ فروخت کرنا ناجائز ہوگا۔ اگر فروخت کنندہ اقالۂ بیع کرے۔ پھر یہ فروخت کرنے والا اپنے سابق فروخت کنندہ سے اقالۂ بیع کرے تو درست ہے اسی طریقہ سے اگر اپنے فروخت کنندہ کے ہاتھ بیع کرے تب بھی درست ہے (محیط سرخسی)

باب ۱۴ چہاردہم بیع مرابحہ، وضیعہ اور تولیہ کا ذکر

پہلے ثمن کے مثل کے اوپر زیادہ نفع حاصل کرتے ہوئے بیچنے کا نام بیع مرابحہ ہے اور پہلے ثمن کے مثل پر اضافہ کے بغیر فروخت کرنا بیع تولیہ کہلاتا ہے۔ اور وضیعہ پہلے ثمن کے مثل سے کچھ کم پر متعین نقصان کے ساتھ بیچنے کو کہتے ہیں۔ ان تمام بیوع (معاملاتِ بیع وعقدِ بیع) کو جائز قرار دیا گیا ہے (محیط)

کوئی چیز بطور بیع مرابحہ فروخت کرے۔ لہذا ثمن مثلی ہوتے مثلاً کیلی (ناپ کر دیجانے والی چیز) اور وزن کرکے دی جانے والی شے ہونے کی صورت میں بیع کے درست ہونے کا حکم ہوگا۔ مگر شرط یہ ہے کہ نفع متعین ومعلوم ہو چاہے پہلے ثمن کی جنس ہی وہ نفع ہو یا دوسری جنس سے ہو۔ اور ثمن کے مثلی نہ ہونے کی صورت میں مثلاً اسباب۔ لہذا اگر وہ شے بطور بیع مرابحہ ایسے شخص کے ہاتھ بیچے جو اس کے ذکر کردہ اسباب کا مالک نہ ہو تو بیع کے درست جائز ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ اور اگر اسباب کے مالک ہی کے ہاتھ بیچے۔ لہذا اگر اس معین سامان کے

بدلہ جو اسکے قبضہ میں ہے دس فی صدی نفع پر فروخت کرے تو درست ہے اور اگر دس گیارہ فی صدی نفع کے اوپر فروخت کرے تو اسے جائز قرار نہ دیں گے۔ البتہ اگر ثمن کا علم اسی مجلس (عقد بیع کی مجلس) کے اندر ہو گیا ہو تو درست ہے اور اسے اختیار حاصل ہونے کا حکم ہوگا۔ لہذا اگر وہ عقد بیع اختیار کرے تو استحساناً اس کے ذمہ گیارہ فی صدی واجب ہونے کا حکم ہوگا۔

اسی طریقہ سے اگر اس شئے کو بیع تولیہ کے طور پر فروخت کرے اور خریدار اس سے آگاہ نہ ہو کہ اس کو کتنی قیمت میں ملے گی تو درست قرار نہ دیں گے۔ البتہ اگر ثمن کا علم اسی مجلس کے اندر ہو گیا ہو تو درست قرار دیں گے اور اسے اختیار حاصل ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ (محیط سرخسی)

کوئی شخص ایک کپڑا دس دراہم میں خریدے، اسکے بعد اس کے بدلہ کپڑا اور ایک دینار عطا کرے تو اس صورت میں راس المال دس دراہم شمار ہوگا۔ حتیٰ کہ اگر اسے بطور بیع مرابحہ بیچے تو دوسرے پر دس دراہم کی ادائیگی کا وجوب ہوگا۔ کوئی شخص ایک کپڑا دس دراہم کے بدلہ جو اس بستی کے نقد (دراہم و دینار وغیرہ) برعکس اور وہاں غیر مروج ہوں خریدے اور اسے ایک درہم کے نفع کے ساتھ فروخت کرے تو دس دراہم اور کردہ دراہم کے مانند ہی ملیں گے البتہ ایک درہم اس بستی کے نقد کے اعتبار سے ملنے کا حکم ہوگا۔

اگر راس المال (اصل مال) کی جانب نفع منسوب کرتے ہوئے کہے کہ میں تیرے ہاتھ دس گیارہ فی صدی نفع کے ساتھ فروخت کرتا ہوں تو اس صورت میں نفع کو ثمن کی جنس سے قرار دینے کا حکم ہوگا۔ (محیط)

اگر خریدار کھرے دراہم کی جگہ کھوٹے دراہم کی ادائیگی کرے اور فروخت کنندہ اس سے چشم پوشی اختیار کرے تو اس کے لئے یہ درست ہے کہ کھرے دراہم کے اعتبار سے نفع حاصل کرکے بطور بیع مرابحہ بیچے گا۔ (محیط سرخسی) کوئی شخص بطور بیع مرابحہ اسباب (برتن وغیرہ) بیچے اور اسے یہ اطلاع دے کہ اس کا راس المال سو دینار ہیں۔ پھر خریدار یہ چاہے کہ اسکو ثمن کی ادائیگی کردے اور وہ کہے کہ میں نے اسے شامی دیناروں کے معاوضہ میں خریدا ہے۔ درآنحالیکہ یہ بیع مرابحہ شام میں نہیں بلکہ بغداد میں ہوئی ہو تو اس صورت میں امام محمد رح فرماتے ہیں کہ اسے بغداد کے درہم و دینار (وغیرہ) کے علاوہ کسی اور جگہ کا نقد (درہم و دینار) ملنے کا حکم نہ ہوگا۔ اگر وہ اسکے شامی دیناروں کے ذریعہ خریدنے کے شاہد پیش کردے تو اسکے گواہوں کے قابل قبول ہونے کا حکم ہوگا۔ اور خریدار کو خریدنے یا نہ خریدنے کا حق حاصل ہوگا۔ (محیط)

اگر خریدار خرید کردہ شئے کسی کو بطور ہبہ دیدے، اسکے بعد اپنے ہبہ سے رجوع کرلے تو اسے اسکو بطور بیع مرابحہ فروخت کرنا درست ہوگا۔ اسی طریقے سے اگر وہ بیچ دے، اس کے بعد اسے اقالہ یا خیار یا عیب کے باعث واپس مل جائے تب بھی مذکورہ بالا حکم برقرار رہے گا۔ البتہ

البتہ اگر وہ بیع مکمل ہو گئی ہو اس کے بعد ہبہ یا میراث کے باعث اسی کے پاس لوٹ آئی ہو تو اسے بطور بیع مرابحہ فروخت کرنا درست نہ ہو گا۔

اگر ساری خرید کردہ شے اس طرح کی ہو جو ناپ کر یا وزن کر کے یا گن کر دیجاتی ہو اور اعداد کے اندر نمایاں فرق نہ ہو تو خریدار کو اس کے اندر سے تھوڑی مقدار فروخت کرنا درست ہو گا۔

اگر وہ خرید کردہ شے ساری مختلف و غیر یکساں ہو یا اعداد کے اندر فرق ہو کہ بعض عدد بڑا اور بعض چھوٹا ہو۔ لہذا اگر بطور بیع مرابحہ بعض کو غیر تقسیم شدہ بیچے تو درست ہو گا۔ اور متعین کر کے بیچنے کی صورت میں اگر قیمت اکٹھی ہو تو درست نہیں۔ اور اگر ہر ایک کی قیمت الگ ذکر کی گئی ہو تو امام ابو حنیفہ رح و امام ابو یوسف رح فرماتے ہیں کہ اس ذکر کردہ قیمت پر نفع حاصل کر کے بطور بیع مرابحہ فروخت کرنا درست ہو گا۔ (حاوی)

اگر کوئی شخص بیع سلم میں ایک جنس کے دو کپڑوں کے اندر دس دراہم کی ادائیگی کرے اور ان دونوں کپڑوں کی نوع، جنس، صفت اور گز کی تعداد کو مساوی طور پر ذکر کر دے اور بیع سلم کی مدت آجائے پر ان دونوں کے اوپر قابض ہو جائے۔ اس کے بعد ان دونوں کو پانچ فی صدی پر نفع کے ساتھ فروخت کرنا چاہے تو جب تک کہ ذکر نہ کر دے کراہت سے خالی قرار نہ دیں گے۔

امام ابو یوسف رح و امام محمد رح فرماتے ہیں خواہ ذکر نہ کرے مگر باعث کراہت نہ ہو گا۔ (کافی)

کوئی شخص ایک کپڑا خریدے اور اس خریدے ہوئے کپڑے کا نصف حصہ جل جائے تو یہ درست نہیں کہ باقی ماندہ نصف کو نصف قیمت پر بطور مرابحہ بیچ دے خواہ باقی کپڑا گزوں کے لحاظ سے نصف کیوں نہ ہو (محیط)

اگر غلام کے غاصب کے لئے بحکم قاضی قیمت غلام کی ادائیگی کے لئے کہا گیا ہو غلام کی اس قیمت کی ادائیگی جو اس کے مفرور ہونے کے وقت تھی، اس کے بعد مفرور غلام لوٹ آئے تو غصب کرنے والے کیلئے درست ہے کہ اسے بطور مرابحہ تاوان میں ادا کردہ قیمت کے مطابق بیچ دے لیکن اسے یہ کہنا ہو گا کہ یہ غلام مجھے اتنی قیمت میں ملا ہے۔

اسی طریقہ سے اگر کوئی غلام بعوض شراب خرید کر اس پر قابض ہو جائے، اس کے بعد وہ غلام مفرور ہو جائے۔ اور قاضی خریدار کو یہ حکم کرے کہ وہ فروخت کنندہ کو قیمت کی ادائیگی کر دے تب بھی مذکورہ بالا حکم برقرار رہے گا۔ (فتاوی کبری)

کوئی شخص دوسرے شخص کو ایک کپڑا کچھ معاوضہ لینے کی شرط کے ساتھ ہبہ کرے اور دونوں باہم قابض ہو جائیں تو امام ابو حنیفہ رح فرماتے ہیں کہ صلح کے مال کی طرح اسکو بطور مرابحہ فروخت کرنا درست نہ ہو گا۔ مگر امام ابو یوسف رح فرماتے ہیں کہ اگر معاوضہ قیمت ہبہ کی مانند ہے تو اس کے اس طرح کہنے میں کوئی حرج نہیں کہ میں نے یہ مال اتنے میں لیا ہے یہ نہ کہے کہ میں نے اسے اتنے میں خریدا ہے

کسی شخص کو کوئی غلام ترکہ میں ملے اور وہ اسے ہزار دراہم میں فروخت کرے اس کے بعد دونوں باہم قابض ہونے کے بعد یا قبضہ سے قبل اقالۂ بیع کر لیں اور وہ اسے بطور مرابحہ فروخت کرنا چاہے تو امام ابوحنیفہ رح فرماتے ہیں کہ اسے درست قرار دینے کا حکم نہ ہوگا (حاوی)

کوئی شخص ایک (من) مختوم (مہر زدہ یا متعین) گندم دو (من) مختوم جو غیر معین کے بدلہ بیچے اور دونوں قابض ہو جائیں تو گندم کو بطور مرابحہ فروخت کرنے میں کوئی حرج نہ ہوگا۔ اسی طرح ناپ کر اور تول کر دیجانے والی ہر شے کی ایک قسم کو دوسری قسم کے ساتھ فروخت کرنے کا مذکورہ بالا حکم ہوگا۔

کوئی شخص ایک قفیز گندم دو قفیز غیر معین جو کے بدلہ خریدے، اس کے بعد گندم کو چوتھائی گندم کے نفع کے ساتھ بیچے تو درست نہ ہوگا۔ اس کے برعکس اگر کوئی شخص چاندی کے ایک کنگن کو خرید کر ایک درہم کے نفع کے ساتھ فروخت کرے تو درست قرار دینے کا حکم ہوگا۔ (محیط)

کوئی شخص دو کپڑوں کو خریدے اور کسی کی قیمت ذکر نہ کرے تو ایک کپڑے کو بطور بیع مرابحہ فروخت کرنا درست نہ ہوگا، اور اگر ہر ایک کی قیمت علیحدہ ذکر کردی ہو تو امام ابوحنیفہ رح و امام ابویوسف رح فرماتے ہیں کہ بیع کے درست ہونے کا حکم ہوگا۔ امام محمد رح فرماتے ہیں کہ اسے ناجائز قرار دیں گے

کوئی شخص کوئی شے خریدے اور اس کی قیمت بہت زیادہ ہو، اس کے بعد اسی قیمت کے اوپر اسے بطور مرابحہ بیچے تو درست ہے۔ امام ابویوسف رح کے نزدیک اگر وہ اس طرح کا اضافہ کردے کہ جس قدر نقصان لوگ برداشت نہ کرتے ہوں تو میرے نزدیک اسے بطور مرابحہ بیچنا اس وقت تک درست نہ ہوگا۔ جب تک کہ یہ ذکر نہ کردے کہ میں نے زیادہ قیمت میں بیچا ہے

اگر دو آدمی ایسی چیز خریدیں جو ناپ کر یا تول کر یا اس طرح کی گن کر دیجانے والی چیز ہو باعتبار قیمت (وغیرہ) تقریباً برابر ہوں خریدے اور اسے تقسیم کرے تو اس صورت میں ہر ایک کو اپنا حصہ بطور مرابحہ فروخت کرنا درست ہوگا۔

اگر وہ کپڑا یا کپڑے کی طرح کوئی شے ہو اور اسے دونوں بانٹ لیں تو اس صورت میں ہر ایک کو بطور مرابحہ اپنا حصہ فروخت کرنا ناجائز ہوگا (محیط سرخسی)۔ کوئی شخص دراہم کے بدلہ دینار خریدے اور بطور مرابحہ یہ چاہے کہ دینار فروخت کردے تو اسے درست و جائز قرار نہ دیں گے (ظہیریہ)

کوئی شخص اسباب خرید کر اس کی قیمت سے زیادہ اس پر رقم ڈال دے اور اسے اس رقم [۱] پر بطور مرابحہ فروخت کرے تو درست ہے لیکن یہ نہ کہنا چاہئیے کہ مجھے اتنے میں ملا ہے

[۱] - وہ قیمت جو کپڑے وغیرہ پر ڈال دی جاتی ہے اور اصل قیمت سے مختلف ہوتی ہے ۱۲

اسی طرح اگر کوئی چیز بطور ترکہ ملے یا بطور ہبہ پائے اور اس کے اوپر رقم ڈال کر بطور مرابحہ فروخت کرے تو اسے بھی درست قرار دیں گے۔ یہ ساری تفصیل اس صورت میں درست ہے کہ فروخت کنندہ اس سے آگاہ ہو کہ خریدار اس سے واقف ہے کہ رقم اور ثمن یکساں نہیں اگر وہ اس سے آگاہ ہو کہ اس کے نزدیک ثمن اور رقم یکساں ہیں تو ایسا کرنے کو خیانت قرار دیں گے۔ لہذا خریدار کو واپسی کا حق حاصل ہوگا۔ (محیط سرخسی)

اگر کوئی شخص نصف غلام سو دراہم میں خریدے اس کے بعد باقی نصف دو سو دراہم میں خریدے۔ تو اسے یہ حق حاصل ہے کہ جس نصف کو چاہے اس کے ثمن کے اوپر بطور مرابحہ بیچ دے اور اگر مرضی ہو تو تمام کو تین سو دراہم میں بطور مرابحہ بیچ دے (حاوی)

نقش نگاری، رنگائی۔ دھلائی کی مزدوری راس المال (اصل مال) اسی طرح بکریاں ہانکنے کی اجرت، باربرداری کی اجرت اور بٹنے کی اجرت راس المال میں ملانی درست ہوگی۔ بنیادی بات یہ ہے کہ تاجروں کے عرف کو بیع مرابحہ کے اندر قابل اعتبار قرار دیں گے۔ لہذا ان کے عرف کے اعتبار سے جن چیزوں کا راس المال میں ملانا درست ہوگا۔ انہیں ملائیں گے۔ ورنہ ان کو راس المال میں نہ ملانے کا حکم ہوگا۔ (کافی)

جتنا اس نے دوران سفر کرایہ اور کھانے وغیرہ سے اپنے اوپر خرچ کیا ہو اسے راس المال میں نہ ملائے۔ اس لئے کہ ایسا کرنا خلافِ عرف ہے اور اس کا عرف نہ ہونا عیاں ہے (مبسوط)

بکریاں وغیرہ چرانے والے کی مزدوری اور غلام کو کسی ہنر کی تعلیم یا تعلیم قرآن یا علم کے درس یا شاعری کی تعلیم کی اجرت یا مال کو بحفاظت جس مکان میں رکھا گیا ہو اس کا کرایہ راس المال کے اندر نہ ملانے کا حکم ہوگا

اسی طریقے سے اناج کی حفاظت کرنے والے یا غلاموں کی حفاظت کرنے والے کی اجرت بھی راس المال میں شامل نہ کریں گے۔ اسی طریقہ سے چابک سوار بیطار، مفرور غلام کو پکڑ کر لانے والے کی اجرت خدمت گذاروں کی اجرت کسی جرم کے تاوان اور جو کچھ اس سے راستہ میں ظلماً لیا ہو اسے راس المال میں شامل نہ کریں گے۔

لیکن اس شکل میں کہ ان کے ملانے کا رواجاً اور عادتاً۔ چیزیں راس المال میں ملائی جاتی ہوں تو اور بات ہے (نہر الفائق) راس المال میں پچھنے لگانے والے کی مزدوری کو نہ ملائیں گے۔ اور اناج کے ثمن کے اندر ناپنے والوں کی مزدوری کا اضافہ کریں گے۔ (حاوی) روایت کے ظاہر کے مطابق راس المال میں دلال کی اجرت بڑھائی جائے گی۔ چوپاؤں کے عقد بیع کے اندر جھولوں یا اس طرح کی اشیاء کی قیمت شامل نہیں کی جائے گی۔ غلام کی بیع کے اندر کپڑے اور کھانے کے خرچ کو بھی شامل کریں گے۔ لیکن اسراف اور بے جا اضافہ کو شامل نہیں کریں گے۔ جانوروں کے چارہ کی قیمت راس المال میں ملائیں گے۔ البتہ اگر اون، دودھ یا روغن وغیرہ

پیدا ہونے کے بعد اس کو ملجائے تو چارہ کی قیمت کے بقدر منہا کر کے باقی ماندہ کو راس المال میں شامل کریگا حکم ہوگا اس کے برعکس اگر وہ غلام یا مکان یا چوپایہ کو اجرت کے اوپر دے کہ اس کی اجرت حاصل کرائے تو ان اشیاء پر اس کا جو خرچ آیا ہو وہ راس المال میں شامل کر کے بطور مرابحہ بیچے گا اسلئے کہ اجرت کے پیدا ہونے اور اس کے وجود کا تعلق ان اشیاء کی ذات سے نہیں ہے اسی طرح مرغی کے انڈوں کا حساب لگایا جائے گا اور جتنا (ان پر) زیادہ خرچ ہوا ہوگا اسے راس المال میں شامل کرنے کا حکم کیا جائے گا۔ کنواں کھودے جانے، کہگل لگانے اور گچ کرانے کی مزدوری جس وقت تک یہ اشیاء گھر میں موجود ہوں۔ راس المال میں شامل کرے گا۔ اور ان چیزوں کے زائل وختم ہوجانے کی شکل میں شامل نہ کرنے کا حکم ہوگا۔

اسی طرح انگور اور کھیتی کو سینچنے کی مزدوری اور ان کو سنوارنے و ٹھیک کرنے کی مزدوری بھی شامل کیجائے گی۔ اگر کپڑے کو بذاتِ خود دھوئے یا اپنے آپ کہگل لگائے یا اسی طرح اور کام خود کرے تو راس المال میں کچھ شامل کرنے کا حکم ہوگا۔ اسی طریقہ سے اگر ایسے امور بطور احسان یا بطور عاریت دیدے تب بھی مذکورہ بالا حکم برقرار رہے گا۔ (فتح القدیر)

نالیاں بنوانے، پانی کے پشتہ باندھنے، جوتنے، درخت لگانے اور نہر کی کھدائی کے اندر جس قدر خرچ ہو وہ ان اشیاء کے باقی رہنے تک راس المال کے ساتھ شامل کرے گا۔ اسی طرح میوہ چننے اور پھل جھاڑنے والے کی مزدوری بھی راس المال میں شامل ہوگی۔ ان کے محافظ کی مزدوری راس المال میں شامل نہیں ہوگی۔ (محیط سرخسی)

کوئی شخص ایک بکری خریدے اور اس کو ذبح کرنے کھال اتارنے اور نمک دینے کی خاطر کسی کو اجرت رکھے تو ان کی مزدوری کو راس المال میں شامل کرنے کا حکم ہوگا۔ اسی طرح اگر تانبہ خریدے۔ اس کے برتن بنانے کی خاطر کسی کو اجرت پر متعین و مقرر کرے تو اس راس المال میں اس کی اجرت بھی شامل کیجائے گی۔

اسی طرح اگر لکڑی ہو اور دروازہ بنانے کی خاطر کوئی بڑھئی مقرر کرے تو اس کی اجرت بھی اسمیں شامل ہوگی۔ اسی طریقہ سے اگر لکڑی خریدے اور جلا کر کوئلہ بنائے تو ایک آگ جلانے والے کوئلہ کو نکالنے والے اور بھٹی بنانے والے کی مزدوری راس المال میں شامل کرنے کا حکم ہوگا (محیط)

کوئی شخص غلام کا عقدِ نکاح کردے تو اس کے مہر کو راس المال میں شامل نہ کرنے کا حکم ہوگا اگر باندی کا عقدِ نکاح کردے تو اس کے راس المال میں سے مہر کم نہ کرنے کا حکم ہوگا۔ اگر موتی خرید کر اسکے اندر سوراخ کرائے تو راس المال میں اس کی مزدوری شامل کرنے کا حکم ہوگا اگر یاقوت ہو اور اس کے اندر سوراخ کرنا اسے ناقص کردیتا ہو تو سوراخ کرانے کی اجرت راس المال میں شامل نہ کریں گے۔

اگر سوراخ کرانے کے باعث اس کی قیمت کے اندر اضافہ ہوتا ہو یا سوراخ کرانا ناگزیر ہو

تو راس المال میں شامل کرنے کا حکم کیا جائے گا۔ اگر استر اور ابرا خرید کر دونوں کا جبہ بنالے اور اسکے اندر ایسی روئی بھرے جو اسے بطور وراثت یا بطور ہبہ ملی ہو تو اس صورت میں سلائی اور دھلائی کو ثمن میں شامل کرنے کا حکم کیا جائے گا۔ اگر بطور وراثت اسے کپڑا ملے اور اس کپڑے کے نیچے خود خرید کردہ پوستین لگائے یا بطور میراث ملا ہوا پوستین لگائے اور ابرا اس کا خود خرید کردہ ہو تو سلائی اور پوستین کا ثمن راس المال میں شامل کرنے کا حکم ہوگا۔

اگر دو کپڑوں میں سے ایک خود خرید کردہ اور دوسرا بطور میراث ملا ہوا ہو۔ اس کے بعد دونوں کپڑے بطور مرابحہ فروخت کرتے ہوئے کہے کہ میں نے یہ دونوں دس دراہم میں لئے ہیں تو درست نہ ہونے کا حکم ہوگا۔ اس لئے کہ اس نے میراث کے کپڑے کو کسی شئے کے بدلہ نہیں خریدا۔ اگر وہ بطور ترکہ ملا ہوا کپڑا ایک درہم خرچ کر کے عصفر کے ذریعہ رنگ دے یا پھر دونوں کو بطور مرابحہ بیچے اور کہے کہ مجھے دس دراہم میں مل سکا ہے تو بطور مرابحہ فروخت کرنا درست ہوگا۔

(محیط سرخسی)

اگر فروخت کنندہ بیع مرابحہ کے اندر خیانت کا ارتکاب کرے تو خریدار کو یہ حق حاصل ہوگا کہ اگر مرضی ہو تو پوری قیمت میں لے لے ورنہ چھوڑ دے۔ اگر بیع تولیہ میں وہ خیانت کرے تو ثمن میں سے کم کرنے کا حکم ہوگا۔ امام ابوحنیفہ رح یہی فرماتے ہیں۔ خیانت کی شکل میں اگر خرید کردہ شئے لوٹانے سے قبل ضائع ہو جائے یا اس کے اندر کوئی ایسی بات پیدا ہو جائے کہ جس کے باعث فسخ بیع ممنوع ہو جاتا ہو۔ اور یہ خیانت کے ظہور کے وقت ہوا ہو تو خریدار کو پوری قیمت پر لازم ہونے کا حکم ہوگا۔ اور اس کا اختیار امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک باطل وکالعدم ہونے کا حکم کیا جائے گا۔

امام محمد رح کے مشہور قول کے مطابق یہی حکم ہے۔ (کافی) اگر خرید کردہ شئے کے اندر کوئی عیب ہو اور اسے خریدار سے چھپایا جائے۔ اس کے بعد خریدار اسے دیکھے مگر اس کے باوجود اسکے اوپر رضامند ہو جائے تو اسے بطور مرابحہ فروخت کرنا درست ہوگا۔ اسی طرح اگر وہ بطور مرابحہ خریدے اس کے بعد اسے اس کا مالک لے آئے۔ تو اسے یہ حق حاصل ہوگا کہ جتنی قیمت میں لیا ہو اس کے اوپر نفع لیتے ہوئے بطور مرابحہ بیچ دے۔ (حاوی)

اگر خرید کردہ شئے فروخت کرنے والے یا خریدار کے پاس رہتے ہوئے کسی آسمانی آفت یا خریدار کے فعل یا خود خرید کردہ شئے کے فعل کے باعث عیب دار ہو جائے تو اسے بطور مرابحہ کل ثمن کے اوپر ذکر کے بغیر امام ابوحنیفہ رح وامام ابویوسف رح اور امام محمد رح کے نزدیک فروخت کرنا درست ہوگا۔

اسی طرح اگر خرید کردہ شئے کے اندر کچھ اضافہ ہو جائے مثلاً اون یا بچہ اور وہ اضافہ اس کے پاس باقی بھی ہو۔ اس کے بعد خود اس کے فعل یا کسی اور شخص کے فعل کے باعث ضائع

ہو جائے تو ذکر کے بغیر اسے بطور مرابحہ فروخت کرنا درست نہ ہوگا۔ اور آسمانی آفت سے ضائع ہونے کی صورت میں ذکر کے بغیر بطور مرابحہ فروخت کرنا درست ہوگا۔

کوئی شخص ثیبہ[۱] باندی خرید کر اس کے ساتھ ہمبستری کرے۔ تو کچھ ذکر کے بغیر اسکو فروخت کرنا درست و جائز ہوگا۔ اور کنواری ہو تو ذکر کے بغیر (کہ وہ کنواری ہے) اسے بطور مرابحہ فروخت کرنا درست و جائز نہ ہوگا۔ (محیط)

کوئی شخص کپڑا خریدے اور اسے چوہا کاٹ دے یا وہ کپڑا آگ میں جل گیا اور وہ عیب دار ہو گیا، تو بیان کے بغیر اسے بطور مرابحہ فروخت کرنا درست ہوگا۔ اور اگر اسکو لپیٹ دینے یا اسے کھولنے کے باعث مسک کر اس کے اندر عیب پیدا ہو جائے تو اس کے بارے میں ذکر کرنا ضروری ہوگا (کافی)

کوئی شخص زمین یا دار کو کرایہ کے اوپر دے درآنحالیکہ اس کے اندر کوئی عیب پیدا نہ ہوا ہو تو اس کے لئے ذکر کے بغیر بطور مرابحہ فروخت کرنا درست ہوگا۔ اگر کسی چیز کو ادھار خریدے تو ذکر کے بغیر اسے بطور مرابحہ نہ بیچنا چاہیئے۔ یہ ایسی مدت کے متعلق حکم ہوگا جس کی شرط لگادی گئی ہو اور بوقت عقد بیع اگر اس مدت کی شرط نہ لگائی ہو مگر تاجروں میں اس کا دستور و رواج ہو مثلاً اکثر اوقات بیع میں یہ ہوتا ہے کہ چیز بیچ کر اس کی قیمت کا فوری طور پر پوری کا مطالبہ نہیں کیا جاتا۔ بلکہ فروخت کنندہ ہر ماہ یا ہر روز تھوڑی تھوڑی رقم وصول کرتا ہے تو ایسی شکل میں اکثر مشائخ (فقہاء) فرماتے ہیں کہ ذکر کرنا ضروری ولازم نہ ہوگا۔ اس کے بعد جس مدت کی شرط لگائی گئی ہو اگر ایسی شکل میں ذکر کے بغیر بیچے درآنحالیکہ خریدار اس سے واقف ہو تو اسے یہ حق حاصل ہوگا کہ اگر مرضی ہو تو بخوشی اسے لیلے ورنہ لوٹادے (محیط)

لہذا اگر خریدار خرید کردہ شئے کو ضائع کردے یا خود ضائع ہو جائے اس کے بعد لگائی گئی مدت کی شرط سے واقف ہو تو بیع کے واجب ولازم ہونے کا حکم کیا جائے گا (نہر الفائق)

کوئی شخص قرض کے بدلہ قرضدار سے کوئی شئے اتنے پیسوں میں خریدے کہ دوسرا شخص ان پیسوں میں نہ خرید تا تو اس صورت میں اسے ذکر کے بغیر بطور مرابحہ فروخت کرنا درست نہ ہوگا اور اگر دوسرا شخص اتنے پیسوں میں لے سکتا تھا تو بطور مرابحہ فروخت کرنا درست ہوگا۔ چاہے بلفظ "خرید" لے یا بلفظ "صلح" روایت کے ظاہر کے مطابق خرید اور صلح کے اندر فرق ہوگا۔ (ظہیریہ)

ہر وہ مقام جہاں ذکر و بیان کرنا فروخت کنندہ پر لازم ہو اور فروخت کنندہ بیان نہ کرے تو خریدار اس سے واقف ہونے پر اسے یہ حق ہوگا کہ اگر مرضی ہو تو پوری قیمت میں بیع کی تکمیل کردے ورنہ خرید کردہ شئے لوٹادے۔ لہذا خرید کردہ شئے اس کے پاس باقی نہ ہونے کی صورت میں اسے پوری قیمت دینی پڑے گی۔ اور اختیار حاصل نہ ہوگا (حاوی)

اگر فروخت کنندہ تھوڑی قیمت خریدار سے نہ لے اور چھوڑدے تو خریدار باقی ثمن کے اوپر بطور

[۱] شادی شدہ عورت، وہ جسکا پردۂ بکارت ختم ہو چکا ہو ۱۲

مرابحہ بیچے گا اسی طریقہ سے فروخت کرنے کے بعد اگر وہ کم کردے تو خریدار اسے دوسرے خریدار سے نفع کے حصہ[1] سمیت کم کرے گا۔ اگر فروخت کنندہ اسے بیع مرابحہ سے بیع تولیہ کردے تو دوسرے خریدار کے ساتھ بھی یہی کرنے کا حکم ہوگا۔

اگر خریدار ثمن میں اضافہ کردے تو اسے اصل و اضافہ دونوں کے اوپر بطور مرابحہ فروخت کرے گا امام ابوحنیفہ رح امام ابویوسف رح، امام محمد رح یہی فرماتے ہیں۔ کوئی شخص کپڑا خریدے اور اس کے ثمن کی ادائیگی نہ کی ہو۔ اس کے بعد اسے نفع کے ساتھ بیچے تو درست ہے۔ لہذا اگر اس کو اس کے بعد ایک ماہ کی چھوٹ اور مہلت دیدی گئی ہو تو اس کے اوپر یہ لازم نہ ہوگا کہ اپنے خریدار کو بھی ثمن کی ادائیگی میں مہلت عطا کرے۔ (محیط)

اگر خریدار کو مکمل ثمن ہبہ کردیا جائے تو جتنے کے اندر خریدا ہوا ہے۔ بطور مرابحہ فروخت کرنا درست ہوگا۔ (حاوی) کوئی شخص ایک کپڑا خرید کر اسے نفع کے ساتھ فروخت کرے اس کے بعد اسے خریدے تو اس صورت میں بطور مرابحہ فروخت کرنا نہ چاہئے۔

امام ابوحنیفہ رح یہی فرماتے ہیں۔ امام ابویوسف رح امام محمد رح فرماتے ہیں۔ اخیر ثمن کے اوپر بطور مرابحہ فروخت کرنا درست ہوگا۔ کوئی شخص دس دراہم میں ایک کپڑا خرید کر اسے پندرہ دراہم میں فروخت کرے۔ اور دونوں قابض ہوجائیں۔ اس کے بعد اسے دس دراہم میں خریدے تو اسے بطور مرابحہ پانچ دراہم میں فروخت کرتے ہوئے کہے کہ مجھے پانچ دراہم میں پڑا گیا ہے۔ یہ نہ کہنا چاہئے کہ میں نے پانچ دراہم کے اندر خریدا ہے۔ اگر اسے دس دراہم کے اندر خرید کر بیس دراہم میں فروخت کرے پھر اسے دس دراہم میں خریدے تو اسے بطور مرابحہ فروخت کرنا درست نہ ہوگا۔

کوئی غلام جسے تجارت کرنے کی اجازت عطا کی گئی ہو اور وہ اتنا مقروض ہو جو قیمت غلام کو گھیرے ہوئے اور اس کے بقدر ہو۔ اور اس نے اس کپڑے کو دس دراہم میں خرید کر اپنے آقا کے ہاتھ پندرہ دراہم میں فروخت کیا ہو تو اس صورت میں اس کا آقا دس دراہم میں بطور مرابحہ بیچے گا اگر اس کا آقا دس دراہم میں خرید کر غلام کے ہاتھ پندرہ دراہم کے اندر فروخت کرے تو وہ غلام دس دراہم میں نفع کے ساتھ بیچے گا۔ مکاتب حکم کے اعتبار سے اسی غلام کی طرح ہوگا۔ اگر اس کا آقا یہ ذکر کردے کہ میں اپنے مقروض بے جسے میں نے اجازت تجارت دے رکھی تھی۔ یا مکاتب غلام سے اسے خریدا ہے تو اس صورت میں اسے بطور مرابحہ پندرہ دراہم میں فروخت کرنا درست ہوگا۔ (کافی) اگر مالک کا مالک مضاربت کے مال کو اپنے مضارب[2] سے خریدے تو اسے

---

[1] یعنی نفع کی جتنی مقدار اس کے حصہ میں آتی ہے ۱۲

[2] جس کے ساتھ شرکت مضاربت ہو۔ یعنی ایک کا مال ہو اور ایک کی محنت اور نفع میں دونوں برابر کے شریک ہوں ۱۲

بطور مرابحہ اس کے حصہ کے نفع کے اوپر فروخت کرنا درست ہوگا - اسی طرح ایسے شخص سے خریدنے کی شکل میں جس کی شہادت اس کے حق میں قابل قبول نہ ہو - امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک مذکورہ بالا حکم برقرار رہے گا : (محیط سرخسی)

اسی طرح کا شریک جس نے شرکت عنان کر رکھی ہو کوئی شئے خریدے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ وہ بطور مرابحہ بیچ دے - یہ حکم اس چیز کے خاص شریک ہی کے ہونے کی صورت میں اور اسے اپنی ہی خاطر خریدنے کی شکل میں ہے - اور اگر وہ چیز مشترک ہو اور اسے خاص طور پر اپنے لئے خریدے تو اس کے لئے درست ہے کہ شریک کا حصہ جتنے میں خریدا ہو اسکے حساب سے بطور مرابحہ بیچے اور اپنے ذاتی حصہ کو بطور مرابحہ بیچے (حاوی)

کوئی شخص ایک غلام کو ہزار دراہم میں خریدے اور دونوں قابض ہو جائیں - پھر اسے ہزار دراہم گیارہ سو دراہم پر بطور مرابحہ بیچے - اور دونوں قابض ہو جائیں اس کے بعد دوسرے خریدار کو علم ہو کہ پہلی خریداری ہزار دراہم کے اوپر تھی اور وہ نزاع کرے اور اس بات کے اوپر شاہد پیش کردے - لہذا فروخت کنندہ کہے کہ پہلے میں اسے ہزار دراہم میں خرید چکا ہوں - اس کے بعد اسے فروخت کنندہ کو ہبہ کر کے گیارہ سو دراہم میں خریدا ہے تو اس صورت میں اس کے قول کی تصدیق نہ کرنے کا حکم ہوگا -

لہذا اگر وہ خریدار کے علم پر اس کا حلف لے کہ بوقتِ ہبہ اور گیارہ سو دراہم میں خریداری کے وقت یہ موجود تھا - تو اس سے اس کی واقفیت کے اوپر قسم لینے کا حکم ہوگا - اگر پہلا خریدار اس کا مدعی نہ ہو بلکہ کہے کہ یہ سو دراہم میں اس کی بار برداری اور اس کے کھانے کے اندر جس جگہ سے خریدا تھا وہاں سے اس جگہ تک لانے کے اندر خرچ و صرف کر چکا ہوں ،

لہذا اگر وہ بطور مرابحہ بیچتے ہوئے یہ کہے کہ مجھے اتنی قیمت میں پڑا ہے تو اس کے قول کو بحلف قابل اعتبار دیں گے - اگر یہ کہے کہ میں اسے گیارہ سو دراہم میں خرید چکا ہوں تو اس کے بارے میں اسکے اس قول کو کہ ایک سو دراہم اس کے لانے کے اندر خرچ ہوئے ہیں - قابل قبول نہ ہوگا

کوئی شخص ایک کپڑے کو پندرہ دراہم میں خرید کر اس کے ثمن کی ادائیگی کر دے - اس کے بعد اسے یازدہ[1] کے نفع کے ساتھ بیچے اور یہ اطلاع دے کہ مجھے دس دراہم میں پڑا ہے - اس کے بعد دس دراہم مزید نفع لے پھر کہے کہ مجھ سے غلطی ہوئی مجھے پندرہ دراہم میں پڑا ہے اور خریدار اس کو غلط قرار دے تو اس راس المال کے دعوے کے اندر فروخت کنندہ کی دلیل کو قابل قبول قرار نہ دیں گے - اگر خریدار اس کے قول کی تصدیق کرے تو اس سے کہیں گے کہ ساڑھے پانچ دراہم

---

[1] یعنی ہر دس دراہم کی نئے گیارہ دراہم میں ۱۲

کی ادائیگی کرے یا خرید کردہ شے کو لوٹادے۔ امام ابو یوسف رح یہی فرماتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ رح فرماتے ہیں کہ خریدار سے اضافہ نہ لینے کا حکم ہوگا۔ محض فروخت کنندہ سے کہیں گے کہ اگر تیری مرضی ہو تو بیع فسخ وختم کرکے کپڑا لیلے - اور جو تو لے چکا ہے وہ لوٹادے۔ اور اگر تیری مرضی ہو تو۔ اتنے پیسوں میں جو تجھے ملے خرید کردہ شے کے حوالہ کہ اس سے زیادہ نہیں دیں گے۔

اگر خریدار کہے کہ حقیقتاً تونے پانچ دراہم میں خریدا اور خیانتاً اپنے راس المال کو دس دراہم بتلا رہا ہے اور اس کے اوپر اس سے حلف لینے کا قصد کرے تو امام ابو حنیفہ رح فرماتے ہیں کہ فروخت کنندہ سے حلف نہیں لیں گے۔ اگر فروخت کنندہ راس المال کے پانچ دراہم ہونے کا اقرار کرے یا اس کے اوپر شہادت پیش کردے تو امام ابو یوسف رح کے نزدیک لوٹانے کا حکم ہوگا۔ اور امام ابو حنیفہ رح فرماتے ہیں کہ لوٹانے کا حکم نہ ہوگا۔ بلکہ اگر خریدار چاہے تو خرید کردہ شے لوٹادے ورنہ جو ثمن کی ادائیگی کی ہے اس کے بدلہ لیلے۔

اگر مذکورہ بالا دونوں مسئلوں کے اندر بیع تولیہ ہو تو امام ابو یوسف رح فرماتے ہیں کہ اضافہ اور کمی دونوں صورتوں میں ایک دوسرے سے لوٹائیں گے کمی کی صورت میں امام ابو حنیفہ رح یہی فرماتے ہیں اضافہ کی صورت میں بھی ان کا قول باعتبار قیاس یہی ہے۔ اسی طریقہ سے اگر اس کپڑے کو دس دراہم پر ایک درہم کے نفع کے ساتھ خریدے تو تمام شکلوں میں اس کا حکم دہ یازدہ[۱] کا ہوگا۔ (محیط)

اگر کوئی شخص دہ یازدہ کے نفع کے ساتھ یا جو اس کی طرح ہو بیچے۔ لہٰذا خریدار ثمن سے واقف ہونے کے وقت اگر مرضی ہوگی تو اسے لیلے گا ورنہ چھوڑدے گا۔ اور اگر ثمن سے واقفیتِ عقد بیع کے وقوع سے قبل ہوگئی ہو۔ تو لوٹانے کا حق نہ ہوگا۔

کوئی شخص ایک کپڑے کو پانچ دراہم میں خریدے اور دوسرا شخص چھ دراہم میں دوسرے کپڑے کو خریدے، اس کے بعد دونوں کپڑوں کو ایک ہی صفقہ کے اندر نفع یا نقصان کے ساتھ بیچے تو ان دونوں کے راس المال کے اعتبار سے ثمن کے دونوں کے اوپر تقسیم ہونے کا حکم کیا جائے گا (حاوی) دس دراہم کی مالیت کے ایک کپڑے کو دس دراہم میں ہی خریدے۔ اور دوسرے بیس[۲] دراہم کی مالیت کے کپڑے کو۔ دس دراہم میں خرید حکم کرے کہ اپنے کپڑے کے ہمراہ اسے بیچ دے۔

لہٰذا وہ فروخت کرتے وقت خریدار سے کہے کہ دونوں کپڑے مجھکو بیس ہی دراہم کے اندر پڑے ہیں اور میں تیرے ہاتھ اکیس[۳] دراہم کے نفع کے ساتھ فروخت کرتا ہوں۔ لہٰذا وہ دونوں کو خرید کر اس کے اوپر قابض ہوجائے۔ اور جس نے حکم دیا تھا اسکے کپڑے کو عیب دار پاکر لوٹانا چاہے اور کہے کہ میں نے دونوں کپڑے ایک ہی صفقہ کے اندر بیس[۴] درہم میں خریدے تھے۔ اور

[۱] یعنی ہر دس دراہم والی شے گیارہ درہم میں ۱۲

ثمن اور نفع کے تین حصے کر کے اس کپڑے کو دو تہائی ثمن پر لوٹاتا ہوں اور فروخت کنندہ کہے کہ بیع دو صفقوں کے اندر واقع ہوئی لہذا نصف میں لوٹا لے تو اس صورت میں خریدار کا قول بحلف قابل اعتبار ہوگا۔ اور اس طرح حلف کرے گا کہ واللہ میں اس سے آگاہ نہیں کہ معاملہ اسی طرح ہے جس طرح فروخت کنندہ کہتا ہے۔ اگر دونوں شاہد پیش کر دیں تو اس صورت میں خریدار کے گواہ قابل قبول ہوں گے۔ اور فروخت کنندہ سے دو تہائی ثمن لوٹا لے گا۔ اور حکم دیا گیا شخص اپنے حکم دینے والے سے پندرہ دراہم لیکر پانچ دراہم دے گا۔

اگر خریدار دو صفقوں کا مدعی ہو اور فروخت کنندہ ایک صفقہ کا تو فروخت کرنے والے کا قول بحلف معتبر ہوگا۔ اور خریدار گواہ پیش کر دے تو اس کے گواہ قابل اعتبار ہوں گے۔ (کافی)

لہذا اگر خریدار فروخت کنندہ کے کپڑے کے اندر عیب پاکر اسے لوٹا دے تو دس دراہم میں حکم کئے گئے لوٹائے گا۔ اگر دونوں شاہد پیش کر دیں تو خریدار کے گواہ قابل قبول ہونیکا حکم ہوگا۔

اگر حکم دینے والے کا کپڑا عیب دار نظر آئے تو اسے پندرہ دراہم کے اندر لوٹائے اس لئے کہ خریدار دراصل پندرہ دراہم کا مدعی ہے۔ اور فروخت کنندہ پانچ دراہم زائد کا اعتراف کرے۔ لہذا اگر مرضی ہو تو تصدیق کر کے اس سے لیلے ورنہ ترک کر دے اور نہ لے۔ مشائخ (فقہاء) فرماتے ہیں یہ حکم فروخت کنندہ کے اپنے اقرار پر اصرار کی صورت میں ہے۔ اگر وہ اپنے اقرار کے اوپر جمتا نہ ہو تو یہ پانچ دراہم اسکو لینے درست نہ ہوں گے (محیط)

اگر کوئی شخص کوئی شے جتنے کے اندر اسے پڑی ہے دوسرے شخص کو تولیہ کے طریقہ پر دیدے اور خریدار کو یہ خبر نہ ہو کہ اسے کتنے پیسوں میں پڑی ہے تو بیع کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا۔ لہذا اگر فروخت کنندہ اسی مجلس کے اندر اسے آگاہ کرے تو بیع کے درست و صحیح ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ اور خریدار کو اختیار ہوگا کہ اگر مرضی ہو تو لیلے ورنہ رہنے دے۔ (کافی)

کوئی شخص دس دراہم کے اندر ایک کپڑا خریدے، اس کے بعد اسے دہ یازدہ کی کمی کے ساتھ فروخت کر ڈالے تو راس المال کے ہر دراہم کے گیارہ جزو کریں گے۔ لہذا کل ایک سو دس اجزاء ہوں گے۔ اس کے بعد ان میں سے گیارہ کے ایک جزو کو کم کریں گے۔ اور وہ دس دراہم ہو گئے اسی طریقہ سے یہ حکم ساری شکلوں میں نافذ ہوگا۔ جیسے اگر دوازدہ کی نقصان کے ساتھ فروخت کرے تو اس صورت میں ہر درہم کے بارہ حصے کرنے کا حکم ہوگا۔ لہذا کل ایک سو بیس ۱۲۰ حصے ہوں گے۔ اور ان میں سے بیس ۲۰ حصے ساقط ہونے کا حکم ہوگا۔ (محیط)

لہ یعنی بارہ ۱۲ درہم کی چیز دس دراہم میں نقصان کے ساتھ بیچی جائے۔

باب پانزدہم استحقاق کا ذکر

اگر کوئی خریدکردہ شے کا حقدار پیدا ہو جائے تو عقدِ اوّل کے حقدار کی اجازت پر موقوف رہنے کا حکم ہوگا۔ روایت کے ظاہر کے مطابق اس کے ٹوٹ جانے اور ختم ہونے کو واجب قرار نہ دیں گے (محیط) اس بارے میں اختلاف رائے ہے کہ بیع کے فسخ و ختم ہونیکا حکم کب ہوگا۔ درست قول کے مطابق جسوقت تک فروخت کنند • ثمن واپس نہ لیلے بیع کے فسخ و ختم ہونیکا حکم نہ ہوگا۔ یہاں تک کہ اگر حقدار بحکم قاضی یا قابض ہونے کے بعد اس سے قبل کہ خریدار فروخت کنندہ سے اپنا ثمن لوٹائے اجازتِ بیع عطا کردے تو درست ہونے کا حکم ہوگا۔ (نہر الفائق)

اگر خریدکردہ چیز ایک ہو مثلاً ایک غلام اور ایک کپڑا اور قابض ہونے سے قبل یا قابض ہونے کے بعد اس کے ٹکڑے کا کوئی اور مستحق پیدا ہوجائے تو خریدار کو باقی کے اندر اختیار ہوگا کہ اگر مرضی ہو تو اسکے ثمن کے حصّے کے بدلے لیلے ورنہ ترک کردے۔ اگر خریدکردہ دو چیزیں ہوں مثلاً کپڑے یا دو غلام اور دونوں کے قابض ہونے سے قبل ایک غلام کا کوئی حقدار نکل آئے تو خریدار کو اس صورت میں دوسرے کے اندر اختیار حاصل ہوگا۔ اور اگر دونوں پر قابض ہونے کے بعد کوئی حقدار پیدا ہو تو خواہ صفقہ الگ ہو جائے اسے دوسرے کے اندر اختیار حاصل نہ ہوگا۔ اگر خریدکردہ شے ناپ کردی جانے والی یا تول کردیجانے والی ہو اور قابض ہونے سے قبل اس میں سے کسی کا کوئی حقدار نکل آئے تو خریدار کو باقی کے اندر اختیار حاصل ہونے کا حکم ہوگا۔ اور اگر قابض ہونے کے بعد کوئی حقدار نکل آیا ہو تو امام ابوحنیفہ رحمہ سے اس بارے میں دو قسم کی روایاتؔ ہیں (محیط)

کوئی شخص اپنے پاس تین قفیز گندم رکھتا ہو اور اس میں سے ایک قفیز ایک شخص کے ہاتھ، اس کے بعد دوسرا قفیز دوسرے شخص اور تیسرا قفیز تیسرے شخص کے ہاتھ بیچ دے اور سب کو ناپ کردے پھر ان تین قفیزوں میں سے ایک قفیز کا کوئی مستحق پیدا ہو جائے۔ تو وہ قفیز تیسرے کو ملنے کا حکم ہوگا (ظہیریہ) اگر خریدکردہ شے یا چھینی گئی شے فروخت ہونے یا چھینے جانے کے وقت سے کوئی مستحق نکل آئے تو خریدار اپنی قیمت لوٹالے اور غصب کرنے والا بری الذمہ شمار ہوگا۔

ؔ یعنی ایک روایت کی رُو سے باقی کو لوٹانے کا خریدار کو اختیار حاصل ہوگا۔ اور دوسری روایت کے لحاظ سے اختیار نہ ہوگا۔ ۱۲۔

کوئی شخص ایک کپڑے کو خرید کر یا چھین کر اس کا قمیص سلوائے یا گندم خرید کر پسوائے یا بکری خریدنے کے بعد اسے حلال کر کے بھون لے۔ اس کے بعد اس کا کوئی مستحق نکل آئے تو خریدار کو ثمن لوٹانے کا حق ہوگا۔ اور غصب کرنے والا بری الذمہ نہ ہوگا۔ البتہ مالک کو اس سے ضمان لینے کا حق ہوگا۔ اور اگر کپڑے کو نہ سلوائے یا گوشت نہ بھونے تو اس صورت میں خریدار کو لوٹانا نادمت ہوگا اور غصب کرنے والا بری الذمہ قرار دیا جائے گا۔

اگر حقدار اس کی کوئی دلیل لے آئے کہ اس سر کا مالک میں ہوں۔ اور دوسرا اس کی دلیل لے آئے کہ اس کے گوشت کا میں مالک ہوں۔ اور تیسرا اس بات کی دلیل لائے کہ اس کی کھال میری ملکیت ہے۔ تب بھی فروخت کنندہ سے ثمن لینے کا حق نہ ہوگا۔ اسی طریقہ سے اگر ایک کپڑے کو خرید کر اسے نہ سلوائے اور ایک شخص اس پر کوئی دلیل لے آئے کہ ان آستینوں کا مالک میں ہوں۔ اور دوسرا اس بات کا ثبوت لے آئے کہ کلیاں میری ہیں۔ اور تیسرا اس کا ثبوت پیش کرے کہ باقی کپڑے کا مالک میں ہوں تب بھی خریدار کو فروخت کنندہ سے ثمن واپس لینے کا حق نہ ہوگا۔ (کافی)

اگر قابض ہونے سے قبل خرید کردہ شئے کا حق دار نکل آئے اور فروخت کنندہ اور خریدار دونوں مدعی ہوں کہ فروخت کنندہ اسے حقدار سے خرید چکا اور قابض ہونے کے بعد خریدار کے ہاتھ فروخت کیا ہے تو اس صورت میں ان دونوں کی گواہی کے قابل قبول ہونے کا حکم ہوگا۔ اگر فروخت کنندہ گواہ نہ پیش کرے تو قاضی دونوں کے درمیان عقدِ بیع فسخ وختم کردے گا۔ اور فروخت کنندہ ثمن کو لوٹا دے گا۔ اس کے بعد اگر فروخت کنندہ کو گواہ ملجائیں۔ تو وہ عقدِ بیع جسے قاضی توڑ چکا ہے۔ دوبارہ نہیں ٹوٹے گا

البتہ اگر خرید کردہ شئے پر قابض ہونے کے بعد استحقاق ہو تو اس صورت میں قاضی اس عقدِ بیع کو توڑ دے گا۔ اور خرید کردہ شئے بعد کے خریدار کے ذمہ پڑنے کا حکم ہوگا۔ اگر حکمِ قاضی کے بغیر دونوں عقدِ بیع توڑ دیں اور فسخ کردیں۔ اس طریقہ پر کہ خریدار اس سے ثمن طلب کرے اور وہ دیدے تو کسی صورت میں قاضی کا عقدِ بیع توڑنا ختم نہ ہوگا۔ اور بہرصورت برقرار رہے گا۔ اگر خریدار فروخت کرنے والے کی رضا کے بغیر عقدِ بیع توڑ دے تو بیع کے فسخ وختم ہونے کا اس وقت تک حکم نہ ہوگا۔ جب تک کہ قاضی ہی نہ توڑ دے اور فسخ نہ کردے۔ (حاوی)

"منتقیٰ" کے اندر ذکر کیا گیا ہے کہ کوئی شخص ایک غلام ہزار دراہم کے بدلہ خریدے اور قابض ہونے سے قبل یا قابض ہونے کے بعد فروخت کنندہ ثمن کے خریدار کو ہبہ کرے۔ اس کے بعد غلام کا کوئی مستحق نکل آئے تو خریدار کو فروخت کنندہ سے ثمن وصول کرنے کی کوئی صورت نہ ہوگی۔ اور اگر غلام کا حقدار اس سے قبل کہ غلام عطا کئے جانے کا اسکے لئے حکم کیا جائے۔ اجازتِ بیع دے۔ تو امام ابو حنیفہ رح فرماتے ہیں کہ بیع اور ہبہ دونوں کے درست وجائز ہونے کا حکم ہوگا۔ اگر ہبہ ثمن پر قابض ہونے سے قبل ہو تو فروخت کنندہ اس کے غلام کے آقا کو ضمان دے گا۔ قابض

ہونے کے بعد ہبہ کو درست قرار نہ دیں گے۔ لہٰذا خریدار کو اس کی ادائیگی کرے گا۔ اور وہ غلام کی طرح آقا کا ہوگا (محیط) زید عمرو سے کوئی غلام خریدے اس کے بعد اسے بکر ہبہ کردے اس کے بعد بکر خالد کے ہاتھ فروخت کرے، اس کے بعد خالد کے پاس رہتے ہوئے اس کا کوئی حقدار نکل آئے تو اس صورت میں جس وقت تک اپنے ثمن کو بکر سے نہ لے زید کو اپنا ثمن عمرو سے لینے کا حق نہ ہوگا۔ اور جس وقت لیلے گا تو زید بھی وصول کرے گا۔ (ظہیریہ)

زید کوئی غلام خرید کر قابض ہو جائے۔ اس کے بعد بکر کو ہبہ کردے۔ یا بطور صدقہ دے۔ اس کے بعد خالد آکر بکر کے ہاتھ سے اپنے حق کا ثبوت بہم پہونچا کر لیلے تو زید کو اپنے فروخت کنندہ سے ثمن واپس لینے کا حق ہوگا

اگر زید عمرو سے خریدے اور بکر کے ہاتھ فروخت کرکے اس کے حوالہ بھی کردے۔ اس کے بعد بکر کے پاس رہتے ہوئے کوئی حقدار اس کو لیلے تو امام ابوحنیفہ رح فرماتے ہیں کہ دوسرے خریدار کے ثمن واپس کرنے سے قبل پہلے خریدار کو اپنے فروخت کنندہ سے ثمن وصول کرنے کا حق نہ ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

اگر خریدکردہ باندی خریدار کے پاس رہتے ہوئے بچہ کو جنم دے جو کہ خریدار کے نطفہ سے نہ ہو اس کے بعد باندی کا گواہوں میں سے کوئی مستحق نکل آئے تو استحقاق کے اندر اس کے بچہ کو اسکے تابع قرار دیں گے۔ اگر خریدار یہ اعتراف کرے کہ اس باندی کا فلاں شخص مالک ہے تو بچہ کو اس کے تابع قرار نہ دیں گے۔ اگر مستحق کیلئے اصل شے کا حکم کردیا جائے اور زوائد (اضافہ مثلاً باندی کے بچہ وغیرہ) کا علم نہ ہو تو زوائد کو قاضی کے حکم کے اندر شامل قرار نہ دیں گے۔

اسی طرح اگر یہ اضافہ دوسرے کے ہاتھ میں ہو درانحالیکہ وہ غیر موجود ہو تو اس صورت میں بھی یہ اضافہ قاضی کے حکم میں شامل نہ ہوگا۔ (کافی)

کوئی شخص کسی خریدار سے کہے کہ میں غلام ہوں تو مجھے میرے آقا سے خریدلے اور وہ شخص خریدلے اس کے بعد پتہ چلے کہ وہ غلام نہیں بلکہ آزاد ہے۔ اس شکل میں اگر فروخت کنندہ موجود ہو اس طریقہ سے غیر موجود ہو کہ اس کی جائے قیام کا علم ہو تو اس غلام پر کچھ واجب و لازم ہونے کا حکم نہ ہوگا۔

اگر فروخت کنندہ اس طور پر غائب ہو جائے کہ جائے قیام کا علم نہ ہو تو خریدار اپنے ثمن کو اسی شخص سے وصول کرے گا جو یہ کہہ چکا تھا کہ میں غلام ہوں مجھے میرے آقا سے خریدلے۔ لہٰذا اگر یہ شخص اس بات پر قدرت رکھتا ہو تو اس نے جو کچھ خریدار کو لوٹایا ہو وہ اس شخص سے وصول کرے جو اس کو فروخت کرچکا تھا۔ (بحر الرائق)

کوئی شخص ایک دار کے اندر اپنے مجہول وغیر متعین حق کا مدعی ہو یعنی کسی حصہ کا مدعی ہو اور دعویٰ کیا گیا شخص منکر ہو۔ اس کے بعد دونوں کے درمیان سو دراہم کے اوپر صلح ہو جائے اور یہ سو دراہم دعویٰ کرنے والا لیلے۔ اس کے بعد دار کے حصہ کا کوئی حقدار نکل آئے تو مدعی دعویٰ کئے

گئے شخص سے کچھ وصول کرنے کا حق نہ ہوگا۔ اگر وہ سارے ہی دار کا مدعی ہو اور اس کے بعد سو دراہم کے اوپر صلح ہو جائے تو اس صورت میں صلح کے ٹوٹ جانے کو ضروری قرار دیں گے۔

اگر دعویٰ کرنے والا اس بات کے گواہ پیش کر دے تو اس کے گواہوں کو قابل قبول قرار نہ دیں گے۔ البتہ اگر اس بات کا مدعی ہو کہ دعویٰ کیا گیا شخص میرے حق کا اعتراف کر چکا ہے تو دعویٰ کو درست قرار دیں گے، اور گواہ قابل قبول شمار ہوں گے۔ (کافی)

اگر وہ شخص کسی متعین مقدار کا مدعی ہو، مثلاً چوتھائی مقدار، تو جس وقت تک دعویٰ کئے گئے شخص کے پاس اتنی مقدار رہا سو وقت تک دعویٰ کرنے والے سے کچھ وصول کرنے کا حق نہ ہوگا اور اس سے کم رہ جانے کی صورت میں استحقاق کے مطابق لوٹائے گا۔ (بحر الرائق)

کوئی شخص باندی خرید کر اس پر قابض ہو، اس کے بعد باندی اس بات کی مدعی ہو کہ وہ اصل ہی کے اعتبار سے آزاد ہے یا فلاں آدمی اس کا مالک ہے۔ یا فلاں کی آزاد کردہ یا ام ولد یا مدبرہ ہے۔ اور فلاں آدمی اس کے قول کی تصدیق کرے یا خریدار سے حلف لے اور وہ حلف سے انکار کرے تو فروخت کنندہ سے اپنے ثمن کے وصول کرنے کا حق نہ ہوگا۔ اگر فلاں آدمی اس بات کے گواہ پیش کرے کہ استحقاق کا مدعی ہی اس کا مالک ہے تو گواہوں کو قابل قبول قرار نہ دیں گے۔

اگر فروخت کنندہ کے اس اعتراف پر کہ حقدار ہی اس کا مالک ہے گواہ پیش کرے تو گواہ قابلِ قبول ہوں گے۔

اگر خریدار اس کے اصل ہی سے آزاد ہونے پر گواہ پیش کرے اور وہ اسکی مدعیہ بھی ہو۔ یا اس کے گواہ پیش کرے کہ فلاں آدمی اس کا مالک ہے اور وقوعِ بیع سے قبل وہ اسکو حلقۂ غلامی سے آزاد کر چکا ہے یا مدبّر یا ام ولد بنا چکا ہے تو اس کے گواہوں کی گواہی قابلِ قبول ہوگی۔ اور ثمن فروخت کنندہ واپس لیلے گا۔ (کافی)

کوئی شخص باندی خرید کر اس کے اوپر قابض ہو جائے، اسکے بعد دوسرے شخص کے ہاتھ بیچ دے، اس کے بعد دوسرا شخص تیسرے شخص کے ہاتھ بیچ دے، پھر باندی آزاد ہونے کی مدعیہ ہو۔ لہذا تیسرا شخص فروخت کنندہ کو لوٹا دے اور وہ قبول کرلے، اس کے بعد دوسرا شخص پہلے کو لوٹانا چاہے اور وہ قبول نہ کرے تو مشائخ (فقہاء) فرماتے ہیں کہ اگر وہ باندی آزاد ہونے کی مدعیہ ہو تو پہلے کو قبول نہ کرنا درست ہوگا۔ اگر وہ مدعیہ ہو کہ وہ اصلی طور پر آزاد ہے۔ لہذا اگر فروخت کرنے اور حوالہ کرنے کے وقت باندی کی طرح فرمانبردار اطاعت گذار رہی ہو تو اس کا یہ کہنا آزادی کے دعوے کے درجہ میں ہوگا۔ اور اگر وہ اس وقت باندی کی طرح اطاعت گذار نہ ہو اس کے بعد حرہ ہونے کی مدعیہ ہو تو پہلے فروخت کنندہ کے لئے یہ جائز نہ ہوگا کہ وہ قبول نہ کرے اور مسترد کر دے۔

کوئی شخص ایک باندی خریدے، درآنحالیکہ وہ عقدِ بیع کے وقت موجود نہ ہو اور خریدار اسکے اوپر قابض ہو جائے اور وہ باندی ہونے کا اعتراف نہ کرے۔ اس کے بعد خریدار دوسرے شخص کے

ہاتھ اس کو فروخت نہ کرے درآنحالیکہ باندی اسوقت بھی موجود نہ ہو اور دوسرا خریدار اسکے اوپر قابض ہوجائے - پھر وہ کہے کہ میں حلقۂ غلامی سے آزاد ہوں تو اس صورت میں قاضی کے نزدیک اسکا قول قابلِ قبول ہوگا - اور یہ لوگ باہم ایک دوسرے سے اپنے ثمن لوٹا لیں گے - لہٰذا اگر پہلا خریدار کہے کہ باندی اپنے باندی ہونے کا اعتراف کر چکی ہے اور دوسرا خریدار اس کا منکر ہو اور پہلے خریدار کے پاس اپنی بات کے ثبوت یعنی باندی کے اعتراف کی کوئی دلیل موجود نہو تو اس صورت میں دوسرا خریدار پہلے خریدار سے اپنے ثمن کو واپس لے گا - اور پہلا خریدار اپنے فروخت کنندہ سے ثمن واپس نہ لے سکے گا۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

کوئی شخص اپنے پاس ایک غلام رکھتا ہو اور وہ ایک شخص کے ہاتھ اسکے نصف کو بیچے اور حوالہ نہ کرے یہاں تک کہ دوسرے شخص کے ہاتھ اس کا نصف بیچ کر نصف اس کے حوالہ کردے اس کے بعد ایک شخص گواہوں کے ذریعہ نصف غلام پر اپنا حق ثابت کردے تو دونوں عقدِ بیع میں اس کا استحقاق ثابت ہوگا - اگر پہلا خریدار قابض ہوجائے اور دوسرا قابض نہ ہو تو اس صورت میں استحقاق محض دوسرے کی جانب رجوع ہونے کا حکم ہوگا - اور اگر دونوں قابض ہوگئے ہوں تو دونوں عقدِ بیع میں سے استحقاق ہوگا -

کوئی شخص دو غلام کسی شخص سے ہزار دراہم میں خرید کر دونوں کے اوپر قابض ہوجائے - اس کے بعد ایک غلام کے اندر نصف کا کوئی حقدار نکل آئے تو خریدار کے ذمہ دوسرا غلام اپنے حصۂ ثمن کے بدلہ واجب ہونے کا حکم ہوگا - اور اس غلام کے نصف کے اندر امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک اس کو اختیار حاصل ہونے کا حکم ہوگا - (ظہیریہ)

اگر فروخت کنندہ نصف اس کے ہاتھ فروخت کرے اور نصف اس کے پاس بطور امانت رکھے یا نصف فروخت کرے، اس کے بعد نصف خون یا مردار کے بدلہ بیچے تو خریدار کو اس حقدار سے لڑنے جھگڑنے والا اور مخاصم قرار نہ دیں گے - اگر نصف ایک شخص کے ہاتھ فروخت کرنے اور نصف دوسرے کے پاس بطور امانت رکھے تو فروخت کردہ کا نصف بھی قضاءً دلوانے کا حکم ہوگا (کافی) -

کوئی شخص زمین خرید کر اسکے اندر عمارت بنائے اور اس کا کوئی حقدار نکل آئے تو اس نے جو کچھ اس کی عمارت کے اندر صرف کیا ہو اسکو فروخت کنندہ سے لوٹانے اور واپس لینے کی کوئی روایت منقول نہیں - بعض کے نزدیک واپس نہ لینے کا حکم ہوگا - شمس الاسلام اور جندی رحہ سے دریافت کیا کہ کوئی شخص ایک باندی خریدے، اس کے بعد پتہ چلے کہ وہ آزاد ہے اور فروخت کنندہ موت کی آغوش میں سو چکا ہو اور اس کا نہ کوئی ترکہ ہو - اور نہ کوئی اس کا وصی اور وارث موجود ہو لیکن اس مرنے والے فروخت کنندہ کو جس نے یہ باندی فروخت کی تھی وہ موجود ہو تو وہ فرماتے ہیں کہ قاضی اس مرنے والے کی جانب سے ایک وصی کا تقرر کرے گا - تاکہ خریدار اس سے

ثمن واپس لینے اس کے بعد مرنے والے کی جانب سے اس کے فروخت کنندہ سے ثمن لوٹائے گا (محیط)

کوئی شخص کوئی شے خریدے، اور اس کے بعد حق ثابت ہونے پر کوئی شخص لیجائے اور خریدار فروخت کنندہ سے اپنے ثمن کو وصول کرلے۔ اس کے بعد کسی سبب سے وہ خرید کردہ شے خریدار کے پاس پہونچے تو اس صورت میں اسے یہ حکم نہ دیں گے کہ وہ فروخت کنندہ کے حوالہ کرے۔

اگر وہ خریدنے کے بعد اعتراف کرے کہ فروخت کنندہ اس کا مالک ہے اور مسئلہ کی باقی صورت جوں کی توں ہو تو اسے فروخت کنندہ کے حوالہ کرنے کا حکم کریں گے۔ (فتاوی قاضی خاں)

کوئی شخص ایک باندی خرید کر اس کے اوپر قابض ہو جائے اور ثمن کی ادائیگی کردے۔ اسکے بعد اس کا کوئی مستحق نکل آئے اور اس کے پاس اس کا گواہ بھی ہو اور خریدار چاہے کہ اپنے ثمن کو فروخت کنندہ سے لے اور فروخت کنندہ کہے کہ تجھ کو ان گواہوں کے جھوٹے ہونے کا علم ہے اور یہ کہ میں ہی باندی کا مالک ہوں۔ اور خریدار کہے کہ میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ اس باندی کا تو ہی مالک تھا اور گواہ جھوٹے ہیں تو اس بات سے خریدار کے ثمن کے لوٹا لینے اور واپس لینے کے حق کو باطل قرار نہ دیں گے۔ البتہ اگر یہ باندی کبھی خریدار کے ہاتھ آجائے تو اسے حکم کریں گے کہ وہ فروخت کنندہ کے حوالہ کردے۔ (ظہیریہ)

کسی باندی کو خرید کر اس کے اوپر قابض ہو جائے، اس کے بعد اس سے دارالحرب کے لوگ خرید لیں۔ اس کے بعد ان سے وہ شخص خرید لے، اس کے شاہدوں میں سے اس کا کوئی مستحق نکل آئے اور قاضی اس کے حوالہ کرنے کا حکم کرے تو خریدار کو اپنے پہلے فروخت کنندہ سے ثمن واپس لینے کا حق ہوگا۔ (محیط)

کوئی شخص باندی خریدے اور کوئی شخص اس سے درک (اس تک پہونچانے) کا ضامن بنجائے اور پھر وہ اسے دوسرے شخص کے ہاتھ بیچ دے اور دوسرا شخص تیسرے شخص کے ہاتھ اور تمام قابض بھی ہو جائیں، اس کے بعد اس کا کوئی حقدار نکل آئے اور وہ استحقاق دیدی گئی ہو تو اس صورت میں کسی کو اپنے فروخت کنندہ سے اس وقت تک واپس لینے کا حق نہ ہوگا۔

جس وقت تک قاضی اس کا حکم نہ کردے۔ کفیل کی صورت میں بھی یہی حکم ہوگا کہ جبوقت تک قاضی اس کا حکم نہ کردے پہلے خریدار کو اس سے واپس لینے کا حق نہ ہوگا۔

کوئی شخص ان میں سے، اس بات کے اوپر گواہ پیش کردے کہ غلام فروخت کرنے والے کا ہے اور یہ قاضی کے اس حکم کے دینے کے بعد ہو کہ غلام اس کے حقدار کا ہے تو اسکے گواہوں کے قابل قبول نہ ہونے کا حکم ہوگا۔

اگر غلام کی جگہ باندی ہو اور اس کا کوئی حقدار نکل آئے مگر وہ خود اس بات کے اوپر گواہ قائم کردے کہ میں اصلی طور پر آزاد ہوں یا یہ کہ میں پہلے فلاں آدمی کا غلام تھا۔ اور اس نے مجھے حلقۂ غلامی سے آزاد کردیا یا کوئی شخص گواہ پیش کرے کہ میرا یہ غلام مدبر ہے۔ اور قاضی ان میں سے

زید عمرو سے کوئی باندی خریدے۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس کے بعد بکر اس کا مدعی ہو کہ زید اس سے بھی خرید چکا ہے۔ اس کے بعد اس کا کوئی مستحق نکل آئے۔ درآنحالیکہ وہ خریدار کے پاس رہتے ہوئے۔ استحقاق کے مدعی کے نطفہ سے بچہ کو جنم دے چکی تھی۔ تو اس صورت میں امام محمد رح فرماتے ہیں کہ دونوں فروخت کنندہ سے دونوں ثمن واپس لینے کا حق ہوگا۔

اور اگر دوسرے شخص خریداری کے چھ ماہ زیادہ گذرنے بعد وہ بچہ کو جنم دے تو اس صورت میں دوسرے فروخت کرنے والے سے اس بچہ کی قیمت جو وہ حقدار کو ادا کر چکا ہے واپس لیلے گا۔ اگر اس وقت سے چھ ماہ سے کم عرصہ میں وہ بچہ کو جنم دے تو پھر دونوں فروخت کنندہ میں سے کسی ایک سے بھی واپس لینے کا حق نہ ہوگا۔ نیز امام محمد رح فرماتے ہیں کہ اگر خرید کردہ زمین کے اندر حق ثابت ہو جائے تو فروخت کنندہ خریدار کو درخت لگانے، عمارت بنانے اور کھیتی ان تمام کا ضمان دے گا۔ کھیتی کے ضمان کی شکل یہ ہے کہ اس کی قیمت دیکھی جائے۔ اس کی جو قیمت ہوگی۔ فروخت کنندہ اس کی ادائیگی کریگا (محیط)

کوئی شخص ایک دار خریدے اور اسکے اوپر قابض ہو جائے، اس کے بعد اس کے نصف کا کوئی مستحق نکل آئے۔ پھر خریدار اس کے گواہ پیش کرے کہ میں اسے حقدار سے لے چکا ہوں مگر اس کی تعیین نہ کرے کہ کس وقت لیا ہے تو امام محمد رح فرماتے ہیں کہ خریدار کو فروخت کنندہ سے کچھ ثمن واپس لینے کا حق نہ ہوگا۔ یہ شکل ایسی ہے کہ کوئی شخص ایک دار خریدے، اس کے بعد دوسرا شخص مدعی ہو پھر اس سے بھی خریدار خریدلے تو فروخت کنندہ سے کچھ وصول کرنے کا حق نہ ہوگا۔ اگر خریدار اس بات کے اوپر شاہد پیش کرے کہ میں نے اس دعویدار سے نصف پر حق ثابت ہو جانے کے بعد خریدا ہے تو گواہوں کے قابل قبول ہونے کا حکم ہوگا۔ اور اسے فروخت کرنے والے سے نصف ثمن وصول کرنے کا حق ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

بحوالہ ابن سماعہ امام ابو یوسف رح سے منقول ہے کہ کوئی شخص دوسرے شخص سے ایک صاف زمین خرید کر اس کے اندر عمارت بنائے، اس کے بعد وہ زمین استحقاق کی بنا پر نکل جائے۔ اور قاضی خریدار کو عمارت کے منہدم کرنے کا حکم کرے اور خریدار عمارت منہدم کر کے ضائع کردے تو عمارت کی قیمت فروخت کنندہ پر واجب نہ ہوگی۔ بلکہ اس ضائع کرنے کا ذمہ دار خود خریدار ہوگا۔ اگر وہ ضائع نہ کرے مگر بارش سے اس کے اندر فساد و خرابی واقع ہو یا کوئی شخص اسے توڑ دے تو ٹوٹی ہوئی اور بنی ہوئی عمارت میں جو فرق واقع ہوگا فروخت کنندہ کو اس کی تلافی کرنی پڑے گی۔ فروخت کنندہ کی اگر مرضی ہو تو ٹوٹی ہوئی عمارت کو اسی حالت میں لیلے اور بنی ہوئی عمارت کی قیمت کی ادائیگی کردے اور ٹوٹنے کی وجہ سے اس کے اندر جو نقصان پیدا ہوا ہو بہر صورت بقدر نقصان اس قیمت میں سے کم کرلے، لہذا اگر وہ اسی کو اختیار کرے تو خریدار کو یہ حق حاصل ہے کہ اگر مرضی ہو تو ایسا کرلے ورنہ ترک کردے، اسی طریقہ سے جو خرابی کسی کے جرم کے باعث واقع ہو اسکے اندر خریدار

اور فروخت کنندہ دونوں کو حق حاصل ہوگا۔ لہٰذا ان شکلوں میں اگر دونوں کا کسی بات پر اتفاق ہوگا تو وہ مشکل ان میں نافذ ہوگی۔ اور اگر دونوں کا باہم اختلاف رہا ہو تو اسے خریدار کے قبضہ میں چھوڑنے کا حکم کیا جائے گا۔ اور فروخت کنندہ بنی ہوئی اور ٹوٹی ہوئی کے درمیان کے اضافہ کی ادائیگی کرے گا۔ اور اگر کسی جرم کے بغیر نقصان واقع ہوا ہو تو امام ابو یوسف رح کے نزدیک بھی خریدار کو اس کے روکنے اور فروخت کنندہ سے اضافہ لینے کا حق حاصل ہوگا۔ (محیط)

کوئی شخص ایک دار خریدے اور اسکے اندر عمارت بنا کر غائب ہو جائے۔ اس کے بعد فروخت کنندہ دوسرے شخص کے ہاتھ اسے بیچے اور دوسرا شخص پہلے شخص کی عمارت منہدم کر کے اس میں دوسری بنائے۔ پھر پہلا شخص آکر اپنے حق کو ثابت کرے لہٰذا اگر دوسرا خریدار اپنی عمارت ان اشیاء سے تعمیر کرے جن کا وہ خود مالک تھا تو وہ پہلے خریدار کو اس کے تعمیر کردہ حصہ کا ضمان دے گا اور ٹوٹا ہوا حصہ پہلے خریدار کا ہوگا۔ بشرطیکہ وہ موجود ہو۔ اگر دوسرا خریدار اسے ضائع کر دے تو اس کی قیمت کی ادائیگی پہلے خریدار کو کرے گا۔ اگر دوسرا خریدار پہلے خریدار کی عمارت منہدم کر کے اسی کی اشیاء سے اپنی عمارت بنائے تو پہلے خریدار کو اس کے عمارت کے حصہ کی ادائیگی کرے گا اور پہلے خریدار کو اس عمارت کو روک لینے کا حق ہوگا اور دوسرے خریدار کو اسکے رد و دفع کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ لہٰذا اگر دوسرا خریدار عمارت کے اندر کچھ اضافہ کرے تو پہلا خریدار دوسرے خریدار کو کاری گردہ کی اجرت کے علاوہ دے گا۔ (ذخیرہ)

کوئی شخص ایک باندی خرید کر اس کے اوپر قابض ہو جائے۔ اور وہ اس کے نطفہ سے بچہ کو جنم دے پھر اس کے حلقۂ غلامی سے آزاد کر کے اس کے ساتھ نکاح کرے پھر وہ اس کے نطفہ سے دوسرے بچہ کو جنم دے، اس کے بعد اس کا کوئی حقدار پیدا ہو جائے تو خریدار پر محض تاوان لازم ہوگا۔ اسی طرح اگر حلقۂ غلامی سے آزاد کرنے کے بعد اس کے ساتھ نکاح نہ کرے بلکہ (عیاذ باللہ) زنا کا ارتکاب کرے، پھر اس کے اس سے اولاد ہو جائے، اس کے بعد اس کا کوئی حقدار نکل آئے تو خریدار حقدار کو محض تاوان ادا کرے گا۔ اور اسے آزاد کرنا قرار نہ دیں گے۔ اور اولاد ثابت النسب ہوگی۔ اور خریدار ان کی قیمت کی ادائیگی کرے گا۔ خریدار فروخت کرنے والے ان بچوں کی قیمت وصول کرے گا جو آزاد کرنے سے قبل پیدا ہوئے ہوں۔ البتہ آزادی کے بعد پیدا شدہ بچوں کی قیمت وصول نہ کرے گا۔ (محیط)

کوئی شخص کسی سے ایک باندی خریدے اور ملک مطلق کے ذریعہ کسی حقدار نے اس کے لیے لی ہو اور قاضی نے وہ باندی حقدار کے حوالہ کرنے کا حکم دیدیا ہو اور خریدار فروخت کنندہ سے ثمن لینا چاہے اور فروخت کنندہ اس کے شاہد پیش کر دے کہ میری باندی نے میری ملکیت میں اسے بچے اس باندی کو جنم دیا ہے۔ اور قاضی نے جو فیصلہ حقدار کیلئے کیا ہے وہ غلط ہے اور

لہ دعویٰ کرنے والے نے محض اپنی ملکیت کے گواہ پیش کئے ہوں اور وجہ کی کوئی تفصیل ذکر نہ کی ہو ۱۲

تجھے یہ حق نہیں کہ مجھ سے ثمن لوٹا لے تو اس صورت میں اسی کے گواہ قابل قبول ہوں گے۔ مگر شرط یہ ہے کہ اس نے حقدار کے سامنے گواہ قائم کئے ہوں۔ ہمارے بعض مشائخ (فقہاء) اس کا انکار کرتے ہوئے کہتے ہیں یہ شرط نہ لگائی جائے کہ حقدار بھی سامنے موجود ہو۔ شمس الائمہ سرخسی رح کا نقل کردہ فتویٰ بھی اسی طرح ہے۔ (ظہیریہ)

کسی باندی کی ملکیت دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو دونوں نے اسے کسی شخص سے خرید لیا ہو۔ اس کے بعد ایک شریک اسے ام ولد بنا کر دوسرے شریک کو اس کی نصف قیمت اور آدھے تاوان کی ادائیگی کردے، اس کے بعد باندی دوسرے بچہ کو جنم دے، پھر اس باندی کا کوئی حقدار پیدا ہو جائے اور جس شریک نے ام ولد بنایا تھا قاضی اسے حکم کرے کہ دونوں بچوں اور باندی کی قیمت اور تاوان کی اسکو ادائیگی کردے تو اس صورت میں ام ولد بنانے والا جو اس نے دیا ہو وہ اپنے شریک سے وصول کرے گا اس کے بعد دونوں اپنے ثمن کو فروخت کرنے والے سے وصول کریں گے۔ پھر وہ شخص جس نے ام ولد بنایا ہو۔ فروخت کنندہ سے دونوں بچوں کی نصف قیمت خریداری کے حصہ کے بقدر لے گا اور باقی ماندہ نصف قیمت نہیں لے گا۔ (ذخیرہ)

نوادر ابن سماعہ کے اندر بحوالہ امام ابو یوسف رح منقول ہے کہ کوئی شخص راہ میں پڑے ہوئے ایک ساکھو کے لٹھے کو دوسرے شخص کے ہاتھ بیچ کر ثمن پر قابض ہو جائے۔ اور خریدار اور ساکھو کے لٹھے کے درمیان کی رکاوٹیں دور کردے اور خریدار اس کو اپنے مقام سے نہ ہلائے تو اس کے اوپر قبضہ کرنے والا قرار دیا جائے گا۔ لہذا اگر اس کے بعد کوئی شخص اسے جلا دے تو یہ خریدار کا مال ضائع ہوگا۔ لہذا اگر کوئی شخص اس کا حقدار نکل آئے۔ اور ثبوت میں گواہ پیش کردے تو اسے یہ حق ہوگا کہ خواہ جلا دینے والے سے ضمان کی وصولیابی کرے یا فروخت کنندہ سے مگر شرط یہ ہے کہ فروخت کنندہ اسکو اس مقام پر ڈالے۔ اگر خریدار اسے اپنے مقام سے نہ ہلائے تو پھر کسی صورت میں خریدار سے ضمان وصول کرنے کا حق نہ ہوگا۔ (محیط)

کوئی شخص کسی گدھے کے متعلق یہ ثابت کرکے لیے کہ وہ اس کا مالک ہے اور وہ بخارا شہر میں ہو اور وہ حقدار قاضی کا رجسٹر (اور اس کا حکم دکھا کر) اس شخص سے لیلے درآنحالیکہ اس کا فروخت کرنے والا سمرقند میں ہو۔ لہذا سمرقند کے قاضی کے پاس پہونچ کر فروخت کنندہ سے اپنے ثمن کو لوٹانا چاہے پس فروخت کنندہ اقرار بیع کرے مگر استحقاق اور قاضی کا رجسٹر ہونے کا انکار کرتا ہو، اس کے بعد اس شخص نے گواہ پیش کئے کہ یہ رجسٹر واقعی قاضی بخارا کا رجسٹر ہے تو قاضی سمرقند کو اس پر عمل پیرا ہونا اور اس پر عمل کرنا درست نہ ہوگا۔

اور نہ اس کیلئے یہ درست ہوگا کہ اس شخص کے واسطے ثمن کی واپسی کا حکم کرے۔ جبوقت تک شاہد یہ شہادت نہ دیں کہ قاضی بخارا اس آدمی کا یہ حکم کرچکا ہے کہ وہ گدھا جو اس نے فروخت کنندہ سے خریدا ہے اسے حقدار کو دیدے۔ اور وہ حقدار کو دلوا دے (ذخیرہ)

لہذا اگر فروخت کنندہ اس طریقے سے رد کرنا چاہے کہ یہ میرے فروخت کنندہ کی ملکیت میں پیدا ہوا تھا اور اپنی بات کے ثبوت میں گواہ پیش کر دے۔ لہذا حقدار کی موجودگی میں یہ بات ہو تو گواہ قابلِ قبول ہوں گے۔ یہ ضروری ہے کہ وہ "گدھا" اس وقت موجود ہو۔ امام ظہیر الدین فرماتے ہیں یہ شرط نہیں کہ "وہ گدھا" اس وقت موجود ہو۔ اسی طرح غلام کے حلقۂ غلامی سے آزاد کرنے کے دعوے کے اندر۔ اگر خریدار فروخت کنندہ کو ثمن لوٹانا چاہے۔ تو غلام کی حاضری اور موجودگی کو شرط قرار نہ دیں گے۔ گدھے سے متعلق مسئلہ کے اندر یہ شرط لازم نہیں کہ جس کے اوپر حق قائم کیا گیا اور حق طلب لیا گیا ہو وہ بھی موجود ہو (خلاصہ)

باب ۱۶ شانزدہم ثمن میں اضافہ، ثمن میں کمی اور ثمن سے بری الذمہ قرار دینے کا ذکر

جو اضافہ کہ خرید کردہ شے سے پیدا ہو۔ مثلاً جرمانہ، تاوان، بچہ، دودھ، اون، پھل وغیرہ تو اس اضافہ کو بھی مبیع (خرید کردہ شے) میں شامل قرار دینے کا حکم ہوگا۔ (محیط سرخسی) لہذا اگر یہ اضافے قابض ہونے سے قبل ہوں تو ان کے واسطے ثمن کے اندر سے حصہ نکالا جائے گا۔ (اور اضافہ کی قیمت الگ لگائی جائے گی) اور اگر قابض ہونے کے بعد ہوں تو تابع ہو کر مبیع (خرید کردہ شے) ہی شمار ہوں گے۔ اور ثمن میں سے ان کا (علاوہ سے) کوئی حصہ نہ ہوگا۔

اگر قابض ہونے سے قبل اس اضافہ کو جو خرید کردہ شے سے پیدا ہوا ہے فروخت کنندہ ضائع کر دے تو ثمن میں سے اس کے حصہ کے ساقط ہونے کا حکم ہوگا۔ اور ثمن خرید کردہ شے کے عقد کے دن جو قیمت ہو اور اسکے بچہ کے ضائع ہونے کے دن جو قیمت رہی ہو اس پر تقسیم کریں گے۔ امام ابو حنیفہ رح فرماتے ہیں کہ خریدار کو اختیار حاصل نہ ہونے کا حکم ہوگا۔ امام ابو یوسف رح و امام محمد رح فرماتے ہیں کہ اسکو اختیار حاصل ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ اگر اس اضافہ کو کوئی اجنبی شخص ضائع کر دے تو اس کی قیمت کا ضمان لازم آئے گا اور اسے خرید کردہ شے کے ساتھ شامل کر کے مبیع ہی قرار دیں گے۔ (محیط)

خرید کردہ شے اور ثمن دونوں کی موجودگی میں اضافہ کو درست قرار دیا گیا ہے چاہے یہ اضافہ جنس سے یا اس جنس کے علاوہ سے، اصل عقد کے ساتھ اسے شامل کریں گے۔ اگر خریدار اضافہ کرنے کے بعد اس پر ندامت محسوس کرے تو انکار کی صورت میں اس کے اوپر جبر کریں گے۔ اور عیب وغیرہ

سے واپسی کے اندر یہ اضافہ قابل اعتبار ہوگا۔ گویا وہ اس اضافہ کے ساتھ بیچ چکا ہے۔ اور اگر ثمن کے اندر اضافہ کرے تو لازم ہے کہ دوسرا شخص اس مجلس کے اندر قبول کرلے۔ یہاں تک کہ اگر اس مجلس میں قبول نہ کرے اور دونوں علیحدہ ہوجائیں تو باطل و کالعدم ہونے کا حکم ہوگا۔ (خلاصہ)

اضافہ اس شکل میں درست ہے جبکہ خرید کردہ شئے ایسی ہو کہ اس کا عقد بیع ہوسکتا ہو لہذا اگر خریدار اسے اجرت کے اوپر دیدے یا رہن رکھ دے یا ذبح کردے یا سلا دے یا اس کی تلوار بنالے یا غلام کے ہاتھ کو قطع کیا جائے اور خریدار اس کا جرمانہ و تاوان لے تو یہ اضافہ درست ہوگا۔ لیکن اگر وہ اجرت پر لینے والے یا رہن رکھنے والے کے ہاتھ بیچ دے یا ذبح کردے یا سلا دینے کے بعد بیچ دے تو درست قرار نہ دیں گے۔ اگر حلقۂ غلامی سے آزاد کردے یا مکاتب بنالے یا مدبر کردے یا ام ولد بنالے۔ یا وہ موت کی آغوش میں سوجائے یا قتل کردے یا ہبہ کرے یا بیع کرے یا پسوالے یا بھنوالے یا اس کی شراب بنالے یا شراب کا خریدار دائرۂ اسلام میں داخل و مسلمان ہو تو اس صورت میں اضافہ کو درست قرار نہ دینے کا حکم ہوگا (کافی)

اگر وہ آٹا ہو اور اس کی روٹی پکالے یا گوشت ہو اور اس کا شوربہ یا کباب بنالے اس کے بعد ثمن کے اندر اضافہ کرے تو درست قرار نہ دینے کا حکم ہوگا۔ (ذخیرہ)

کوئی شخص ایک غلام ہزار دراہم میں خریدے، اس کے بعد دوسرا شخص سو دینار میں فروخت کرے پھر دوسرا شخص پچاس دینار کا اور اضافہ کرے، اور عیب کے باعث بحکم قاضی واپس کرے کو ثمن اور اضافہ لوٹالے۔ اور اگر دوسرا خریدار پچاس دینار کی قیمت کے اسباب میں اضافہ کرے۔ اس کے بعد پہلے خریدار کے قابض ہونے سے قبل ضائع ہوجائے تو اس صورت میں تہائی غلام کی بیع کے ٹوٹ جانے کا حکم ہوگا۔ اور اگر وہ دو تہائی غلام عیب کے باعث بحکم قاضی لوٹائے تو پہلا خریدار اپنے فروخت کنندہ کو سارا غلام لوٹا سکتا ہے۔ اگر یہ دونوں ایک تہائی کے اندر اقالہ (واپسی) کریں اس کے بعد بحکم قاضی دو تہائی لوٹائیں تو پہلا خریدار اپنے فروخت کنندہ کو کچھ نہیں لوٹا سکتا (کافی)

اس کے بعد جس شکل میں خریدار کی جانب سے اضافہ درست ہو اس شکل میں اجنبی وغیر شخص کی جانب سے بھی درست ہوگا۔ (محیط) اگر اجنبی وغیر شخص اضافہ کرے۔ لہذا اگر بحکم خریدار اضافہ کرے تو خریدار پر دینا لازم ہوگا۔ اور اجنبی کے اوپر واجب نہ ہوگا۔ اور اگر خریدار کے حکم کے بغیر اضافہ کرے تو اس کے موقوف رہنے کا حکم کیا جائے گا۔ لہذا اگر خریدار اجازت عطا کردے تو اس کے ذمہ لازم ہونے کا حکم ہوگا۔ اور اگر وہ اجازت عطا نہ کرے تو باطل و کالعدم ہونے کا حکم کیا جائے گا اگر وقت اضافہ خریدار کی جانب سے ضامن بنجائے یا اپنے ذاتی مال کی جانب نسبت کرے تو اس اجنبی پر اضافہ کے لازم ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ لہذا اگر بحکم خریدار ہو تو اس سے واپس لینے کا حکم ہوگا ورنہ نہ ہوگا (خلاصہ) پیدا شدہ اضافہ شرطاً کردہ اضافہ میں خرید کردہ شے کا مزاحم نہیں ہوا کرتا جس وقت تک کہ خرید کردہ شے برقرار رہے حتی کہ شرط لگائے ہوئے مبیع پر اضافہ شمار کرتے ہیں اور پیدا شدہ

اضافہ کو مبیع پر اضافہ قرار نہیں دیتے۔ ثمن کو پہلی خرید کردہ شے اور شرط کردہ اضافہ کے اوپر تقسیم کریں گے
اس کے بعد جو ثمن خرید کردہ شے سے حصہ میں آتا ہو اسے اس مبیع (خرید کردہ شے) اور بچہ کے اوپر تقسیم
کریں گے۔ اور اصل مبیع کی اس قیمت کا اعتبار ہوگا جو عقدِ بیع کے دن ہو۔ اور شرط کردہ اضافہ کے اندر
جس دن کہ اضافہ ہوا ہو اس دن کی قیمت اور قابض ہونے کے دن بچہ کی جو قیمت ہو وہ قابل اعتبار
ہوگی۔ کوئی شخص ایک باندی خریدے جس کی قیمت ہزار دراہم ہو۔ اسکے بعد قابض ہونے سے قبل وہ
ایک بچہ کو جنم دے جو ہزار درہم قیمت کا ہو۔ اس کے بعد فروخت کرنے والا خریدار کے واسطے ایک غلام
کا اضافہ کر دے جو ہزار دراہم کی قیمت کا ہو۔ اسکے بعد بچہ کی قیمت میں اضافہ ہو کر بجائے ہزار کے دو
ہزار ہو جائے اور خریدار اس سب کے اوپر قابض ہو کر ہزار دراہم کی ادائیگی کر دے، پھر بچے کے اندر
کوئی عیب نظر آئے تو اسے تہائی ہزار کے اندر لوٹا دے۔ اور اگر اس باندی کے اندر کوئی عیب نظر آئے
تو اسکو ہزار دراہم کا جو چھٹا حصہ ہوتا ہو اسکے اندر لوٹا دے گا۔

اگر اضافہ کے اندر کوئی عیب نظر آئے تو نصف ہزار کے اندر لوٹائے گا اسی طریقہ سے اگر باندی
بچہ کو جنم دے، مگر بوقت عقد اسکی آنکھ کے اندر سفیدی ہو، اس کے بعد وہ زائل ہو جائے پھر فروخت کنندہ
کے پاس رہتے ہوئے کوئی غلام اس کی آنکھ کو پھوڑ دے۔ لہذا اس غلام کا آقا جرم کے باعث اسے
فروخت کنندہ کے حوالہ کر دے، اس کے بعد فروخت کنندہ خریدار کو ہزار درہم کی قیمت کا غلام دے تو اس
شکل اور پہلی شکل کو مساوی قرار دیں گے۔ لہذا جب خریدار ان کے اوپر قابض نہ ہو جائے گا تو ثمن کو
باندی کی قیمت جو بوقتِ عقد ہو اور غلام کی اس قیمت پر جو غلام کی آنکھ پھوڑ دینے کے جرم کے باعث
فروخت کنندہ کو دی ہو۔ اور یہ قیمت خریدار کے قابض ہونے کے دن ہو تقسیم کریں۔ لہذا اگر ان میں سے
کسی کے اندر عیب نظر آئے تو اس کے حصہ کے بدلہ لوٹائے گا۔ اگر باندی کی بوقتِ بیع دونوں
آنکھیں درست اور صحیح وسالم ہوں اور وہ باندی ہزار دراہم کی ہو، اس کے بعد فروخت کرنے والے
کے پاس رہتے ہوئے کوئی غلام اس کی آنکھ کو صدمہ پہونچائے۔ پھر اس آنکھ کے اندر سفیدی آجائے
لہذا اس غلام کا آقا وہ غلام فروخت کرنے والے کو دیدے، اس کے بعد فروخت کرنے والا خریدار
کو ایک غلام اور دیدے جو ہزار دراہم کی قیمت والا ہو۔ اس کے بعد ان تمام پر خریدار قابض ہو جائے
تو پہلے اس ثمن کو باندی کی بوقتِ عقدِ بیع جو قیمت ہو اس پر اور اضافہ کی قیمت کے اوپر مساوی طور
سے تقسیم کریں گے۔ اس کے بعد جو ثمن باندی کے حصہ میں آتا ہو۔ اس کے اوپر اور واپس کردہ غلام پر
مساوی طور سے تقسیم کریں گے۔ چاہے غلام کی قیمت زیادہ ہو یا کم ہو اگر باندی کی اور وجہ سے یعنی آنکھ
پھوڑنے کے صدمہ کے علاوہ کسی اور سبب سے موت کی آغوش میں سو جائے پھر فروخت کرنے والا خریدار
کیلئے خرید کردہ شے کے اندر ایک گھوڑے کا اضافہ اور کر دے۔ اور وہ گھوڑا ہزار دراہم کی قیمت کا ہو۔
اور خریدار اس کے اوپر رضامند ہو تو اس اضافہ کو درست قرار دیں گے، اس کے بعد جب خریدار قابض
ہو جائے تو ثمن کو باندی کی اس قیمت کے اوپر جو بوقت عقدِ بیع ہو۔ اور بچہ اور غلام کی جو قیمت قابض

ہونے کے دن ہو تقسیم کریں گے۔ اس کے بعد باندی کے حصہ کو اس کے قابض ہونے سے قبل موت کی آغوش میں سو جانے کے باعث ساقط قرار دیں گے۔ اور غلام اور بچہ کے واپس شدہ حصہ کا اس کے اوپر اور اضافہ پر تقسیم کیا جائے گا۔ اضافہ کی اس قیمت کو قابلِ اعتبار قرار دیں گے۔ جو اضافہ کے دن ہو۔ واپس کردہ غلام اور بچہ کی وہ قیمت لیں گے جو خریدار کے قابض ہونے کے دن رہی ہو۔ لہذا اگر خریدار ان میں سے کسی شے پر قابض نہ ہو حتیٰ کہ اضافہ ضائع ہو جائے تو وہ اضافہ اپنے حصہ کے بدلہ تلف و ضائع ہوا۔ اس صورت میں خریدار کو یہ حق حاصل ہو گا کہ اگر مرضی ہو تو واپس کردہ غلام یا بچہ کو اس کے حصہ ثمن کے بدلہ لیلے ورنہ ترک کر دے۔ یہ اختیار اس اختیار کے علاوہ ہے جو اسے باندی کے قابض ہونے سے قبل موت کی آغوش میں سو جانے کے باعث حاصل ہوا ہو۔ اگر واپس کردہ غلام یا بچہ قابض ہونے سے قبل موت کی آغوش میں سو جائے۔ اور اضافہ باقی رہے تو فروخت کنندہ کو یہ حق حاصل ہو گا کہ اضافہ خریدار کو نہ دے (محیط)

کوئی شخص دو یا تقریباً ہزار دراہم میں خریدے اور ان میں سے ایک باندی بچہ کو جنم دے اور پھر موت کی آغوش میں سو جائے پھر فروخت کرنے والا ایک غلام کا اضافہ کر دے اور ہر ایک کی قیمت ہزار دراہم ہو اور بچہ کی ہزار دراہم قیمت بڑھ جائے، اس کے بعد ان کے اوپر خریدار قابض ہو تو اول اس ثمن کو دونوں باندیوں کے اوپر نصف نصف تقسیم کریں گے۔ اس کے بعد جو ثمن باندی کے حصہ میں آیا ہو۔ وہ اس کے اور اس کے لڑکے کے اوپر تین حصے کر کے بانٹیں گے۔ اس لئے کہ بچہ کی وہ قیمت معتبر ہو گی۔ جو قابض ہونے کے دن ہو گی .... اور اس کی والدہ کی وہ قیمت قابلِ اعتبار ہو گی۔ جو عقدِ بیع کے دن ہو۔ اور اس کے حصہ کو موت کی آغوش سو جانے کے باعث ساقط و کالعدم قرار دیں گے، اور تہائی ثمن بچہ کا قرار دیا جائے گا۔ اس کے بعد زائد غلام کی قیمت کو بقیدِ حیات باندی اور بچہ کے ثمن پر تقسیم کریں گے۔

اس کے بعد بچہ کے ہمراہ غلام کے دو پانچویں حصہ اور بقیدِ حیات باندی کے ساتھ تین پانچویں حصہ کو شامل کریں گے۔ اس کے بعد بچے کے تہائی ہزار ثمن کو اس کے اوپر اور دو پانچویں اضافہ کے چھ حصے کرنے کے بعد دونوں کی قیمت کے لحاظ سے تقسیم کریں گے۔

دو پانچویں اضافہ کی قیمت چار سو دراہم ہیں اور دو ہزار دراہم بچہ کی قیمت ہے۔ لہذا ہر چار سو کو ایک سہم قرار دیں گے۔ لہذا دو پانچویں اضافہ کا ایک سہم ہو گا۔ اور پانچ سہم بچہ کے قرار دیں گے۔ اس کے بعد بقیدِ حیات باندی کے ثمن کو اس کے اوپر اور آٹھ سہام غلام کے تین پانچویں کے کر کے باعتبار دونوں کی قیمت کے بانٹنے کا حکم ہو گا۔ اور بقیدِ حیات باندی ہزار دراہم کی قیمت کی ہو گی۔ اور تین پانچویں کی چھ سو دراہم قیمت ہو گی۔ لہذا ایک سہم ہر دو سو دراہم کا ہو گا۔ لہذا پانچ سہم باندی کے اور تین پانچویں اضافہ کے تین سہم ہوں گے۔ ان تمام کی تعداد کل ملا کر آٹھ سہم ہو گی، پس یہ بات ظاہر ہو گئی کہ اگر غلام قابض ہونے سے قبل موت کی آغوش میں سو جائے تو اسکے

مقابل کوئی سہم نہ ہوگا۔ اور اس فوت شدہ باندی کو نصف ثمن میں فوت شدہ قرار دیں گے۔ اور نصف ثمن بقیدِ حیات باندی کے مقابل قرار دینے کا حکم ہوگا۔ اور اضافہ کو اسکے تابع شمار کریں گے اور اس بنا پر کہ قابض ہونے سے قبل خرید کردہ شے میں ایسے تبدیلی پیدا ہوئی خریدار کو یہ اختیار حاصل ہوگا۔ اگر باقی ہو اور قیمت ہزار دراہم ہو تو اس باندی کے موت کی آغوش میں سو جانے کے باعث ایک چوتھائی قیمت ساقط و کالعدم ہوگی۔ لہٰذا اس کا ثمن اس کے اوپر اور تہائی غلام کے اوپر بانٹا جاتا، اس لیے کہ بقیدِ حیات باندی اور غلام بچہ کے درمیان انکی تین حصے کرکے دو تہائی کو بقیدِ حیات باندی کے تابع قرار دیں گے۔ اور ایک تہائی بچہ کی مقدار ان کی قیمت کے چار حصے کرکے ثلث کا ایک چوتھائی اضافہ کے اندر اور تین چوتھائی کو بچہ کے ثمن کے اندر شامل کر لیا جاتا اور اگر بقیدِ حیات باندی کے ثمن کو اسکے اوپر اور غلام کے دو تہائی کے اوپر پانچ ٹکڑے کئے جاتے تو تین پانچویں حصہ کو بقیدِ حیات ثمن کے اندر اور دو پانچویں دو تہائی کو اضافہ میں شامل کرنے کا حکم کیا جاتا (کافی)

کوئی شخص ہزار دراہم کے بدلہ دو غلام خریدے اور ان میں سے ایک کی قیمت ہزار دراہم اور دوسرے غلام کی پانچ سو دراہم ہو۔ اس کے بعد پہلے کی قیمت ہزار دراہم ہو جائے۔ اس کے بعد خریدار کچھ اضافہ کرے تو دونوں پر عقدِ بیع کے دن جو قیمت ہو اس کے اعتبار سے تین حصے کئے جائیں گے۔ اگر دونوں غلاموں میں سے ایک غلام اضافہ کے دن فوت ہو گیا ہو تو موجود غلام کے بقدر اضافہ درست ہوگا۔ اسی قول کو درست قرار دیا گیا ہے۔ (محیط سرخسی)

منتقیٰ کے اندر ہے کہ کوئی شخص دو غلاموں کو ایک صفقہ کے اندر ہزار دراہم میں خریدے اور دونوں باہم قابض ہو جائیں یا قابض نہ ہوں۔ اس کے بعد خریدار سو دراہم کا ایک متعین غلام کے ثمن میں اضافہ کردے یا کہے کہ میں دونوں ثمنوں میں سے ایک ثمن کے اندر اضافہ کر رہا ہوں اور تعیین نہ کرے تو اضافہ درست نہ ہوگا۔ اور اگر ہر ایک کے ثمن کا الگ سے علم ہو جائے۔ اور کسی معین میں اضافہ کرے تو درست ہے اور اس شکل میں غیر معین کے ثمن کے اندر اضافہ کرنا بھی درست ہے۔ اور کسی ثمن کی جانب اس اضافہ کے منسوب کرنے میں خریدار کے قول کو قابل اعتبار قرار دیں گے۔ اسی کتاب میں دوسری جگہ کے اندر ذکر کیا گیا ہے کہ دو غلاموں کو ایک صفقہ کے اندر ہزار دراہم کے بدلہ خریدے اس کے بعد خریدار متعین غلام کے ثمن کے اندر اضافہ کرے تو قیاس کی رو سے درست ہونا چاہیے۔ اور ثمن کو دونوں غلاموں کے اوپر تقسیم کریں پھر اضافہ کو اس متعین غلام کے حصہ میں شامل کرنے کا حکم کیا جائے اسی طریقہ سے اگر ایک غیر معین کے ثمن کے اندر ایک باندی کا اضافہ کردے تو درست ہے۔ اور خریدار کو یہ حق حاصل ہوگا کہ جس کے ثمن کی جانب مرضی ہو شامل کردے۔ اسی طرح اگر کسی اسباب کا اضافہ کرے تب بھی یہی حکم برقرار رہے گا۔ (محیط)

کوئی شخص ایک باندی فروخت کرے اور ابھی تک خریدار قابض نہ ہوا ہو کہ فروخت کنندہ دوسری باندی کا اضافہ کردے۔ اس کے بعد پہلی باندی کو استحقاق کے اندر لے لیا جائے تو خریدار باقی باندی اس کے حصہ ثمن

کے بدلہ لیلے گا (محیط سرخسی) ثمن کے بعض حصہ کے کم کردینے کو درست قرار دیا گیا ہے اس اصل کو عقدِ بیع کے ساتھ ہمارے (احناف رح) کے نزدیک شامل کیا جائے گا۔ چاہے کم کردینے کے وقت خرید کردہ شے مقابلہ کا محل[1] رہے یا نہ رہے (محیط) اگر قابض ہونے سے قبل ثمن کا بعض حصہ خریدار کو ہبہ کردے یا اسے بری الذمہ قرار دے تو اسے کم کرنے ہی میں شمار کریں گے۔ لہذا اگر فروخت کنندہ ثمن کے اوپر قابض ہوجائے۔ اس کے بعد کہے کہ میں تجھے ثمن کا بعض حصہ ہبہ کرتا ہوں یا ثمن کا بعض حصہ تیرے ذمہ سے کم کرتا ہوں، تو درست ہے اور فروخت کنندہ پر اس کے مانند خریدار کو لوٹانا لازم ہے۔ اگر قابض ہونے کے بعد کہے کہ میں تجھے ثمن کے بعض حصہ سے بری الذمہ کرتا ہوں تو اسے درست قرار نہ دیں گے۔ (ذخیرہ) پورا ثمن کم کردے یا ہبہ کردے یا اس سے بری الذمہ قرار دے۔ لہذا اگر یہ قابض ہونے سے قبل ہو تو تمام درست ہے۔ مگر اسے اصل عقدِ بیع کے ساتھ نہیں ملائیں گے۔ اگر ثمن کے اوپر قابض ہونے کے بعد ہو تو کم کردینے اور ہبہ کرنے کو درست قرار دیں گے اور بری الذمہ کرنا درست نہ ہوگا۔ یہ درست ہے کہ اقالہ کے بعد ثمن سے بری الذمہ کردیا جائے اور اقالہ کے بعد خرید کردہ شے کو خریدار کے پاس بطور امانت شمار کریں گے۔ (تاتار خانیہ)

کوئی شخص کسی غلام کو بطور بیع فاسد فروخت کرے، اس کے بعد فروخت کنندہ اسے قیمت سے بری الذمہ قرار دے۔ درآنحالیکہ وہ دونوں قابض ہو چکے ہوں اس کے بعد غلام موت کی آغوش میں سو جائے تو اس پر اس کی قیمت کا ضمان لازم آئے گا۔ اگر کہے کہ میں تجھے غلام سے بری الذمہ قرار دیتا ہوں تو اسے اس صورت میں بری الذمہ قرار دیں گے (سراجیہ)

باب ہفت دہم قاضی، وصی اور باپ کے نابالغ لڑکے کے مال کو فروخت کرنے اور اسکے واسطے خریدنے کا ذکر

والد کو اپنے نابالغ لڑکے کے ہاتھ فروخت کرنا اور اپنے لئے اس سے خریدنے کو استحساناً درست قرار دیں گے اور سارے حقوق لڑکے کو حاصل ہونے کا حکم ہوگا اور اس کے والد کو اسکے قائم مقام قرار دیں گے، اسی بنا پر اگر لڑکا حد بلوغ کو پہونچ گیا ہو تو وہ اپنے والد سے ثمن کے طلب کرنے کا حق دار ہوگا

[1] یعنی کم کئے جانے کی شکل میں یہ شرط نہیں کہ خرید کردہ شے باقی و برقرار بھی رہے۔

اگر والد کسی اور شخص کے ہاتھ فروخت کردے اور اسکے بعد لڑکا حد بلوغ کو پہونچے تو اسے از خود مطالبہ کرنے کا حق نہ ہوگا (محیط سرخسی) مشائخ (فقہاء) کی رائیں اس بارے میں مختلف ہیں کہ عقدِ بیع کے مکمل ہونے کیلئے ایجاب وقبول کو ضروری وشرط قرار دیں گے یا نہیں۔ درست قول کے مطابق شرط قرار نہ دینے کا حکم ہوگا۔ حتیٰ کہ اگر والد کہے کہ میں اس شئے کو اپنے فلاں بیٹے کے ہاتھ بیچتا ہوں یا فلاں کیلئے خریدتا ہوں۔ اور والد کی جانب سے اس عقدِ بیع کو مثلی قیمت کے بدلہ اور اتنی مقدار کے بدلہ کہ لوگ عام طور پر اندازہ کی غلطی میں اتنا نقصان برداشت کرلیتے ہیں۔ درست قرار دیں گے۔ والد کے موجود نہ ہونے کی شکل میں دادا کو اس کے قائم مقام قرار دینے کا حکم ہوگا (محیط)

اگر والد اپنے بیٹے کی زمین یا عقار[۱] کو مثلی قیمت پر بیچے، لہٰذا اگر لوگوں کے درمیان اچھی حالت کے اعتبار سے مشہور ہو۔ یا اس کی حالت پوشیدہ ہو تو درست ہے۔ اور اگر وہ خرابی وفساد و بدمعاملگی میں مشہور ہو تو درست وجائز قرار نہ دینے کا حکم ہوگا۔ اسی قول کو درست شمار کیا گیا ہے۔ اگر اس کے منقولہ مال کو فروخت کرے اور وہ مفسد وخرابی پیدا کرنے والا مشہور ہو تو ایک روایت کی رو سے درست قرار نہ دیں گے۔

البتہ اگر اس کے اندر نابالغ کی بہترائی ہو تو اسے جائز قرار دیں گے۔ اس قول کو زیادہ صحیح قرار دیا گیا ہے بالغ لڑکا اگر پاگل ہو تو اس کے والد کو اسکی جانب سے فروخت کرنا درست ہوگا۔ مگر شرط یہ ہے کہ اسکا پاگل پن طویل و دیرپا ہو۔ طویل کا مطلب یہ ہے کہ پاگل پن ایک ماہ یا ایک ماہ سے زیادہ مدت تک رہے اور پاگل پن کی مدت سے اس سے کم ہونے کی صورت میں طویل قرار نہ دیں گے (محیط سرخسی)

وصی یا والد نے نابالغ کے کسی غیر منقول (ایسا مال جو منتقل نہ کیا جا سکتا ہو) کو بیچا تو امام ابو بکر محمد ابن الفضل رح فرماتے ہیں کہ اگر قاضی کے خیال اس عقدِ بیع کو فسخ کردینا نابالغ کیلئے بہتر ہو تو قاضی کو اس کا توڑنا درست ہوگا (فتاویٰ قاضی خاں) اگر والد کوئی شئے نابالغ لڑکے کے ہاتھ اسکے ثمن مثل پر فروخت کرے، اور قاضی اس کی اجازت عطا کردے تو بیع کے نافذ ہونے کا حکم ہوگا۔ اسی طریقہ سے اگر فروخت کنندہ کوئی وصی قرار دے اور وہ اجازت عطا کردے تو بیع کے نافذ ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ (قنیہ) والد اگر اپنے مال کو اپنے نابالغ بیٹے کے ہاتھ فروخت کرے تو محض بیع کی وجہ سے اسے قابض قرار نہ دیں گے۔ یہاں تک کہ اگر اس سے قبل کہ والد اس پر واقعی قبضہ کرسکتا ہو۔ وہ مال ضائع ہوجائے۔ تو والد کے مال کو ضائع شدہ قرار دینے کا حکم ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی خاں) اپنے بیٹے کے مال کو خریدنے کے باعث والد پر جس ثمن کا وجوب ہوا ہے وہ اس وقت تک اس سے بری الذمہ نہ ہوگا۔ جس وقت تک کہ قاضی نابالغ کی جانب سے ایک وکیل مقرر نہ کردے اور وہ والد سے وصول کرکے اور خود قابض ہو کر والد کو نہ لوٹا دے تاکہ والد کے پاس بیٹے کا یہ مال امانتاً رہے۔

اگر والد اپنے لڑکے کے ہاتھ کسی مکان کو فروخت کرے درآنحالیکہ والد اس میں قیام پذیر ہو تو جس وقت

---

[۱] غیر منقول مال

والد اسے خالی نہ کردے لڑکا قبضہ کرنے والا شمار نہ ہوگا۔ اور شرط و ضروری ہے کہ والد اس مکان کو قاضی کے امین کے حوالہ کرے (محیط سرخسی) والد اگر اس مکان کو خالی کرنے کے بعد دوبارہ اس میں قیام پذیر ہو یا اس میں اپنے اہل وعیال یا اسباب رکھے درآنحالیکہ وہ شخص مال دار اور صاحب حیثیت ہو تو اسے غصب کرنے والے کے درجہ میں قرار دیں گے۔ (محیط) کوئی شخص اپنے نابالغ لڑکے کی خاطر خادم یا کوئی کپڑا خریدے درآنحالیکہ وہ اپنے ہی مال سے اس کے ثمن کی ادائیگی کردے تو اس صورت میں اسے اپنے لڑکے سے وصول کرنے کا حق نہ ہوگا۔ اور اگر اس نے ثمن کی ادائیگی حتیٰ کہ موت کی آغوش میں سو گیا تو ثمن اسکے ترکہ سے دلوانے کا حکم ہوگا۔ اور باقی ورثاء کو یہ ادا کردہ ثمن اس لڑکے سے وصول کرنے کا حق نہ ہوگا۔ یہ اس صورت میں جبکہ مرنے والے نے اس کے گواہ قائم نہ کئے ہوں کہ اس نے اسے لڑکے کی خاطر خریدا تھا۔ اگر نابالغ لڑکے کیلئے کوئی شے خریدے اور ثمن کا ضامن بنکر ثمن کی خود ادائیگی کردے تو قیاس کی رو سے اسے یہ ثمن وصول کرنے کا حق ہوگا۔ اور استحساناً وصول کرنے کا حق نہ ہوگا۔ اگر ثمن کی ادائیگی کے وقت وہ یہ کہے کہ میں اس کی ادائیگی کر رہا ہوں تاکہ (بعد میں) اپنے بیٹے وصول کر لوں تو اس صورت میں اسکو بیٹے سے لینے کا حق ہوگا۔ خواہ نہ بھی قائم کئے ہوں۔ اس لئے کہ یہ ثمن لڑکے کے اوپر لازم تھا۔ اس کے برعکس مکان یا عقار کہ خریداری کی صورت میں کہ اس کا ثمن اس کے اوپر واجب نہیں تھا۔ (محیط سرخسی) والد اگر لڑکے کے مال کو بیچے اور سارا ثمن لینے سے قبل حوالہ کردے تو مکمل ثمن کی وصولیابی اسے خرید کردہ شے کو اپنے پاس روکے رکھنے کا حق حاصل ہوگا۔ (خلاصہ)

کوئی عورت اپنے بچہ کی خاطر کسی زمین کو اس شرط کے ساتھ اپنے مال سے خریدے کہ اس سے ثمن وصول نہیں کرے تو اسے استحساناً درست قرار دیں گے۔ اور عورت کی یہ خریداری اپنے لئے شمار ہوگی۔ اس کے بعد زمین اس کی جانب سے اس کے بیٹے کو جو ابھی تک حد بلوغ کو نہیں پہونچا صلہ رحمی کے طور پر ہبہ ہو جانے کا حکم کیا جائے گا۔ اور اسے یہ حق نہ ہوگا کہ وہ زمین اپنے اس بیٹے کو عطا نہ کرے (فتاوی قاضی خاں)

کوئی مکان ایک مرد اور اس کی بیوی کے درمیان مشترک ہو، اور ان دونوں کا ایک لڑکا ہو۔ اسکے بعد بیوی کہے کہ میں تجھ سے یہ مکان اپنے بیٹے کے مال سے اس کی خاطر خریدتی ہوں۔ اور باپ کہے کہ میں اسے فروخت کرتا ہوں تو اس عقدِ بیع کو درست قرار دینے کا حکم ہوگا (خلاصہ) اگر اس دار کی ملکیت میں باپ اور ایک اجنبی وغیر شخص شریک ہوں اور عورت دونوں سے کہے کہ میں دونوں سے یہ دار (بڑا گھر) اپنے لڑکے کی خاطر اسی کے مال سے خریدتی ہوں اور دونوں کہیں کہ ہم فروخت کرتے ہیں۔ تو اس عقدِ بیع کے درست ہونے کا حکم ہوگا۔ (فتاوی قاضی خاں)

ہشام رح بیان فرماتے ہیں کہ اگر والد نابالغ بیٹے کے غلام کو اپنے لئے بیع فاسد کے طور پر خریدے، اسکے بعد والد کے غلام پر قابض ہونے یا کام میں لانے یا اسے کسی بات کا حکم دینے سے قبل موت کی آغوش میں سو جائے۔ تو نابالغ ہی کے مال کے تلف ہونے کا حکم ہوگا۔ اگر اپنے غلام کو بیع فاسد کے طور پر اپنے ایسے لڑکے کے ہاتھ فروخت کرے جو ابھی حدِ بلوغ کو نہ پہونچا۔ اس کے بعد والد اس غلام کو حلقۂ غلامی سے آزاد کردے۔ تو درست قرار دیں گے (محیط)

اگر والد لڑکے کے مال (غلام وغیرہ) کو اپنے لئے خریدے، اس کے بعد لڑکا حدِ بلوغ کو پہونچ جائے

تو والد لڑکے کے مال کا ضامن و ذمہ دار ہو گا۔ (فتاویٰ قاضی خاں) اگر والد اپنے غلام کو اپنے لڑکے کے ہاتھ فروخت کرنے کی خاطر کسی کو مقرر کرے تو اسے درست قرار نہ دیں گے۔ مگر شرط یہ ہے کہ وہ لڑکا اس قدر کم سن ہو کہ اپنے بارے میں کچھ نہ بتا سکتا ہو۔ لیکن اگر اس عقدِ بیع کو وکیل سے اسکے والد نے قبول کر لیا تو اسے درست قرار دینے کا حکم ہو گا۔

درست قول کے مطابق حقوق کے عقدِ بیع کے وکیل کیلئے ثابت ہونے کا حکم ہو گا۔ اسکے اندر مشائخ (فقہاء) کی رائیں مختلف ہیں کہ والد کا تصرف نابالغ لڑکے کیلئے ہو گا اپنے لئے۔ درست قول کے مطابق اسے لڑکے کی جانب سے قائم مقام قرار دے کر تصرف لڑکے ہی کی طرف سے قرار دیں گے۔ عقدِ بیع کے جو حقوق بیٹے کی جانب سے ہیں والد پر لازم ہوں گے۔ اور والد کی طرف سے عقدِ بیع کے جو حقوق ہیں ان کا ذمہ دار وکیل ہو گا۔ اسی طریقہ سے اگر دو لڑکوں میں سے ایک لڑکے کے مال کو دوسرے کے ہاتھ فروخت کرنے کی خاطر ایک وکیل مقرر کرے تو درست نہ ہو گا۔ اگر دو آدمیوں کا بحیثیت وکیل تقرر کرے اور وہ دونوں باہم عقدِ بیع کریں تو جائز ہو گا۔ والد اپنے بیٹے کے غلام کو بیچنے کی خاطر وکیل مقرر کرے اور وکیل وہ غلام والد کے ہاتھ بیچ دے تو درست ہو گا۔ (محیط سرخسی)

نوادر ابن سماعہ کے اندر ہے کہ کوئی شخص اپنے نابالغ لڑکے کے غلام کو دوسرے شخص کے ہاتھ ہزار دراہم کے بدلہ میں فروخت کرے۔ اس کے بعد وہ اپنے مرض الوفات میں کہے کہ میں نے فلاں آدمی سے ثمن وصول کر لیا تھا۔ اسکے بعد اس کا اسی بیماری میں انتقال ہو جائے تو اسکے اقرار کو درست قرار نہ دینے کا حکم ہو گا۔ اگر وہ اپنے مرض الموت میں کہے کہ فلاں آدمی سے دو سو روپے وصول کر لئے تھے اور وہ تلف ہو گئے تو اس صورت میں اسکے قول کی تصدیق کرنے کا حکم ہو گا۔ اور اگر وہ کہے کہ میں نے قابض ہو کر انھیں ضائع کر دیا تھا تو اسکے قول کی تصدیق نہ کریں گے۔ اور خریدار کو ان دراہم سے بری الذمہ قرار نہ دیں گے۔ اور خریدار کو یہ بھی حق حاصل نہ ہو گا کہ لڑکے کیلئے اس سے ثمن لینے کی صورت میں والد سے یا اس کے ثمن میں سے لیلے (محیط) اگر والد نابالغ لڑکے کے کسی ذی رحم محرم کو لڑکے ہی کے مال سے خریدے تو یہ عقدِ بیع لڑکے کیلئے نہیں بلکہ خود والد کے واسطے ہو گا (محیط سرخسی)

اگر والد احمق لڑکے کیلئے کسی باندی کو اس خیال سے خریدے کہ وہ بعد عقدِ نکاح اسے اپنے تصرف میں لائیگا۔ تو قیاس کی رو سے یہ باندی والد کیلئے لازم ہونے کا حکم ہو گا۔ اور استحساناً اس بیع کو احمق لڑکے کے حق میں درست قرار دیں گے۔ پہلے قول کو زیادہ صحیح قرار دیا گیا ہے۔ (ذخیرہ)

اگر والد اپنے ایسے احمق لڑکے کے مال سے جو حدِ بلوغ کو پہونچ چکا ہے ایسا شخص خریدے کہ لڑکے کے خریدنے پر (بوجہ قرابت) وہ آزاد ہو جاتا ہو تو اس عقدِ بیع لڑکے کے حق میں نہیں بلکہ والد کے حق میں نافذ قرار دیں گے پھر یہ خرید کردہ شخص والد کا قرابت دار ہو گا۔ تو اسی کی جانب سے اسے آزاد قرار دیں گے۔ اور اگر والد کا قرابت دار نہ ہو مثلاً احمق یا نابالغ لڑکے کی والدہ یا بہن یا بھائی (جو دوسرے شوہر کے نطفہ سے ہوں یعنی اسکے اخیافی دہاں شریک ہوں) تو اس صورت میں والد کی جانب سے آزاد نہ ہونے کا حکم ہو گا۔ (محیط)

اگر والد بیٹے کی ملکیت کی کوئی شے بیچے اور لڑکا کہے کہ میں بیچنے کے وقت حد بلوغ کو پہونچ چکا تھا اور یہ بیچنا میری اجازت کے بغیر عمل میں آیا ہے۔ اور والد کہے کہ تو اس وقت حد بلوغ کو نہیں پہونچا تھا تو اس صورت میں بیٹے

کے قول کو قابلِ اعتبار قرار دیں گے۔ اگر ایک عورت بالغ اور نابالغ اور دچھوڑ کر، موت کی آغوش میں سو جائے اس کے بعد والد کے ترکہ میں سے نابالغ کسی شئے کو بانٹنے سے قبل بیچ دے۔ اور یہ عقدِ بیع اس شئے کی مثلی قیمت کے اوپر تو (محض) نابالغ کے حصہ میں اسکے صحیح ہونے کا حکم ہوگا۔ (قنیہ) اگر وہ شخص جس کو وصیت کیگئی ہو (وصی) یتیم کے مال کو اپنے لئے خریدے اور یتیم کی اس کے اندر بھلائی ہو تو امام ابوحنیفہ رح فرماتے ہیں کہ اس عقدِ بیع کے درست ہونے کا حکم ہوگا۔ بہتری و بھلائی عقار کے اندر بہتری و بھلائی کا بعض فقہاء یہ مطلب بیان فرماتے ہیں کہ خود ڈبل (دوگنی) قیمت[1] کے اندر اسکے مال کو خریدے اور یتیم کے ہاتھ فروخت کرے تو نصف قیمت میں فروخت کرے۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

امام ابوحنیفہ رح کے قول کے مطابق جب وصی کے عقدِ بیع کو اپنے لئے درست قرار دیا گیا ہے تو کیا والد کی طرح وصی کو محض "میں خریدتا ہوں" یا "میں فروخت کرتا ہوں" کہنا ہوگا، یا "میں خریدتا ہوں اور میں فروخت کرتا ہوں" کہنا پڑے گا۔ امام محمد رح نے کتاب کے اندر اس کی کوئی تفصیل بیان نہیں کی۔ "ناطفی" "واقعات" کے اندر لکھتے ہیں کہ والد سے قطع نظر وصی کو عقدِ بیع کے دونوں جز یعنی "میں خریدتا ہوں اور میں بیچتا ہوں" کہنے چاہئیں۔ (محیط)

اگر یتیم کا وصی یتیم کے مال کو کسی غیر شخص کے ہاتھ اس کی مثلی قیمت کے اوپر بیچے تو درست ہے بعض کے نزدیک اس کا یہ تصرف ان حسب ذیل تین شرائط میں سے کسی شرط کے پائے جانے کی صورت میں ہوگا۔ (۱) ڈبل (دوگنی) قیمت کے اوپر بیچے (۲) نابالغ کو اس کی قیمت کی ضرورت ہو (۳) مرنے والے پر اتنا قرض ہو کہ اسکے بیچے بغیر قرض کی ادائیگی نہ ہوسکتی ہو۔ اسی قول کے اوپر فتویٰ دیا گیا ہے۔ (محیط سرخسی) اگر وصی یتیم کے مال میں سے کسی شئے کی خریداری کے لئے وکیل مقرر کرے اور وکیل بنانے والے (موکل) کے لئے خریدلے تو اسے درست قرار نہ دینے کا حکم ہوگا۔ اگر خرید و فروخت کی اجازت یافتہ لڑکا اپنے مال کو وصی کے ہاتھ بیچے۔ تو اسکے بیچنے کو وصی کے بیچنے کے مانند قرار دیں گے۔ اگر خرید و فروخت کی اجازت یافتہ لڑکا اپنے مال کو کسی غیر شخص کے ہاتھ کھلے نقصان سے بیچے تو امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک اسے درست قرار دیں گے (محیط)

اگر وصی یتیم کے ایسے عقار کو بیچے جس کے بیچنے کے اندر یتیم کی بھلائی و بہتری ہو مگر وصی کا اسکے بیچنے سے مقصود اس ثمن کا اپنے اوپر خرچ کرنا ہو تو مشائخ (فقہاء) اس عقدِ بیع کو درست قرار دیتے ہیں اور اس کے ثمن کو اپنی ذات پر خرچ کر لینے کی صورت پر وہ یتیم کو اس کا ضمان ادا کرے گا۔ (فتاوی قاضی خاں) اگر وصی یتیم کے لئے کسی دوسرے یتیم سے کوئی شئے خریدے تو درست قرار نہ دیں گے۔ اسی طریقہ سے اگر دونوں یتیموں کے غلاموں کو اجازتِ تجارت عطا کردیجائے اور دونوں غلام ایک دوسرے کے ساتھ عقد بیع کریں تو درست نہ ہوگا۔ اگر والد وصی ہو اور دونوں لڑکوں یا

---

[1] اتنا نقصان جو اندازہ کرنے والے کے اندازہ سے زیادہ ہو ۱۱

دونوں غلاموں کو اجازتِ تجارت دیدی گئی ہو۔ تو اس طرح کی بیع کے درست ہونے کا حکم ہوگا۔ (محیط سرخسی)

اگر قاضی کوئی شے وصی سے خریدے درآنحالیکہ وہ شے یتیم کے مال میں سے ہو تو درست ہے۔ خواہ یہی قاضی اسے وصی مقرر کرے (فتاویٰ کبریٰ)، ایک وصی یتیم کے مال کو کسی دوسرے وصی کے ہاتھ بیچے تو امام ابو حنیفہ رح فرماتے ہیں کہ اسے درست قرار نہ دینے کا حکم ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

وصی ایک پچاس دینار قیمت والا گھر یتیم کے مقروض سے بجائے پچاس کے بیس ۲۰ دینار میں خریدے اور پھر قرض مکمل وصول ہونے پر اقالۂ بیع کرلے تو اس اقالہ کو جائز قرار نہ دیں گے (قنیہ)، اگر وصی یتیم کے مقروض سے بجائے پچاس کے بیس ۲۰ دینار میں خریدے۔ اور پھر قرض مکمل وصول ہونے پر اقالۂ بیع کرلے تو اس اقالہ کو جائز قرار نہ دیں گے۔ (قنیہ)

اگر وصی یتیم کے مال متعینہ مدت کے ادھار پر فروخت کرے اور یہ مدت اتنی زیادہ ہو کہ اس قسم کا مال اتنی مدت کے ادھار پر بیچا نہ جاتا ہو تو بیع کے درست نہ ہونے کا حکم ہوگا۔ اور اگر مدت اتنی طویل نہ ہو مگر مدت متعینہ پر خریدار کے مکر جانے اور انکار کا خطرہ ہو یا اس کا اندیشہ ہو کہ اس سے ثمن وصول ہونا ممکن نہ ہوگا تب بھی اسے جائز قرار نہ دیں گے۔ اور اگر مذکورہ باتوں میں سے کسی بات کا اندیشہ نہ ہو تو بیع کے درست و جائز ہونے کا حکم کیا جائے گا۔

کوئی شخص یتیم کے مال کو وصی سے ہزار دراہم میں خریدنا چاہے۔ اور دوسرا شخص یہ چاہے کہ گیارہ صد ۱۱۰۰ سو دراہم میں خریدلے درآنحالیکہ پہلا خریدار دوسرے سے زیادہ مال دار ہو تو اس صورت میں مشائخ (فقہاء) وصی کو پہلے خریدار کے ہاتھ بیچ دینا چاہیے۔ (فتاویٰ قاضی خاں)، اگر وصی ترکہ کو اپنے علاوہ کسی اور کے ہاتھ بیچے لہٰذا اگر ورثاء ابھی حدِّ بلوغ کو نہ پہنچے ہوں تو اس کا ہر شے کو بیچنا چاہے عقار ہو یا اسباب یا زمین درست ہوگا چاہے وارث موجود ہوں یا غائب وغیر موجود۔ اور چاہے مرنے والا مقروض ہو یا نہ ہو، مگر اسکو محض یہ حق حاصل ہوگا کہ مثلی قیمت پر بیچ دے یا اتنی قیمت پر کہ جتنا نقصان اندازہ کی غلطی کی صورت میں لوگ عموماً اٹھالیتے ہوں شمس الائمہ "شرح ادب القاضی" کے اندر فرماتے ہیں کہ سلف کا مفتیٰ بہ قول یہی ہے، اور متاخرین (بعد کے فقہاء) فرماتے ہیں کہ عقار کی بیع کو حسب ذیل شرائط میں سے کسی شرط کے پائے جانے کی صورت میں درست قرار دیں گے۔ (۱) خریدار اس کی ڈبل (دوگنی) قیمت دینی چاہیے (۲) نابالغ کو اس کی قیمت کی احتیاج و ضرورت ہو (۳) مرنے والے کے اوپر اتنا قرض ہو کہ اسے فروخت کئے بغیر قرض کی ادائیگی نہ ہوسکے۔ لہٰذا اگر سارے ورثاء نابالغ اور موجود ہوں اور مرنے والا مقروض بھی نہ ہو تو اس صورت میں وصی کو ترکہ کے اندر تصرف کا کوئی حق حاصل نہ ہوگا۔ مگر وہ مرنے والے کے قرضوں کی وصولیابی کرکے ورثاء کو دیدے گا۔ اگر مرنے والا مقروض ہو اور اس کا قرض سارے ترکہ پر حاوی ہو اور قرض کی ادائیگی کیلئے سارا ہی ترکہ درکار ہو تو بالاتفاق سب کے نزدیک وصی ادائیگی قرض کی خاطر سارا ترکہ بیچے گا۔ اور قرض سارے ترکہ کے بقدر (یا اس سے زیادہ) نہ ہو تو قرض کے مطابق ترکہ کو بیچنے کا حکم ہوگا جتنا قرض سے زیادہ ہو امام ابو حنیفہ رح اس کو بھی فروخت کرنے کا حکم فرماتے ہیں۔

امام ابو یوسف رح وامام محمد رح فروخت نہ کرنے کا حکم فرماتے ہیں ۔ اور اگر مرنے والے کے مقروض نہ مرنے کے باعث ترکہ سے قرض کی ادائیگی کی ضرورت ہی نہ ہو۔ مگر مرنے والا کچھ وصیتیں کر گیا۔ لہذا اگر وصیت ترکہ کے تہائی حصہ یا تہائی سے کم کے اندر ہو تو اس صورت میں اس کی وصیت پوری کر دے گا۔ اور تہائی سے زیادہ ہونے کی شکل میں تہائی ترکہ کے بقدر پوری کرکے باقی ماندہ ترکہ ورثاء کے حوالہ کر دے گا۔

اگر ترکہ کی کسی شے کو وصیت کی تکمیل کی خاطر وصی فروخت کرنا چاہے تو وصیت کے بقدر بیچنے کے اندر اتفاق واجماع ہے۔ اور وصیت سے زیادہ بیچنے کے اندر امام ابوحنیفہ رح اور امام ابو یوسف رح و امام محمد رح کا اسی کا اختلاف ہے۔ جیسا اوپر ذکر کیا گیا۔ یہ حکم ورثاء کے اپنی ملکیت اور ذاتی مال سے قرض ادا نہ کرنے، یا وصیت پوری نہ کرنے کی شکل میں ہے۔ اگر وہ اپنے ذاتی مال سے ادائیگی کر دیں تو وصی کو ترکہ فروخت کرنے کا قطعی حق نہ رہے گا۔

اگر ورثاء غیر حاضر و غائب ہوں۔ جس کی مدت[1] امام محمد رح سے تین روز منقول ہے۔ اگر ترکہ کے اوپر قرض یا وصیت کا بار نہ ہو تو اس صورت میں وصی کو ایسا مال فروخت کرنے کا حق ہے، جو منتقل کیا جا سکتا ہو۔ اگر ایسا مال جو منتقل نہ کیا جا سکتا ہو اسکے تلف ہونے کا اندیشہ ہو تو مشائخ (فقہاء) کی رائیں اس بارے میں مختلف ہیں، زیادہ صحیح قول کے مطابق اسے اس کی بیع کا حق نہ ہوگا۔ اگر ترکہ کے اوپر قرض لاحق ہو تو اسباب کے اندر تو حکم یہ ہے کہ اسے قرض کے بعد یا قرض سے زیادہ بیچنا قطعاً درست ہوگا۔

اور عقار[2] کے اندر اسی قسم کا اختلاف رائے ہے جو ہم بیان کر چکے۔ اگر ورثاء میں بعض حد بلوغ کو پہونچ چکے ہوں اور بعض حد بلوغ کو نہ پہونچے ہوں اس صورت میں اگر بالغ ورثاء غیر حاضر و غائب ہوں اور ترکہ کے اوپر کسی قرض اور وصیت کا بوجھ نہ ہو تو وصی کو ایسا مال فروخت کرنا درست ہوگا جو منتقل کیا جا سکتا ہو اور عقار کی صورت میں نابالغوں کے حصہ کو بیچنا درست ہوگا۔ اور بالغوں کے حصہ کے اندر اسی طرح کا اختلاف ہوگا جو ذکر کیا گیا۔ ایسی شکل اگر قرض پورے ترکہ پر اور اس کے بقدر (یا زیادہ) ہو تو اس صورت میں عقار اور منتقل کرنے کے قابل مال دونوں کو فروخت کرنا درست ہوگا۔ اور قرض ترکہ پر محیط نہ ہونے کی شکل میں جتنا قرض ہو اسکے مطابق ترکہ میں سے بیچنا درست ہوگا۔ چاہے مال ایسا ہو جو منتقل کیا جا سکتا ہو، یا ایسا ہو کہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہ کیا جا سکتا ہو اور قرض سے زیادہ ترکہ کی بیع کے اندر اسی طرح کا اختلاف رائے ہے۔ جو کہ ذکر کیا گیا۔ اگر بالغ ورثاء موجود ہوں۔ اور ترکہ پر قرض یا وصیت کا بار نہ ہو۔ تو بالاتفاق نابالغوں کے حصہ میں سے بیچنا درست ہوگا۔ چاہے ایسا مال ہو جو منتقل کرنے کے قابل ہو یا نہ ہو، اور بالغوں کے حصہ کے عقد بیع کے اندر اسی طرح کا اختلاف ہوا جو ذکر کیا گیا۔ اگر ترکہ پر قرض کا بوجھ ہو لہذا اگر قرض ترکہ کو محیط اور حاوی ہو تو اسے سارا ترکہ فروخت کرنا درست ہوگا۔ اور محیط نہ

[1] یعنی اگر اتنی مدت تک غائب رہیں تو انھیں غائب تصور کیا جائے گا، ورنہ نہیں۔
[2] ایسا مال جو منتقل نہ ہو سکتا ہو۔

ہونے کی صورت میں قرض کے بقدر بیچنا درست ہوگا۔ زیادہ کے اندر (مذکورہ بالا) اختلافِ فقہاء ہے۔ (خلاصہ) ہم جو حکم والد کے وصی کا بیان کر چکے وہی حکم والد کے وصی اور دادا یعنی والد کے والد کے وصی کا اور اس کے وصی کے وصی اور قاضی کے وصی اور قاضی کے وصی کے وصی کا ہوگا۔ لہٰذا قاضی کے وصی کا حکم بھی والد کے وصی کا سا ہوگا۔ البتہ ایک شکل کے اندر فرق ہے۔ اور وہ فرق یہ ہے کہ اگر کسی شخص کو قاضی کسی طرح کا وصی مقرر کرے۔ تو اسی مخصوص قسم و نوع کا یہ وصی ہوگا (اسکے علاوہ کا نہ ہوگا) اور والد اگر کسی شخص کو ایک نوع کا وصی مقرر کرے گا تو اسے ہر نوع کا وصی شمار کرنے کا حکم ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

نوادر ہشام کے اندر امام محمد رح سے منقول ہے کہ اگر وصی یتیم کے کسی غلام کو یتیم کی خاطر ہزار دراہم میں بیچے اور واقعی غلام کی قیمت ہزار دراہم ہو۔ اور اپنے لئے اختیار کی شرط کرے، اسکے بعد اختیار کی مدت میں غلام کی قیمت بجائے ہزار کے دو ہزار دراہم تک پہونچ جائے تو اس صورت میں وصی کیلئے نفاذِ بیع درست وجائز نہ ہوگا۔ امام ابوحنیفہ رح اور امام ابویوسف رح یہی فرماتے ہیں (محیط) کوئی عورت اپنے خاوند کے اسباب کو اس کے موت کی آغوش میں سونے کے بعد بیچے یہ گمان کرتے ہوئے کہ وہ مرنے والی کی جانب سے وصیہ ہے درآنحالیکہ اسکے خاوند کی کم عمر و نابالغ اولاد موجود ہو۔ پھر ایک عرصہ کے بعد عورت اپنے وصیہ ہونے کا انکار کرے تو امام ابوبکر محمد ابن الفضل رح فرماتے ہیں کہ بحق خریدار اس عورت کے قول کی تصدیق نہ کرنے کا حکم ہوگا۔ اور نابالغوں کے حدِ بلوغ کو پہونچنے تک اس بیع کے اندر توقف کریں گے۔ لہٰذا اگر وہ حد بلوغ کو پہونچنے کے بعد اس عورت کے قول کی تصدیق کریں گے۔ اور اس کا وصیہ ہونا تسلیم کریں تو اس بیع کے درست ہوتے کا حکم ہوگا۔ اور اگر انکار کرے تو باطل ہونے کا حکم ہوگا۔ لہٰذا اگر خریدار اس سے خرید کردہ زمین کو کھاد دے کرا سے درست کردے تو اس صورت میں عورت سے کچھ واپس لینے کا حق نہ ہوگا۔ یہ حکم اس شکل میں ہوگا۔ جبکہ عورت عقدِ بیع کے بعد وصیہ نہ ہونے کا دعویٰ کرے۔ اگر کوئی لڑکا (مرنے والے کا) اس بات کا مدعی ہو کہ عورت نے وصیہ نہ ہونیکا باوجود فروخت کیا ہو تو لڑکے کے دعوے کو قابلِ سماعت قرار دیں گے۔ مگر شرط یہ ہے کہ لڑکا، نزاعات یا تجارت میں ایسے آدمی کی جانب سے اجازت یافتہ ہو جو نزاعات کے فیصلہ کا ذمہ دار ہو مثلاً قاضی یا وصی۔ لہٰذا اگر وہ اس سے عاجز ہو کہ زمین واپس لے سکے تو اس صورت میں عورت سے فروخت کردہ شے کی قیمت کا ضمان وصول کرے گا۔ اس روایت کی رو سے کہ فروخت کنندہ کے عقار کو فروخت کرنے اور حوالہ کرنے کی صورت میں اس پر قیمت کا ضمان لازم آتا ہے (فتاویٰ قاضی خاں)

احمق یا لڑکے کا والد یا وصی یا دادا موجود ہو اور قاضی اس احمق یا لڑکے کو اجازتِ تجارت عطا کردے اور والد منکر ہو تو اس کی اجازت کو درست قرار دیں گے۔ خواہ ولایتِ قاضی وصی یا والد سے موخر ہی کیوں نہ ہو۔ (قنیہ)

(ختم شد)

قرآنِ حکیم کے ایمان نواز روح پرور مبارک و مقدس معجزات

قرآنِ حکیم کے ہر حرف اور ہر لفظ میں برکت و رحمت ہے

قرآنِ حکیم کا ہر نقش اسمِ اعظم ہے

قرآنِ حکیم: اللہ رب العزت کا کلام بلاغت نظام ہے۔ اشرفِ ملائکہ حضرت جبریل امین علیہ السلام اسے لانے والے ہیں اور خاتم النبیین سید المرسلین رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یہ قرآنِ حکیم نازل کیا گیا ہے۔ پھر قرآنِ حکیم کی رحمتوں، برکتوں اور معجزات کا کیا کہنا! ہر حرف اور ہر لفظ رحمتوں اور برکتوں کا ایک سمندر ہے اور اس کے پڑھنے سننے اور اپنے پاس رکھنے سے خدائے رحیم و کریم کی بے شمار برکتیں اور رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ قرآنِ حکیم کا ہر لفظ اور ہر حرف اسمِ اعظم ہے، نقشِ اعظم ہے اور اس کی برکتوں اور رحمتوں کا یہ فیضان ہوتا ہے کہ مصیبتیں آسان ہوتی ہیں، پریشانیاں دور ہوتی ہیں اور آرزوئیں اور تمنائیں منجانب اللہ پوری ہو جاتی ہیں۔

جب چاروں طرف سے پریشانیاں ہی پریشانیاں ہوں اور کوئی معاملہ کسی طرح بھی حل نہ ہوتا ہو اور اس کی طرف سے طبیعت میں ہر وقت رنج و غم، اُلجھن اور پریشانی رہتی ہو، کوئی رشتہ دار اور دوست مدد نہ کر سکتا ہو تو خدائے عز و جل کے کلامِ مقدس کی مدد سے ہر مشکل آسان ہو جائے گی۔ خدائے رب العزت رحیم و کریم کے کلامِ پاک میں بڑی برکت ہے۔ یہ بالکل ممکن ہے۔ آپ کی ضرورت اور آرزو بھی "قرآنی نقشِ اعظم" سے پوری ہو جائے جو ایک خدا رسیدہ بزرگ کا عطیہ ہے۔ جب کوئی سنگدل حاکم، مرد، دوست، دشمن، خاوند، بیوی، افسر، ماتحت مرضی کے مطابق کام نہ کر رہے ہوں اور ہر وقت اُلجھنیں پیش آتی رہتی ہوں تو قرآنِ حکیم سے حلِ مشکلات اور آرزوؤں اور تمناؤں کی تکمیل میں مدد لیجئے۔ قرآنِ حکیم کے نقشِ اعظم کی برکتیں دیکھیے اور "قرآنی نقشِ اعظم" کی برکت سے اپنی ہر مشکل آسان کر لیجئے، ہر آرزو پوری کر لیجئے، "قرآنی نقشِ اعظم" کو اپنے پاس رکھ کر، یا اپنے ہاتھ پر باندھ کر ہر کام میں کامیابی اور ہر میدان میں فتح یابی حاصل کر لیجئے۔ مقدمہ کے سلسلہ میں کچہری کے حاکم سے، مرد سے، عورت سے، محبوب سے، اجنبی سے، غرض جس سے بھی کوئی مشکل اٹکی ہوئی ہو، جس سے بھی کوئی آرزو پوری ہوتی ہو، اس "قرآنی نقشِ اعظم" کی برکت سے وہ آپ کے لیے نرم دل اور مہربان ہو جائے گا اور آپ کی منشا کے مطابق آپ کا کام کرے گا۔ محبت میں دشمنی اور دشمنی میں محبت پیدا کرنا، چلتے آدمی کو اپنا ہم خیال اور ہمدرد بنا لینا، تجارت میں نفع، امتحان میں کامیابی، قرض کی ادائیگی، دفعِ بیماری، آسیب و سحر، شادی بیاہ، رفعِ شر و فتنہ و فساد اور زیادتیِ رزق و مال، غرض جو بھی مشکل درپیش ہو، جو بھی ضرورت اور آرزو ہو "قرآنی نقشِ اعظم" کو اپنے پاس رکھیے، بازو پر باندھ لیجئے، یا گلے میں ڈال لیجئے، آپ کی ہر ضرورت اور ہر آرزو اللہ پاک کے کلامِ پاک کی برکت سے پوری ہو جائے گی۔ "قرآنی نقشِ اعظم" کا ہدیہ محصول رجسٹری .... کے علاوہ صرف تین روپے پانچ آنے ہے۔ یہ ہدیہ کسی بڑی مالی منفعت کی خاطر نہیں ہے، پبلک مفاد پیشِ نظر ہے، اسی لیے صرف خرچ اشتہارات اور حق المحنت کے طور پر یہ ہدیہ رکھا گیا ہے تاکہ ہر ضرورتمند اور پریشان انسان اس نقش کو اپنے پاس رکھ کر قرآنِ حکیم کی برکتیں اور رحمتیں دیکھ سکے اور قرآنِ حکیم کے معجزاتِ بابرکات کا اُسے خود مشاہدہ اور تجربہ ہو جائے، جس شخص کے گلے میں یا بازو پر یہ "قرآنی نقشِ اعظم" ہوگا، وہ دنیوی آفات سے محفوظ رہے گا اور ہم چشموں میں سربلند و سرفراز ہو جائے گا۔ ہزاروں آدمیوں نے اس "قرآنی نقشِ اعظم" کو آزمایا ہے۔ آپ بھی یہ "قرآنی نقشِ اعظم" **صوفی میاں چشتی آستانۂ عالیہ، قرآن منزل، بجامع شاہجہانی، دہلی** کے پتہ سے منگا لیجئے۔ ہزاروں کی بگڑی اس نقش نے بنا دی ہے۔ آپ بھی اس پتے سے "قرآنی نقشِ اعظم" منگا کر اپنے پاس رکھیے، اور دیکھئے کہ اللہ رب العزت کے کلامِ پاک میں کتنی برکت و رحمت ہے! اللہ تعالیٰ کے کلامِ پاک کی برکت سے آپ ہر مشکل سے نجات پا لیں گے، ہر آرزو پوری ہو جائے گی، زندگی کے ہر لمحہ میں آپ شادکام و شادماں رہیں گے، آپ کو ہر کام میں کامیابی اور ہر میدان میں فتحیابی ہوگی۔ کاروبار زندگی رہیں بہت اچھے